https://ataunnabi.blogspot.com/

ملک نیپال میں سوادِ اعظم اہلِ سنّت و جماعت مسلکِ اعلیٰ حضرت کا بے باک ترجمان

سہ ماہی سُنّی پیغام نیپال

April to June
2019

نیپال میں برتھ کنٹرول کے بڑھتے رجحانات اور شریعت اسلامیہ

سنی شیعہ اختلاف فروعی نہیں، اصولی

صوتی آلودگی - اسلام اور مسلمان

مروجہ جلسوں اور کانفرنسیز کو قابل اہمیت بنانے کی تدابیر

محمد عطاء النبی حسینی مصباحی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بفیض روحانی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت شاہ امام احمد رضا خان قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زیر سرپرستی: مفتی اعظم نیپال فخر نیپال حضرت مفتی محمد اسرائیل رضوی مدظلہ العالی | زیر نگرانی: قاضی القضاۃ فقیہ النفس حضرت مفتی محمد عثمان رضوی مدظلہ العالی

ملک نیپال میں سواد اعظم اہل سنت و جماعت مسلک اعلیٰ حضرت کا بیباک ترجمان

سہ ماہی سنی پیغام نیپال

رجب المرجب تا رمضان المبارک | April to June

جلد ۲ | ۱۴۴۰ھ | 2019 | شمارہ ۷

نگران مجلس مشاورت
مناظر اہل سنت فقیہ ملت شیر اعلیٰ حضرت مفتی عبد المنان کلیمی مدظلہ العالی

مجلس مشاورت

- پروفیسر سید طلحہ رضوی برق، پٹنہ
- مولانا مبارک حسین مصباحی، مبارک پور
- مولانا محمد اسمٰعیل حسین (چتوڑی) کولکاتا
- مفتی عبد العزیز مصباحی، بیلا
- مفتی حبیب اللہ جامعہ حبیبیہ، بیلا
- مولانا شمس الدین، بیلا
- مولانا مستقیم مصباحی، جنک پور
- مولانا داؤد حسین مصباحی، بھم پورہ
- مولانا علیم الدین جامعہ عائشہ، بیلا،
- مولانا سعادت حسین اشرفی، علی پٹی
- مولانا یوسف القادری، نوسہ بیگھہ

شرف انتساب

- سراج السالکین ابو الحسین احمد نوری مارہروی
- اعلیٰ حضرت علی حسین اشرفی کچھوچھوی
- تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی
- مفتی اعظم ہند حضرت مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان، بریلی شریف
- سید الاولیا حضرت مسکین شاہ کشمیری، کاٹھ مانڈو
- امام الاولیا حضرت غیاث الدین کشمیری، کاٹھ مانڈو
- زبدۃ الاتقیا حضرت گدا علی شاہ، روضہ گڑھی
- زبدۃ الاصفیا حضرت رحم علی شاہ، روضہ گڑھی
- زبدۃ السالکین حضرت بہار علی شاہ، روضہ گڑھی
- قطب نیپال علامہ حافظ زاہد حسین مجیبی، علی پٹی
- حنیف ملت حضرت علامہ حنیف القادری، کٹیا
- پاسبان ملت علامہ محمد یوسف قادری، بیلا جنک پور
- محدث اعظم نیپال مفتی محمد کلیم الدین، رحمان پور مہدیا رحمہم اللہ

مجلس مشاورت

- مولانا اسلم القادری، جنک پور
- مولانا الیاس برکاتی، بردابا
- مولانا شفیق اللہ امجدی چتوڑی، بردابا
- مولانا عباس نوری، دنولی
- مولانا شمس الحق فیضی، مہدیا
- مولانا عبد الرحمٰن، رجول
- مولانا رحمت اللہ، بھگوتی پور
- مولانا عبد القادر، پڑیا
- مولانا اکبر شاہی، بندھی
- مفتی محمد تبارک حسین، ہنومان نگر
- حافظ اصغر علی ازہری، گورکھا، نیپال

مجلس ادارت

- مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، بھیونڈی
- مفتی نور محمد جگر مصباحی، میرٹھ
- مولانا طفیل احمد مصباحی، مبارک پور
- مفتی توفیق احسن برکاتی، مبارک پور
- مولانا محمد اظہار النبی حسینی، مبارک پور
- مفتی محمد مجاہد رضا امجدی، بردابا
- مفتی محمد مبارک امجدی، علی پٹی

مدیر اعلیٰ

محمد عطاء النبی حسینی مصباحی

مدیر

مولانا عبد الرحیم ثمر مصباحی

مراسلت و ترسیل زر کا پتہ

سہ ماہی سنی پیغام
نزد جامعہ حنفیہ برکاتیہ، جانکی نگر ۷، جنک پور دھام، نیپال

THE SUNNI PAIGHAM
Nizd Jamia Hanafia Barkatia,
Janki Nagar, Janakpur Dham,Nepal
sunnipaigham@gmail.com

"آل نیپال سنی جمعیۃ العلما" اور "فخر ملت فاؤنڈیشن" نے اس رسالے کی طباعت کروا کر دفتر "سہ ماہی سنی پیغام" سے شائع کیا۔

تفصیلات ممبر شپ

قیمت فی شمارہ 50
سالانہ 200

ہندوستان، پاکستان
سری لنکا، بنگلہ دیش سالانہ
200
دیگر ممالک سالانہ
20 امریکی ڈالر

نوٹ: مضمون نگار کے خیالات سے ادارہ سہ ماہی "سنی پیغام" کا اتفاق ضروری نہیں لیکن مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف کوئی مضمون قابل قبول نہیں اگر کبھی عدم توجہی کی وجہ سے شائع ہو جائے تو اسے کالعدم سمجھا جائے۔

Aslam Misbahi: 8127502520

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشمولات

اداریہ	نیپال میں برتھ کنٹرول کے بڑھتے رجحانات اور...	محمد عطاء النبی حسینی	۳
قرآنیات			
پیغام قرآن	سورہ بقرہ کی تفسیر	مفتی محمد اسرائیل رضوی	۸
حدیثیات			
پیغام حدیث	شرح حدیث جبریل	مفتی محمد عثمان رضوی	۹
فقہیات			
پیغام فقہ وفتاوی	آپ کے مسائل	مفتی محمد عثمان رضوی	۱۱
اعتقادیات			
پیغام عقائد	سنی شیعہ اختلاف فروعی نہیں، اصولی ہے	مولانا شبیر احمد راج محلی	۱۲
اسلامیات			
پیغام اسلام	تقلید شرعی کا ثبوت	مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی	۱۷
پیغام ماہ رواں	رمضان عبادت کا مہینہ	مولانا محمد اظہار النبی حسینی	۲۰
پیغام امروز	صوتی آلودگی، اسلام اور مسلمان	مولانا محمد حسین مصباحی	۲۲
	مروجہ جلسوں اور کانفرنسیز کو قابل اہمیت بنانے کی تدابیر	مولانا محمد عبد الرحیم ثمر مصباحی	۲۶
پیغام اصلاح	بڑا ہی بابرکت نکاح ہے وہ جس میں بوجھ کم ہو	کنیز عائشہ مالکی امجدی	۳۱
	کھانے پینے کا اصول تحفہ	مولانا محمد صفی اللہ قادری	۳۵
	نعت خوانوں کی بے اعتدالی	مولانا محمد اختر رضا قادری مصباحی	۳۶
تأثرات			
پیغام قارئین	سہ ماہی سنی پیغام کے گزشتہ شماروں پر علما و دانشوران کے تاثرات	مفتی توفیق احسن برکاتی/مولانا محمد اختر رضا امجدی	۳۸
منظومات			
شعر وسخن	ہیں سراپا خیر و برکت حضرت زاہد بیا	مولانا محمد شہاب الدین شہاب حنفی	۴۱
	جلا تا غیر کو شعلہ کلیم ملت کا	مفتی محمد مصلح الدین قادری برہانی	۴۲
हिन्दी मज़ामीन			
एदारिया	नेपाल में बर्थ कंट्रोल के बढ़ते रुजहानात.....	मुहम्मद अताउन्नाबी हुसैनी	1
इस्लाहे मआशरा	मुरव्वजा जलसों को क़ाबिले अहमियत बनाने... ...	अबदूर रहीम समर मिसबाही	8

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اداریہ

نیپال میں برتھ کنٹرول کے بڑھتے رجحانات اور شریعت اسلامیہ

محمد عطاء النبی حسینی

آج سے تقریباً دس بارہ سال پہلے گاؤں یا آس پاس کے علاقوں میں کسی بچے کی ولادت کی خبر ملتی تھی تو یہ سننے میں آتا تھا کہ گھر پر ہی بچے کی ولادت ہوئی، مگر آہستہ آہستہ ولادت کا یہ سلسلہ ہاسپٹل میں منتقل ہونے لگا۔ ابتداءً ہاسپٹل میں ہونے والی ولادت کے بارے میں یہ خبر ملتی تھی کہ نارمل ڈیلیوری (Normal Delivery) ہوئی ہے، مگر نارمل ڈیلیوری کو نظر لگ گئی اور پھر بڑے آپریشن سے ولادت ہونے لگی اور اب تو بیشتر ولادت بڑے آپریشن سے ہی ہوتی ہے خصوصاً جب کہ ڈیلیوری کا کیس پرائیوٹ ہاسپٹل کے سپرد ہو تو بڑے آپریشن کا امکان اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس بڑے آپریشن کے زیر سایہ برتھ کنٹرول یعنی نس بندی اور بچہ دانی نکلوانے کو فروغ ملا اور یہ سلسلہ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ برتھ کنٹرول یعنی بچہ دانی نکلوانے اور نس بندی کرانے میں جہاں غیر مسلم عورتیں ملوث ہیں وہیں مسلم عورتوں کی ایک بڑی تعداد بھی اس فعل کا ارتکاب کر رہی ہے۔

مسلم عورتوں کا ایسا کرنے اور ان کے شوہروں کا اس فعل کی اجازت دینے سے پہلے یہ غور کرنا اور معلوم کرنا ضروری ہے کہ کیا یہ فعل شریعت کی نظر میں جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو ٹھیک لیکن اگر جائز نہیں ہے تو جس مقصد کے لیے یہ فعل انجام دیا جا رہا ہے اس مقصد کے حصول کے لیے شریعت کی نظر میں کوئی جائز طریقہ اور حل ہے؟ اور اگر ہے تو وہ کیا ہیں؟

شرعی احکام سے ناواقف افراد کی واقفیت کے لیے برتھ کنٹرول کی صورتوں اور ان کے شرعی احکام بیان کرنے کا ارادہ ہوا مگر اس سے قبل ہم برتھ کنٹرول کا ایک تاریخی جائزہ پیش کریں گے تاکہ اس کی تاریخ سے آشنائی ہو سکے۔

برتھ کنٹرول کیا ہے؟: بچوں کی ولادت کا سلسلہ ختم کرنا یا بچوں کی ولادت کے اوقات میں مناسب وقفہ کے لیے تدابیر اختیار کرنا انگلش میں Birth Control اور Family Planning اور اردو میں ضبط ولادت یا خاندانی منصوبہ بندی کہلاتا ہے۔ بلفظ دیگر "ہم دو ہمارے دو" اور "چھوٹا پریوار سکھی پریوار" کی راہ اختیار کرنا برتھ کنٹرول ہے۔

برتھ کنٹرول کی تحریک کا آغاز: اس فکر و تحریک کی ابتدا اٹھارہویں صدی عیسوی کے اواخر میں ہوئی۔ انگریز قوم کی ترقی اور خوش حالی کی وجہ سے انگلستان کی آبادی تیزی سے بڑھنے لگی، نسل انسانی کی بڑھتی تعداد پر غور کیا گیا کہ زمین پر قابل سکونت مقامات محدود ہیں اور معیشت کے وسائل بھی محدود ہیں جب کہ نسل انسانی کی افزائش کا سلسلہ غیر محدود۔ اگر افزائش نسل کا یہ سلسلہ اپنی طبعی رفتار سے بڑھتا رہا تو پھر بساط زمین تنگ ہو جائے گی اور معیشت کے وسائل بھی کم پڑ جائیں گے۔ اس کے بعد بڑی دشواریوں کا سامنا کر پڑ سکتا ہے۔ مستقبل میں پیش آنے والے اس مسئلے کو ایک انگریز ماہر معاشیات تھامس رابرٹ مالتھوس (Thomas Robert Malthus 1766 – 1834) نے مصیبت سمجھ کر اس سے چھٹکارے کے لیے ۱۷۹۸ء میں اپنے ایک رسالے "An Assay on the Principle of Population" میں بڑی عمر میں شادی کرنے اور ضبط نفس سے کام لینے کا مشورہ پیش کیا۔ اس اعتبار سے مالتھوس اس تحریک کا اولین محرک ہے۔ (https://en.m.wikipedia.org/wiki/Thomas_Robert_Malthus)

اس کے بعد فرانس میں فرانسس پلاس (Francis Place 1771 – 1854) نے اپنی کتاب (Illustrations and Proof of the Principle of Population) میں افزائش نسل کے روک تھام کی ضرورت کو ظاہر کیا۔ (https://en.m.wikipedia.org/wiki/Francis_Place) اس کے بعد ۱۸۳۳ء میں امریکہ کے ایک مشہور ڈاکٹر چارلس نولٹن (Charles Knowlton 1800 – 1850) نے بھی اس نظریے کی تائید کی اور ایک کتاب The Fruits of Philosophy

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکھی، جس میں منع حمل کے طبی طریقوں کی وضاحت اور اس کے فوائد و ثمرات بیان کیے گئے تھے۔(https://en.m.wikipedia.org/wiki/Charles_Knowlton)

تحریک کی نشاۃ ثانیہ: مالتھوس کی چلائی گئی تحریک اس زمانے میں زیادہ کامیاب نہ رہی اور رفتہ رفتہ دم توڑ گئی مگر پھر انیسویں صدی کے ربع آخر میں اس تحریک کی نشاۃ ثانیہ ہوئی جو "نو مالتھوس تحریک" (Neo Malthusian Movement) کے نام سے متعارف ہوئی۔ ۱۸۷۶ء میں مسز اینی بیسنٹ (Mrs. Annie Besant 1847 - 1933) نے اپنے انتہائی قریبی دوست چارلس بریڈلا (Charles Bradlaugh 1833 - 1891) کے ساتھ مل کر ڈاکٹر نولٹن کی کتاب "The Fruits of Philosophy" شائع کی اور ۱۸۷۷ء میں ڈاکٹر ڈریسڈیل (Charles Vickery Drysdale 1874 - 1971) نے ایک انجمن بنام "Malthusian League" قائم کی جس کے تحت ضبط ولادت کی پرزور تائید اور نشر و اشاعت شروع ہوئی، پھر یہ تحریک پھیلتی گئی اور رفتہ رفتہ پوری دنیا میں پھیل گئی۔ اب دنیا میں شاید کوئی ایسا ملک نہ ہوگا جہاں مرد یا عورت برتھ کنٹرول کا عمل نہ کرتے کرواتے ہوں۔(https://en.m.wikipedia.org/wiki/Annie_Besant)

برتھ کنٹرول کی قسمیں اور صورتیں: برتھ کنٹرول دو طرح کا ہوتا ہے: ایک مستقل (Permanent) اور دو عارضی (Temporary) پھر ان میں سے ہر ایک کی مختلف صورتیں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

عارضی برتھ کنٹرول کی صورتیں:

(۱) کنڈوم: یہ غبارہ نما ایک چیز ہے جسے مرد اپنے آلہ تناسل میں غلاف کے طریقے سے لگا کر صحبت کرتا ہے تو مرد کا مادۂ منویہ عورت کی شرم گاہ یا رحم میں نہیں جاتا اور استقرار حمل نہیں ہو پاتا۔

(۲) لوپ (۳) ڈایافرام: اسے رحم کی ٹوپی کہا جا سکتا ہے۔ ان دونوں چیزوں کو عورت کے رحم کے منہ پر لگا دیا جاتا ہے جو مرد کے مادۂ منویہ کو اندر پہنچنے سے روکتی ہیں۔

(۴) گولیاں: یہ غالباً ۳۵/ عدد ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر، عورت کو ماہواری کے پہلے روز سے لگاتار استعمال کرواتے ہیں اور عورت کو ہر ماہ مسلسل استعمال کرنا ہوتا ہے۔

(۶) کاپرٹی: یہ ایک خاص قسم کی دھات "کاپر" سے بنا انگریزی حرف "T" کی شکل کے مشابہ ایک آلہ ہے، جسے رحم کے منہ کے قریب لگایا جاتا ہے۔

عارضی برتھ کنٹرول کے احکام: فقہائے کرام و مفتیان عظام نے برتھ کنٹرول کی درج بالا تمام تمام صورتوں کو مخصوص اعذار و شرائط کے ساتھ اختیار کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ہاں ایسی دوا کا استعمال جس سے حمل نہ ہونے پائے اگر کسی ضرورت شدیدہ قابل قبول شرع کے سبب ہے حرج نہیں ورنہ سخت شنیع و معیوب ہے اور شرعاً ایسا قصد ناجائز و حرام۔ (فتاوی رضویہ جدید، ج:۲۴، ص:۲۰۹، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: کسی جائز مقصد کے پیش نظر وقتی طور پر ضبط تولید کے لیے کوئی دوا یا ربر کی تھیلی استعمال کرنا جائز ہے لیکن کسی عمل سے ہمیشہ کے لیے قوت تولید کو ختم کر دینا کسی طرح جائز نہیں۔ (فتاوی فیض الرسول، ج:۲ ص:۵۸۰)

محقق مسائل جدیدہ مفتی محمد نظام الدین رضوی فرماتے ہیں: عذر شرعی ہو تو منع حمل کی وقتی، عارضی، غیر مضر تدبیر اختیار کرنے کی اجازت ہے۔ (خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام، :۱۷)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: حفظان صحت کے لیے عارضی منع حمل کی تدبیر اختیار کرنا جائز ہوگا۔ یوں ہی مذہب، اخلاق اور اپنے مال و متاع کی حفاظت کے لیے بھی اس طرح کی تدبیر اختیار کرنا جائز ہے کہ صحت کی خرابی، مذہب کا فساد، اخلاق کا بگاڑ اور مال و متاع کا ضیاع سب شرعی اعذار ہیں۔ (ایضا، ص:۲۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مذکورہ تمام فقہاے عظام نے عارضی برتھ کنٹرول کی اجازت کو" ضرورت شدیدہ قابل قبول شرع"، "کسی جائز مقصد کے پیش نظر" اور " شرعی عذر" جیسی قید کے ساتھ مقید کیا؛ اس لیے پہلے چند شرعی اعذار ذکر کیے جائیں گے اور پھر عارضی برتھ کنٹرول کی تمام صورتوں کے تفصیلی احکام بیان کیے جائیں گے۔

چند شرعی اعذار: (۱) گود میں شیر خوار بچہ ہے اور استقرار حمل کی صورت میں یہ خطرہ ہے کہ دودھ خراب ہونے کی وجہ سے بچہ کی صحت خراب ہوجائے گی اور وہ کمزور ہوجائے گا، جیساکہ عموما اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

(۲) استقرار کے باعث ماں کی صحت خراب ہوجائے گی، مثلا وہ دماغی الجھن کی شکار ہوگی، کمزوری و نقاہت بڑھ جائے گی، شکم میں سخت درد رہے گا یا اس طرح کی کسی اور پریشانی کا اسے سامنا کرنا پڑے گا۔

(۳) رحم کمزور ہے اور خطرہ ہے کہ استقرار ہوا تو حمل قبل از وقت ضائع ہوجائے گا۔

(۴) ماں یا باپ کو ایسا مرض ہے جس کے باعث یہ اندیشہ ہے کہ بچہ ناقص الخلقت یا معذور پیدا ہوگا۔

(۵) ماں یا باپ کو کوئی ایسا مرض ہے جس سے اندیشہ ہے کہ بچہ بھی متاثر ہوگا، جیسے وہ ایڈز یا دمہ وغیرہ امراض میں مبتلا ہیں، یا ماں کو شدید یرقان کا مرض ہے یا مرض موت میں مبتلا ہوچکی ہے۔

(۶) پیدائش آپریشن سے ہوتی ہے اور اسے آپریشن کی تکلیف برداشت نہیں، یا وہاں کوئی مسلم عورت آپریشن کی اہل نہیں اور یہ غیر مسلم مرد یا عورت سے آپریشن نہیں کرانا چاہتی۔

(۷) تین بار پیدائش کے لیے آپریشن ہوچکا ہے اور اب استقرار ہوا تو جان کا خطرہ ہے۔

(۸) شوہر غریب و مفلوک الحال ہے، فوری طور پر اسے بچوں کی حضانت و کفالت کے لیے طرح طرح کی مشقتوں کا سامنا کرنا پڑے گا جس سے وہ بچنا چاہتا ہے۔

(۹) یا (محتاجی کی وجہ سے) ان کو دینی ضروری تعلیم دلانے سے عاجز ہے۔ (مختصرا از خاندانی منصوبہ بندی، ص:۲۲- ۲۴)

الغرض یہ اور اس طرح کے دوسرے اعذار کے پائے جانے کی صورت میں حمل سے بچنے کی عارضی تدبیر اختیار کرنا جائز ہے۔ اس کی اصل وہ احادیث نبویہ ہیں جن میں کہیں عزل (یعنی جماع کے وقت شرم گاہ سے باہر انزال) سے بچنے کا اشارہ دیا گیا ہے اور کہیں اجازت عطا کی گئی ہے، اور ان کے درمیان تطبیق یہ ہے کہ عذر نہ ہو تو مکروہ ہے ورنہ بلا کراہت اجازت ہے اور مکروہ سے مراد مکروہ تنزیہی ہے۔

تفصیلی احکام: شرعی اعذار ملاحظہ فرمالینے کے بعد اب عارضی برتھ کنٹرول کے تفصیلی احکام ملاحظہ فرمائیں۔

کنڈوم، لوپ اور ڈایافرام کا حکم: کسی شرعی عذر کی بنا پر کنڈوم، لوپ اور ڈایافرام جیسی کوئی عارضی منع حمل تدبیر اختیار کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ اس لیے کہ کنڈوم عزل کے مشابہ ہے اور لوپ اور ڈایافرام عزل کے حکم میں ہے۔ (ایضا، ص:۳۱)

گولیاں: عارضی منع حمل کی ایک تدبیر کھانے کی گولیاں ہیں مگر یہ گولیاں ۳۵ر سال سے زائد عمر والی عورت کے لیے مضر ہیں۔ جسے پیلیا یا شکر کا مرض ہے، اس کے لیے بھی مضر ہیں۔ ان کے سوا عورتوں کو بھی کھانے سے چکر آتا ہے، متلی آتی ہے، جو کبھی دو تین ماہ میں ٹھیک ہوجاتی ہے، کبھی علاج سے ٹھیک ہوتی ہے اور کبھی مستقل درد سر بن جاتی ہے۔ اس تفصیل کے پیش نظر کھانے کی گولیوں کا حکم یہ ہے کہ ۳۵ر سال سے زیادہ عمر والی عورت اور پیلیا یا شکر کی مریض عورت کو یہ گولیاں کھانی مکروہ تحریمی و ناجائز ہے۔ کہ ان کا ضرر ایسی عورتوں کے بارے میں تقریبا متحقق ہے۔

ان کے سوا جن عورتوں کو یہ گولیاں ہلکا ضرر پہنچاتی ہیں، پھر ان کی طبیعت کسی طرح ان کو گوارا کرلیتی ہے، انہیں بلا عذر شرعی یہ گولیاں کھانا مکروہ تنزیہی ہے اور عذر شرعی ہو تو بلا کراہت کھانا جائز ہے۔ اور جن عورتوں کی طبیعت انہیں قبول نہیں کرپاتی اور ان کے کھانے کی وجہ سے وہ حرج و ضرر میں مبتلا رہتی ہیں، انہیں یہ گولیاں کھانی ناجائز ہے۔ ٹھیک یہی احکام انہیں تفصیلات کے مطابق مانع حمل کیپ سول اور انجکشن کے بھی ہیں۔ (ایضا، ص:۳۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کاپرٹی: عام حالات میں معمولی اعذار کی بنا پر کاپرٹی لگوانے کے لیے اجنبی مرد یا عورت بالخصوص کافر، کافرہ کے سامنے "عورت غلیظہ" کھولنا، دکھانا، اسے چھونا، پھر اس کے اندر ہاتھ داخل کرنے کا موقع دینا متعدّد گناہوں اور حراموں کا مجموعہ ہے۔ ہاں! اگر استقرا کی وجہ سے جان جانے، کوئی عضو تلف ہونے، یا ایڈز یا کینسر کا مرض پیدا ہونے کا صحیح خطرہ ہو... تو کاپرٹی لگوانے کی اجازت ہوگی کہ اب ضرورت شرعیہ متحقق ہے۔ اور فقہ کا مسلم ضابطہ ہے: "الضرورات تبیح المحظورات" ضرورت شرعیہ ممنوعات کو مباح کر دیتی ہے۔ یا شوہر کاپرٹی لگانا سیکھے، پھر خود لگائے، یا عورت سیکھ کر اپنے ہاتھوں سے لگائے۔ (ایضا، ۳۱ - ۳۴)

دائمی برتھ کنٹرول:

(۱) نس بندی: نس بندی میں مرد کی جن نالیوں سے تولیدی جرثومے گزرتے ہیں، انھیں کاٹ کر باندھ دیا جاتا ہے اور عورت کے بیضہ دانی کی نالی کاٹ کر باندھ دیا جاتا ہے۔ اس عمل سے مرد و عورت کے اندر بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتی ہے۔

(۲) بچہ دانی نکلوانا: بڑے آپریشن سے دو یا تین مرتبہ ولادت کے بعد مزید ولادت کی وجہ سے عورت کی جان کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اس خطرے سے بچنے کے لیے عورت بچہ دانی نکلوا لیتی ہے۔

دائمی برتھ کنٹرول کا شرعی حکم: دائمی ضبط تولید یعنی نس بندی یا آپریشن کرانے کے بارے میں مفتی اعظم ہند اپنے فتوی میں تحریر فرماتے ہیں: ضبط تولید کے لیے مرد کی نس بندی یا عورت کا آپریشن متعدّد وجوہ سے شرعاً ناجائز و حرام ہے۔

(پہلی وجہ:) اس میں اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلنا ہے اور قرآن و حدیث کی نص سے ناجائز و حرام ہے۔ قرآن عظیم میں ہے: وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ یعنی شیطان بولا میں ان کو بہکاؤں گا تو وہ اللہ کی پیدا کردہ چیزوں کو بدلیں گے۔ تفسیر صاوی میں ہے: "من ذلك تغير الجسم" اور اس میں سے ہے جسم کی تغییر۔ اور تفسیر کبیر میں ہے: "إن معنى تغيير خلق الله ههنا هو الإخصاء" یعنی اس آیت میں تغییر خلق کا معنی خصی کرنا وغیرہ ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے: "لعن الله المغيرات خلق الله" یعنی اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز (جسم کی قدرتی بناوٹ) کو بدلنے والی ہیں۔

(دوسری وجہ:) نیز اس میں بے وجہ شعری ایک نس اور عضو کاٹا جاتا ہے وہ بھی ایسی نس ایسا عضو جو توالد و تناسل کا ذریعہ ہے اور بے ضرورت شرعی دوسرے کے سامنے ستر وہ بھی غلیظ کھولا جاتا ہے اور اس کو چھوتا بھی ہے اور یہ تینوں امور بھی حرام ہیں کما فی کتب الفقہ۔

(تیسری وجہ:) اور یہ قاطع توالد ہونے کے سبب معنی خصا میں داخل ہے اور انسان کا خصی ہونا اور کرنا بھی بہ نص قرآن و حدیث حرام ہے جیسا کہ آیت و حدیث سے اوپر گزرا۔

نیز حدیث میں ہے حضور علیہ الصلوۃ و السلام نے فرمایا: "ليس منا من خصي و اختصي" یعنی جس نے دوسرے انسان کو خصی کیا یا خود خصی ہوا وہ ہم میں سے نہیں ... الحاصل نس بندی یا آپریشن شریعت اسلامیہ میں ہرگز جائز نہیں لہذا اس سے نفرت و احتراز لازم ہے۔ (فتاوی مصطفویہ، ص: ۵۳۱)

فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی لکھتے ہیں: قوت تولید منقطع کرنے کی غرض سے آپریشن کروانا جائز نہیں، اسے عزل پر قیاس کرنا غلط ہے؛ اس لیے کہ اس آپریشن کا اثر دائمی ہوتا ہے اور عزل وقتی۔ اور دائمی کو وقتی پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ (فتاوی فیض الرسول: ج: ۲، ص: ۵۶۸)

فقہی سیمینار بورڈ، دہلی کے زیر اہتمام ہونے والے سیمینار میں فقہائے کرام نے یہ فیصلہ تحریر فرمایا: قوت تولید دائمی طور پر ختم کر دینا مطلقاً ناجائز و حرام ہے۔ خواہ مرد یا عورت کی نس بندی کے ذریعہ ہو یا ایسی دوا کھانے یا انجکشن لگانے کے ذریعہ جو قوت تولید ہمیشہ کے لیے ختم کر دے۔ (خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام، ص: ۵۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محقق مسائل جدیدہ مفتی محمد نظام الدین رضوی لکھتے ہیں: نس بندی مرد کی ہو یا عورت کی اس کے لیے ضرورت شرعیہ نہیں پائی جاتی، کیوں کہ اس کا متبادل اختیار کرکے استقرار سے بچا جاسکتا ہے اس لیے اس کی اجازت نہیں۔ ٹھیک یہی حکم خصی ہونے کا بھی ہے۔ (ایضا، ص:۴۸)

اختصار کے پیش نظر احکام کے بیان کرنے میں صرف کتب فتاوی سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں اور تفصیلی دلائل ذکر نہیں کیے گئے۔ جن حضرات کو مزید معلومات اور دلائل کی طلب ہو وہ مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب کا رسالہ "خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام" مفتی عطاء اللہ نعیمی پاکستانی کا رسالہ "ضبط تولید کی شرعی حیثیت" اور ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب کا رسالہ "خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام" کا مطالعہ کرسکتے ہیں۔

گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے: مالتھوس کی پیش کردہ فکر و تحریک ضبط تولید نے فنا و زوال کا دور دیکھنے کے باوجود دوبارہ دنیا والوں کو لبھانے میں کامیاب رہی اور رفتہ رفتہ اس تحریک نے اپنی جڑ مضبوط کرلی اور اس کی شاخیں پوری دنیا خصوصا انگلش ممالک میں پھولی پھلی مگر دیر آید درست آید کے مصداق انگریز مفکرین و مدبرین نے شرح پیدائش کی کمی اور اس کی وجہ سے پیش آنے والے مسائل کا ادراک کرلیا اور مالتھوسی تحریک کی مخالفت شروع کردی۔ ان کی اس پیش قدمی میں حکومت نے بھی تعاون کیا اور ضبط تولید کو قانونا جرم قرار دیا جب کہ کثرت آبادی کے لیے مختلف اسکیموں اور امداد کا اعلان بھی کیا۔

برطانیہ میں پرنسپل میڈیکل آفیسر سر آرتھر نیوز ہوم، چیف میڈیکل آفیسر وزارت صحت سر جارج نیومن اور لورپول یونیورسٹی کے پروفیسر کارساندرس نے ضبط تولید کے نقصان اور خطرے کو بھانپ لیا اور اس کی مخالفت شروع کی۔ یہاں تک کہ برطانوی دانش وروں نے جمعیت حیات قومی (League of National Life) کے نام سے ایک انجمن قائم کی۔

فرانس میں ضبط تولید کے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے (National Alliance for the Increase of Population) کے نام سے ایک زبردست تحریک شروع کی گئی۔ حکومت نے ضبط ولادت کی تعلیم اور نشر و اشاعت کو قانونا ممنوع قرار دیا ہے، آبادی بڑھانے کے لیے تقریبا ایک درجن قوانین نافذ کیے جن کی رو سے زیادہ بچے پیدا کرنے والے خاندانوں کو مالی امداد دی جاتی ہے، ٹیکس میں کمی کی جاتی ہے، تنخواہیں، مزدوریاں اور پینشن زیادہ دی جاتی ہیں، ان کے لیے ریل کے کرائے کم کیے جاتے ہیں حتی کہ انہیں تمغے تک دیے جاتے ہیں، اور دوسری طرف شادی نہ کرنے والوں یا بچے نہ رکھنے والے جوڑوں پر (Surtax یعنی اضافی ٹیکس) لگایا جاتا ہے۔

اٹلی کی حکومت ۱۹۳۳ء سے آبادی بڑھانے کی طرف خاص توجہ کررہی ہے، ضبط ولادت کی نشر و اشاعت قانونا ممنوع ہے، نکاح اور تناسل کی ترغیب کے لیے فرانسیسی تدابیر جیسی مختلف تدابیر اختیار کی جارہی ہیں۔

سویڈن کے ایک سابق وزیر (Ernst Trygger) نے پارلیمینٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر سویڈش قوم خودکشی نہیں کرنا چاہتی ہے تو شرح پیدائش کی روز افزوں کمی کو روکنے کے لیے فوری تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے، ۱۹۲۱ء سے شرح پیدائش کی کمی خوفناک ہوگئی ہے۔ (ملخصا از اسلام اور ضبط ولادت، ص:۲۲ تا ۲۵)

اب آخر میں ہم اپنے تمام اسلامی بھائی اور بہنوں سے گزارش کریں گے کہ قوت تولید خدا کی دی ہوئی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے۔ کسی عذر شرعی کی وجہ سے مخصوص وقت اور مخصوص مدت تک کے لیے اسے استعمال میں لانا ایک الگ بات ہے مگر اسے ہمیشہ کے لیے ختم کردینا یقینا ایک عظیم نعمت الہی کو ختم کرنا ہے، جس کی شریعت میں اجازت نہیں۔ اس نعمت عظمی کی اہمیت ان مرد و عورت سے معلوم کیجیے جن کے اندر بچے پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ نہ عورت کو دائمی ضبط تولید کی تدبیر اختیار کرنی چاہیے اور نہ شوہروں کو اپنی بیویوں کو ایسے فعل حرام کی اجازت دینی چاہیے اور نہ ہی اس پر آمادہ کرنا چاہیے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغام قرآن

تفسیر سورہ بقرہ

مفتی محمد اسرائیل رضوی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ (البقرۃ، آیت:۳)

ترجمہ: وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں (کنزالایمان)

ماقبل میں بتایا گیا کہ قرآن متقیوں کے لیے ہدایت ہے۔ اب یہ بیان کیا جارہا ہے کہ متقی وہ لوگ ہیں جن کے اندر یہ تین صفات موجود ہوں۔ اول ایمان، دوم نماز اور سوم راہ خدا میں مال خرچ کرنا۔ ان تینوں میں اول کا تعلق قلب سے ہے، دوسرے کا جسم سے اور تیسرے کا مال سے ہے۔ پھر ان میں اول ایمان اصل ہے اگر ایمان قلب میں قائم ہے تو نیک اعمال فائدہ دیں گے ورنہ سارے اعمال اکارت و بے کار ہیں؛ اس لیے تینوں میں ایمان کا ذکر مقدم فرمایا۔ اس کے بعد نماز وغیرہ کا۔ قلب ایک تختی کے مثل ہے اور نیک اعمال اس پر نکھرنے والے اچھے نقوش اور تختی پر نقش و نگار اسی وقت کیے جاتے ہیں جب پہلے اسے دھوکر صاف کرلیا جائے تو ایمان رحمت کا وہ پانی ہے جس سے قلب صاف ہوتا ہے جب ایمان سے قلب صاف ہوگیا تو اب نیک اعمال کے ذریعہ اس پر عمدہ نقش و نگار کیے جاسکتے ہیں۔

یُؤۡمِنُوۡنَ: فعل مضارع ہے جو ایمان سے مشتق ہے۔ ایمان کے لغوی معنی ہے امن دینا چوں کہ مومن اچھے عقیدہ اختیار کرکے اپنے آپ کو ہمیشہ کے عذاب سے محفوظ و مامون کرلیتا ہے اس لیے اچھے عقیدوں کے اختیار کرنے کا نام ایمان ہے۔

ایمان کے شرعی معنی تصدیق قلبی کے ہیں یعنی کسی چیز کو دل سے سچا جاننا اور اس کا یقین کرنا ہے جن کا دینی ہونا قطعی طور سے ثابت ہو قرآن عظیم سے، حدیث متواترہ سے یا اجماع سے جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات، انبیا کی بعثت، آسمانی کتابوں کا نزول، ملائکہ کا وجود، اور حشر و نشر، حساب و کتاب، جزا و سزا۔

ایمان ایک نور ہے جو دل میں واقع ہوتا ہے۔ پھر اس کے دو درجے ہیں ایک ایمان اجمالی، دوسرا ایمان تفصیلی۔

ایمان اجمالی یہ ہے کہ مجمل طور سے بلا تفصیل دین محمدی کی باتوں کو حق جاننا اور صدق دل سے کلمہ طیبہ پڑھنا۔

ایمان تفصیلی یہ ہے کہ جس قدر باتیں شرع سے یقیناً ثابت ہیں اور اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بتایا ہے ان کو تفصیل وار سچا جاننا اور ان پر ایمان لانا۔ تو جو ان پر ایمان نہ لائے، ان کا انکار یا تکذیب کرے وہ مومن نہیں کافر ہے۔ ایمان کی ماہیت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان صرف تصدیق قلبی کا نام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَ قَلۡبُہٗ مُطۡمَئِنٌّۢ بِالۡاِیۡمَانِ وغیرہ سے معلوم ہورہا ہے۔ خواہ یہ تصدیق اس کے ماں باپ وغیرہ کی تقلید سے ہو یا اپنی تحقیق سے استدلالی ہو یا کشفی، یہ سب محققین کے نزدیک معتبر ہیں۔ البتہ احکام شرعی جاری کرنے کے لیے زبان سے اقرار کرنا بھی شرط ہے، اور ایمان کو کامل کرنے کے لیے اعمال صالحہ بھی ضروری ہیں، تو جو کوئی دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کرے اور اس کے ساتھ اعمال صالحہ بھی کرے وہ بالاتفاق مومنِ کامل ہے۔ اور جو دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کرے مگر اعمال صالحہ نہ کرے وہ جمہور اہل سنت کے نزدیک فاسق مومن ہے مومن کامل نہیں، اور جو صرف زبان سے اقرار کرے کلمہ پڑھے مگر دل سے تصدیق نہ کرے وہ کافر منافق ہے، اور جو نہ دل سے تصدیق کرے نہ زبان سے اقرار کرے بلکہ تکذیب وانکار کرے وہ کافر مجاہر ہے۔ (جوہر الایقان)

بِالۡغَیۡبِ: غیب مصدر ہے یہاں مبالغہ کے طور پر بمعنی غائب استعمال کیا گیا ہے، اور اس سے مراد پوشیدہ چیزیں ہیں جو بداہت عقل و حواس سے معلوم نہ ہوسکیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ ان پر کوئی دلیل نہ ہو جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ارشاد وَعِنۡدَہٗ مَفَاتِحُ الۡغَیۡبِ سے مراد ہے اور

(باقی ص: ۱۰ پر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شرح حدیث جبریل

مفتی محمد عثمان رضوی

حدیث: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم:"الإِسْلاَمُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاّ اللہ وَأَنّ مُحَمّدا رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم،

ترجمہ: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

اس کے تحت محدث علی الاطلاق حضرت شیخ محقق عبدالحق دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب مشکوۃ شریف کی شرح اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۳۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ "اسلام اسم ظاہر اعمال ست، وایمان نام باطن اعتقاد، ودین عبادت از مجموع اسلام وایمان ست، وآں کہ در عقائد مذکور ست کہ اسلام وایمان یکے ست بآں معنی ست کہ ہر مومن مسلم است، وہر مسلم مومن،، ونفی یکے ازیں دو اسم مسلمان نہ تواں کرد۔ وبہ حقیقت اسلام ثمرہ ایمان وفرع آں ست، وعلما رادریں مسئلہ کلام بسیار است وتحقیق ایں است کہ گفتہ شد۔"

یعنی اسلام ظاہری اعمال (مثلا نماز پڑھنے، روزہ رکھنے، زکوۃ دینے وغیرہ) کا نام ہے اور ایمان نام ہے اعتقاد باطن کا (یعنی اللہ تعالی اور اس کے پیارے رسول ﷺ کو دل سے ماننے کا نام ایمان ہے) اور اسلام وایمان کے مجموعہ کا نام دین ہے۔ اور وہ جو عقائد (کی کتابوں) میں مذکور ہے کہ اسلام اور ایمان دونوں ایک ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مومن مسلمان ہے اور ہر مسلمان مومن ہے۔ اور ان دنوں میں سے کسی ایک کی نفی مسلمان سے نہیں کرسکتے۔ اور حقیقت میں ایمان کا نتیجہ اور اس کی فرع ہے۔ علمائے کرام کے کلام اس مسئلہ میں بہت ہیں لیکن تحقیق یہی ہے جو بیان کیا گیا ہے۔

پھر اسی اشعۃ اللمعات کے جلد اول ص ۴۰ پر أن تُؤمِنَ باللہ کے تحت فرمایا ہے کہ " حقیقت ایمان ایں ست کہ بگروی بخدائے تعالی بذات وصفات ثبوتیہ وسلبیہ وے وتنزیہ وتقدیس وے تقاطی کنی از جمیع نقائص وامارات حدوث۔ یعنی ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تو خدائے تعالی کی ذات اوت اس کی صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کو دل سے مانے اور تمام عیبوں اور حدوث کی علامتوں سے اس کو پاک ومنزہ یقین کرے۔

اور لسان شرع میں ایسی تصدیق جازم کا نام ایمان ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی میں ذرہ برابر بھی کوئی شبہ نہ ہو۔

اس میں اختلاف ہے کہ ایمان صرف تصدیق کا نام ہے یا اقرار باللسان کا نام بھی ایمان ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ایمان صرف تصدیق کا نام ہے اور اقرار باللسان اجزائے احکام کے لئے شرط ہے کہ وہ زبان سے اقرار بھی کرے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ایمان کے دو رکن ہیں تصدیق، اقرار باللسان۔ لیکن جو لوگ اقرار باللسان کو ایمان کا رکن مانتے ہیں وہ اس کو رکن ظاہری ہی جانتے ہیں بخلاف تصدیق کے کہ یہ رکن حقیقی ہے یہ کبھی ساقط نہیں ہوسکتا۔ اور اقرار باللسان یہ کبھی کبھی ساقط ہوجاتا ہے جیسے کوئی کسی کو اکراہ شرعی کے طور پر مجبور کرے کہ معاذاللہ تلوار لے کر کھڑا ہے اور کہتا ہے کہ کفر کر نہیں تو جان سے ماردوں گا یا کوئی عضو کاٹ دوں گا اور اس کا اسے یقین کامل ہے کہ نفی کی صورت میں ایسا کر گذرے گا تو ایسی صورت میں یہ اجازت ہے کہ اکراہ شرعی کے طور پر وہ کلمہ کفر زبان سے کہہ لے۔ لیکن دل میں تصدیق جما کے رکھے۔ قرآن کریم میں فرمان باری تعالی ہے وقلبہ مطمئن بالایمان۔ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے تو اس سے کوئی مواخذہ نہیں وہ عند اللہ مسلم ہے۔ اور جب تک اکراہ قائم ہے وہ عند الناس بھی مسلم ہے۔ ایسی صورت میں اقرار باللسان ساقط ہوجاتا ہے بخلاف تصدیق کے۔ یہی مذہب امام الائمہ حضرت امام اعظم ودیگر محققین علمائے جمہور کا۔

اور حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ایمان کی تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ایمان کے بارے میں

شیخ الحدیث وصدر المدرسین مدرسہ حنفیہ برکاتیہ، جنک پور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک بات اور یہ ہے کہ " ایمان " اللہ تبارک وتعالی کا نام ہے اور یہ اللہ کا کرم ہے کہ ہم اہل سنت وجماعت کو اللہ تعالی نے اپنا نام عطا فرمایا ہے اللہ بھی " مومن " ہے اور اس کے کرم سے اس کے بندے بھی " مومن " ہیں۔ مومن کا امن دینے والا اور بندوں کے حق میں حقیقی مومن وہ ہے کہ " المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده " کہ مسلمان وہ ہے کہ تمام مسلمان اس کی بیجا بد گوئی سے اس کے ہاتھ سے محفوظ رہیں۔ یعنی اللہ تبارک وتعالی کی سنت یہ ہے کہ وہ امن دینے والا ہے۔ اس پر اس نے اپنی یہ سنت ادا کی ہے کہ مومن وہ ہے کہ جو دوسروں کو امن دے اور اللہ کی امان کو قائم رکھے، اور اللہ کے ذمہ کو قائم رکھے جو " لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ " پڑھ کر رسول علیہ الصلوۃ والتسلیم نے جو ذمہ دیا ہے اس ذمہ کو نہ توڑے۔

معلوم ہوا کہ مومن کامل وہ ہے جو تصدیق قلبی، اقرار لسانی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی جان ومال اس کی عزت وآبرو کی حفاظت ہر ممکن طور پر کرے۔ (جاری) ☆☆☆☆☆

(بقیہ ص: ۸ کا)

دوسرا یہ کہ اس پر دلائل موجود ہوں لیکن وہ مشاہدے میں نہ آتی ہو جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وصفات اور روز جزا وغیرہ جن پر اللہ و رسول جل شانہ وصلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر ایمان لایا جاتا ہے۔ اگر یہ چیزیں کسی مشاہدہ میں آجائیں تو وہ غائب نہ رہیں۔ (بیضاوی، روح البیان) اسی لیے حالت نزع کا ایمان معتبر نہیں کہ اس وقت ملائکہ اور جنت و دوزخ جو آنکھوں سے غائب ہیں دکھائی دیتے ہیں انھیں دیکھ کر وہ ایمان لاتا ہے تو وہ ایمان یاس ہوا نہ ایمان بالغیب۔

وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ: یقیمون فعل مضارع جمع کا صیغہ ہے جو اقامت سے بنا ہے بمعنی مواظبت (روح البیان) اور لفظ صلوۃ، صَلُوٌ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں سُرین چونکہ نماز پڑھنے کی حالت میں سُرین کو حرکت ہوتی ہے اس لیے اس کو صلوۃ کہتے ہیں (تفسیر نعیمی) یہاں مراد نماز ہے۔ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز قائم رکھنے والے اس کی مداومت وحفاظت کرتے ہیں اس کے شرائط وارکان، فرائض و واجبات، اور سنن و مستحبات کے ساتھ اور ہمیشہ اسے پورے طور سے اطمینان خشوع وخضوع اور ذوق وشوق سے پڑھا کرتے ہیں۔ اور اس سے پانچوں وقت کی نماز مراد ہے نہ کہ ایک وقت کی جیسا کہ اس آیت وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ میں کتاب سے کُتُب مراد ہیں۔ اور اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ تقویٰ کسی کی میراث نہیں بلکہ وہ کسبی ہے جو ایسے کام کرے گا وہ متقی ہوگا اور جو نہ کرے گا وہ متقی نہ ہوگا خواہ وہ کوئی ہو کہیں کا بھی ہو اور کسی بھی قبیلہ و خاندان سے تعلق رکھتا ہو۔ دوسرا یہ کہ صرف ایک بار ایسے کام کرنے سے بھی متقی نہ ہوگا بلکہ عمر بھر انھیں کرنے سے متقی ہوگا کہ اس کے تجدد و حدوث پر جملہ فعلیہ دلالت کرتا ہے۔ (جواہر الایقان)

وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ: مما میں مِن تبعیضیہ اور ما بمعنی الَّذِی ہے جس سے اِس جانب اشارہ ہے کہ جو دولت و نعمت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے اس سے تھوڑا سا مال راہِ خدا میں صرف کرو نہ سب مال کہ خود محتاج ہو جاؤ، اور نہ اسراف کرو، ہاں اگر کوئی باطمینان خاطر اپنا سب مال اللہ کی راہ میں صرف کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں جیسا کہ خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار اپنا کل مال و اسباب خدا کی راہ میں صرف کیا اور حضور ﷺ نے ممانعت نہ فرمائی۔

رَزَقْنٰهُمْ: رزقٌ سے بنا ہے اور رزق لغت میں بمعنی عطا یعنی دی ہوئی چیز اور عرف میں اہل سنت کے نزدیک وہ شئ ہے جس سے حیوان نفع اٹھائے خواہ حلال ہو یا حرام۔ اور یہاں قرینہ کی وجہ سے حلال شئ مراد ہے کیوں کہ یہ مدح کا مقام ہے (روح البیان)۔

یُنْفِقُوْنَ: نَفَقٌ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں بکھیرنا یا الگ الگ کرنا اسی لیے جس کا دل اور زبان ایک نہ ہو اس کو منافق کہتے ہیں کیوں کہ اس کا دل زبان سے الگ ہے۔ اور خرچ کو بھی نفقہ اسی لیے کہتے ہیں کہ اس میں مال گویا بکھیر دیا جاتا ہے۔ اور یہاں خرچ کرنے سے یا تو زکوۃ دینا مراد ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ المولیٰ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ کیوں کہ زکوۃ افضل الصدقات ہے اور اسے قرآن میں نماز کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ یا اس سے عام صدقات مراد ہیں جس میں نفقہ اہل وعیال وادائیگی حقوق اعزہ واقارب وخرچ ایصال ثواب اموات وغیرہ امور خیر داخل ہیں جیسا کہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت سے اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے اہل وعیال کا نفقہ مراد ہے۔ (جوہر الایقان، بیضاوی) ☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کے مسائل

مفتی محمد عثمان رضوی

کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں:

(۱) زید بارہا درگا پوجا کے لیے مورتیاں بنواتے ہیں اور ناچ میں حد سے زیادہ خرچ کرتے ہیں اور مورتیوں کو بہت مانتے ہیں، ابیر وغیرہ لگاتے ہیں اور اس کے ساتھ بھسانے بھی جاتے ہیں۔ لیکن مسجد ومدرسہ اور دیگر اعمال صالحہ میں ایک پیسہ نہیں دیتے۔ ایسے مسلمانوں کے لیے قرآن وحدیث کیا فرماتے ہیں؟

(۲) بکر نے پہلے بہت ہی اصرار پر نماز شروع کی، کچھ دن نماز بھی پڑھی لیکن بکر کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں تو نقصان ہوتا ہے اور نماز پڑھنا بند کردیا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے شرعا کیا حکم نافذ ہوتا ہے؟

(۳) عمر کو نماز پڑھنے کی ترغیب دی گئی تو اس نے نماز پڑھنا شروع کیا اور چند ہی دن کے بعد نماز چھوڑ دی اور پوچھنے پر جواب دیتا ہے کہ نماز غریبوں کے لیے ہے۔

ان تینوں سوالات کا قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد اظہار القادری، نوری محلہ، مرغیاچک، سیتامڑھی بہار۔ مؤرخہ ۱۰/ جمادی الآخرۃ ۱۴۱۱ھ

الجواب ــــــــــــــــــــــــ بعون الملك الوهاب:

(۱) زید بے قید پر از مکروکید بلاریب وارتیاب سخت گنہگار مستحق قہر قہار ومستوجب غضب جبار ومبتلاے عذاب نار ہے۔ مورتیاں بنانا تصویر سازی کرنا یہ سب حرام حرام اشد حرام اور خبث کے کام ہیں۔ احادیث کریمہ میں مورتیاں بنانے اور تصویر سازی کرنے والوں کے لیے سخت وعیدیں وارد ہیں۔ **عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول اشدالناس عذابا عند الله المصورون.**

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خداوند قدوس کے یہاں سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو دیا جائے گا جو جاندار کی تصویریں بناتے ہیں۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نور مجسم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا" **من صور صورة فإن الله معذبه حتى ينفخ فيه الروح وليس بنافخ فيها ابدا** "جو جاندار کی تصویر بنائے گا تو خداے تعالی بالیقین اسے عذاب دے گا، یہاں تک کہ وہ اپنی بنائی ہوئی تصویر میں جان ڈال دے، اور یہ حقیقت ہے کہ وہ اس میں کبھی جان نہیں ڈال سکے گا۔

ناچ دیکھنا خود گناہ ہے اور اس پر بے دریغ پیسے خرچ کرنا گناہ عظیم ہے۔ ان تمام حرکات قبیحہ اور افعال شنیعہ سے جلد از جلد توبہ واستغفار کرے۔ مورتیاں ماننا اور اس کے بھسانے کے موقع پر ابیر لگانا العیاذ باللہ کفر ہے۔ زید پر بعد توبہ واستغفار تجدید ایمان وتجدید نکاح اور تجدید بیعت لازم وضروری ہے۔ ورنہ شوشل بائکاٹ کرنا واجب ہے۔ اس کے ساتھ کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، میل جول سب حرام ہیں۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب۔

(۲۔۳) بکر اور عمر کے اقوال بدتر از ابوال ہیں۔ نماز امیر وغریب سب کے لیے ہے۔ سب پر فرض اور سب کے لیے باعث خیر وبرکت، مستوجب اجر ورحمت، دافع کلفت وزحمت اور دافع افلاس وغربت ہے۔ اس سے بڑھ کر اس بدنصیب کے نزدیک اور کیا ہے۔ جسے کہتا ہے کہ نماز سے کچھ نہ ملا سوائے نقصان کے اور نماز کو چھوڑ بیٹھا، اندھے کو آفتاب نہ سوجھے تو کوئی کیا کرے۔ اس کا یہ کہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی اندھا کہے کہ مجھے آفتاب سے فائدہ نہ ہوا۔ سچ فرمایا ہے شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے:

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ــــ چشمہ آفتاب راچہ گناہ

(باقی ص: ۳۷ پر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سنی شیعہ اختلاف فروعی نہیں، اصولی ہے

مولانا شبیر احمد راج محلی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ (سورۃ البقرہ، آیت: ۴۲)

ترجمہ: اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ (ترجمہ کنز الایمان)

اس آیت شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ علی بن محمد خازن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: فعلى كل أحد أن لا يلبس الحق بالباطل ولا يكتم الحق لما فيه من الضرر والفساد وفيه دلالة أيضا على أن العالم بالحق يجب عليه إظهاره ويحرم عليه كتمانه)

[یعنی اس آیت سے معلوم ہوا کہ] ہر ایک کو چاہیے کہ وہ حق کو باطل سے نہ ملائے اور نہ ہی حق کو چھپائے کیوں کہ اس میں فساد اور نقصان ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حق بات جاننے والے پر اسے ظاہر کرنا واجب ہے اور حق بات کو چھپانا اس پر حرام ہے) [تفسیر خازن، ج: ۱، ص: ۴۱]

اس آیت شریفہ اور تفسیر سے صاف واضح ہو گیا کہ جو بھی حق و باطل کو ایک کرتا ہے اور حق و باطل کو جانتے ہوئے بھی حق کو چھپاتا ہے وہ حکم رب العزت کے خلاف کرتا ہے کیوں کہ ہر صاحب علم پر لازم و ضروری ہے کہ باطل کو باطل اور حق کو حق کہے اور حق و باطل کو ایک کرکے امت میں فساد نہ پھیلائے، نقصان نہ کرے۔ لیکن افسوس آج کل کچھ علم کا دعوی کرنے والے حضرات بالکل علمائے یہود کی طرح حق میں باطل کی آمیزش کرکے حق و ناحق کو ایک کرنے کی مسلسل ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔ کبھی کوئی کہتا ہے کہ "بنام مسلم جتنے مسالک ہیں سب میں صرف تشریح، لفظی اور فروعی اختلاف ہے" یعنی بنام مسلم جملہ مسالک میں اصولی، عقائدی اور نظریاتی اختلاف نہیں ہے۔ کبھی کوئی شیعہ سنی عوام و خواص کے سامنے مذہبی محفل میں کہتا نظر آتا ہے کہ "سنی شیعہ میں عقائد کا کوئی اختلاف نہیں" کبھی کوئی مذہبی اجلاس میں شیعہ سنی عوام کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "شیعہ سنی بھائی بھائی ہیں جو ان دونوں کو الگ کرے تم اُن کو الگ کر دو"۔

یہ اور اس قسم کی بہت سی عجیب و غریب باتیں کرکے لوگ فساد مچا رہے ہیں اور ہماری بھولی بھالی سنی عوام ان باطنی فسادیوں ظاہری اتحادیوں کے تلبیس ابلیس کا لاعلمی میں شکار ہو جاتی ہے اور جب کوئی مصلح اصلی اِن حق میں باطل کو ضم کرکے امت میں فساد برپا کرنے والے فسادیوں سے قرآنی اصول کے مطابق کہتے ہے کہ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ تو یہ فسادی بالکل یہودی اور منافقین کی طرح جواب دیتے ہیں کہ اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ جب کہ اس حقیقت سے ہر صاحب علم واقف ہے کہ شیعہ سنی اختلاف آج کا نہیں ہے بلکہ جب سے شیعہ فرقہ کا وجود ہوا ہے تب سے لے کر آج تک اہل سنت وجماعت کا شیعہ فرقہ سے اختلاف چلا آرہا ہے وہ بھی اختلاف فروعیات میں نہیں بلکہ اصولیات میں چلا آرہا ہے اس حقیقت کو جانتے ہوئے بھی کوئی شخص کہے کہ سنی شیعہ میں صرف فروعی اختلاف ہے اعتقادی نہیں تو ایسا انسان خائن بھی ہے فسادی بھی ہے نقصان امت کا سبب بھی ہے اور اگر لاعلمی میں کوئی ایسا کہہ رہا ہے تو جس انسان کو پاک و ناپاک۔ حق و ناحق۔ کی پہچان نہیں یا یوں کہا جائے کہ جس انسان کو سنی و شیعہ میں فرق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں معلوم تو ایسے انسان کا اپنے آپ کو مذہبی رہبر قوم وملت بتانا ہی رہزنی ہے۔

خیر راقم الحروف اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل میں شیعہ فرقہ کے کچھ باطل عقائد و نظریات باحوالہ درج کرتا ہے۔ ملاحظہ کریں اور پھر نتیجہ آپ خود نکال لیں کہ سنی و شیعہ اختلاف صرف فروعی ہے یا اصولی؟

شیعہ فرقہ کے باطل عقائد ونظریات: قارئین! یہ بات مشہور بین العوام و الخواص ہے کہ شیعوں کے نزدیک امام بارہ ۱۲ ہیں اور وہ صرف ائمہ اہل بیت ہی ہیں اور شیعوں کا عقیدہ بارہ ۱۲/ ائمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں یہ ہے کہ امام بھی پیغمبروں کی طرح صغیرہ کبیرہ گناہوں سے پاک و معصوم ہیں۔

چناں چہ حق الیقین کے مترجم(شیعہ)سید بشارت حسین ترجمہ میں لکھتے ہیں:دوسری شرط امامت کی شرائط سے عصمت ہے۔اور اجماع علماے امامیہ اس پر منعقد ہے کہ امام بھی مثل پیغمبر ابتداے عمر سے آخر عمر تک تمام صغیرہ کبیرہ گناہوں سے پاک و معصوم ہوتا ہے۔[اردو ترجمہ حق الیقین،جلد اول، پانچواں باب، امامت کا بیان،ص:۴۹،مترجم شیعہ سید بشارت حسین،ناشر:مجلس علمی پاکستان]

اوپر کی عبارت سے ایک بات بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ شیعہ فرقہ کے اصول عقائد کے مطابق ۱۲/ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے ہر ایک امام کو معصوم ماننا ہر فرد شیعہ کے لیے ضروری ہے ورنہ وہ شیعہ نہیں کیوں کہ اس عقیدہ پر شیعہ علماے امامیہ کا اجماع منعقد ہے۔بتائیں یہ فروعی اختلاف ہے یا اصولی؟

قارئین! ماقبل میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ شیعہ فرقہ کے پیروکار ۱۲/ ائمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کو معصوم مانتے ہیں۔لیکن دوسری طرف یہ شیعہ رافضی فرقہ والے تمام انبیا علیہم السلام کو معصوم نہیں مانتے(معاذ اللہ)جی ہاں شیعہ رافضی فرقہ کے نزدیک گناہوں سے معصوم صرف ۱۳/ شخصیات ہیں ایک نبی کریم ﷺ اور باقی ۱۲/ ائمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین۔

چناں چہ حق الیقین میں ہے:اور بالاتفاق سواے رسول خدا ﷺ اور بارہ اماموں کے کوئی معصوم نہیں۔ [حق الیقین مترجم، جلد اول، پانچواں باب، امامت کا بیان،پانچواں مقصد،ص:۶۳]

ذرا غور تو کریں ایک طرف یہ رافضی شیعہ فرقہ ۱۲/ ائمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کو تو گناہوں سے معصوم مانتے ہیں لیکن دیگر تمام انبیا علیہم السلام کو معصوم نہیں مانتے اس کا صاف اور واضح مطلب ہے کہ یہ لعنتی فرقہ بارہ اماموں کو دیگر سارے نبیوں سے بھی افضل مانتے ہیں۔(معاذ اللہ)اور شیعوں کا یہ باطل عقیدہ کہ ۱۲ ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین حضور نبی کریم ﷺ کے سوا باقی تمام انبیا علیہم السلام سے افضل ہیں، شیعوں کی کتابوں میں بھی صراحت کے ساتھ درج ہے۔

چناں چہ حق الیقین میں ہے:اکثر شیعہ علما کا اعتقاد یہ ہے کہ جناب امیر{علی} علیہ السلام اور تمام ائمہ اطہار سواے پیغمبر آخر الزمان ﷺ کے تمام پیغمبروں سے افضل ہیں۔ [اردو ترجمہ حق الیقین مترجم،جلد اول، پانچواں باب، امامت کا بیان، پانچواں مقصد، ص:۸۱، مجلس علمی پاکستان]

بتائیں جو رافضی شیعہ فرقہ غیر نبی کو نبی سے افضل مانے کیا ان سے اہل سنت کا اتحاد ہو سکتا ہے؟ کیا یہ فروعی اختلاف ہے یا اصولی؟میرے بھائیو! دوسری بات یہ کہ یہ شیعہ رافضی فرقہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین میں بھی صرف ۱۲ کو معصوم مانتے ہیں۔ میرا سوال ہے تمام شیعہ رافضیوں سے کہ اگر ۱۲/ فرد اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کے معصوم ہیں تو سارے اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین معصوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیوں نہیں ؟اور جب تم ۱۲/ اماموں کے معصوم ہونے کے عقیدہ پر آیت تطہیر کو دلیل بنا کر پیش کرتے ہو تو میرا سوال ہے کیا آیت تطہیر میں صرف ۱۲/ ائمہ ہی شامل ہیں؟ باقی اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین شامل کیوں نہیں؟اگر آیت تطہیر میں سارے اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین شامل ہیں تو پھر قیامت تک آنے والے جملہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کا ہر فرد معصوم کیوں نہیں؟

قارئین!اسی طرح یہ بات بھی مشہور بین العوام و الخواص ہے کہ شیعہ فرقہ کے پیروکار رسول اللہ ﷺ کے مقدس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی گستاخی بھی کرتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر الزام تراشی بہتان بازی کا بازار بھی گرم کرتے ہیں۔ شیعہ رافضیوں کے نزدیک خلفاے ثلاثہ یعنی حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ عنہم اجمعین خلفاے جور(یعنی ظالم خلیفہ) تھے، (معاذ اللہ)اور خلفاے ثلاثہ کے دور حکومت میں منافق صحابہ تھے۔(معاذ اللہ)جنہوں نے عہدہ، منصب اورمال و زر کی لالچ میں احادیث وضع کی ہیں۔(معاذ اللہ)

چناں چہ حق الیقین میں ہے: اسی طرح اگر وہ اپنی وضعی احادیث کو جو خلفاے جور کے غلبہ کے زمانے میں منافق صحابہ نے منصب وعہدہ اور مال و زر کی طمع میں وضع کی ہیں، ہمارے اوپر حجت قرار دیں تو ان کو قبول کرنا ہم پر لازم نہ ہوگا۔ حق الیقین مترجم،جلد اول، پانچواں باب:امامت کا بیان، چوتھا مقصد، ص:۵۷ مجلس علمی پاکستان]

ذرا سوچ کر بتائیں جو شیعہ رافضی فرقہ حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی(رضی اللہ عنہم اجمعین)کو خلیفہ جور یعنی ظالم خلیفہ کہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو منافق کہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر احادیث وضع کرنے کا الزام لگائے، کیا یہ فروعی اختلاف ہے یا اصولی؟ ساتھ یہ بھی بتائیں کیا ایسے گستاخ فرقہ سے ہم اہل سنت وجماعت کا اتحاد ہو سکتا ہے؟ کیا ایسے لوگ ہمارے بھائی ہو سکتے ہیں ؟

شیعہ رافضیوں کی گستاخیوں میں سے یہ بھی ہے کہ شیعہ رافضی فرقہ کے لوگ حضرت ابو بکر صدیق،حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو بُت کہتے ہیں۔(معاذ اللہ)اور چاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو منافق بھی کہتے ہیں۔(معاذ اللہ)اور مزید یہ کہ شیعہ رافضی لعنتی فرقہ والے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر، ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر فاروق اور حضرت ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو منافقہ کہتے ہیں۔(معاذ اللہ)

چناں چہ حق الیقین میں ہے: اور ہمارا اعتقاد بیزاری سے متعلق یہ ہے کہ چاروں بُتوں سے بیزاری اختیار کی جائے جن میں تین مشہور منافق اور چوتھا معاویہ ہے اور چار عورتیں ہیں جن میں دو منافقہ مشہور ہیں جو ہندہ اور ام الحکیم ہیں اور اُن کے سارے پیروی کرنے والوں اور فرماں برداروں سے بیزاری رکھنا چاہیے اور یہ کہ وہ خلق خدا میں سب سے بدتر ہیں)[حق الیقین مترجم، جلد دوم، چھٹا باب،اٹھارہوی فصل،ص:۲۱۵ مجلس علمی پاکستان]

پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ شیعہ مترجم نے اپنے ہی فرقہ کی کتاب کا ترجمہ کرنے میں تقیہ اختیار کیا کیوں کہ شیعوں کے علامہ باقر مجلسی رافضی نے فارسی میں صاف طور پر حضرت صدیق اکبر،حضرت عمر فاروق،حضرت عثمان غنی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا نام لیکر بُت اور منافق کہا ہے(معاذ اللہ)مگر شیعہ مترجم بشارت حسین نے صرف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام لکھا اور خلفاے ثلاثہ کا نام غائب کردیا۔ اسی طرح شیعوں کے علامہ باقر مجلسی رافضی نے حضرت عائشہ،حضرت حفصہ اور حضرت ہندہ رضی اللہ عنہن کا نام لےکر منافقہ لکھا ہے۔(معاذ اللہ) لیکن شیعہ مترجم بشارت حسین نے صرف حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا کا نام ذکر کیا اور ایک نام ام الحکیم ذکر کیا ہے جو فارسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں بھی موجود ہے (اب یہ ام الحکیم سے شیعہ رافضیوں کی کون مراد ہیں مجھے ابھی تک معلوم نہیں ہاں جب شیعوں کی کتاب میں اس کی تصریح ملے گی تو ان شاء اللہ وہ بھی لکھ دی جائے گی)تو قارئین آپ نے شیعہ مترجم کے تقیہ کو بھی ملاحظہ فرمالیا۔

قارئین! آپ نے شیعہ فرقہ کی کتاب سے دلیل کے ساتھ یہ ملاحظہ کیا کہ شیعہ رافضیوں نے خلفاے ثلاثہ یعنی حضرت ابو بکر صدیق،عمر فارق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم اجمعین کو خلفاے جور کہا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو منافق کہا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو مال و زر کا لالچی کہا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو احادیث وضع کرنے والا کہا۔صرف اتنا ہی نہیں ذرا اور آگے بڑھیں اور دیکھیں اِن شیعہ رفضیوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں کس دریدہ دہنی کے ساتھ گستاخیاں کی ہے چناں چہ شیعہ رافضیوں نے ایک اور جگہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حد سے زیادہ ظلم ڈھانے والا کہا،حد سے زیادہ بدعتیں ایجاد کرنے والا کہا،اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو قاتل عثمان غنی کہا۔(معاذ اللہ)

چناں چہ حق الیقین کے مترجم(شیعہ)سید بشارت حسین ترجمہ میں لکھتے ہیں:جب عثمان کے مظالم اور بدعتیں حد سے گزر گئیں تو صحابہ نے اتفاق کیا اور اُن کو قتل کردیا اور خلیفہ برحق امیر المومنین سے بیعت کی۔[حق الیقین مترجم، جلد اول، پانچواں باب:امامت کا بیان،چوتھا مقصد،ص:۵۹،مجلس علمی پاکستان]

راقم الحروف پوری دنیا کے شیعہ رفضیوں سے اور شیعیت نوازوں سے سوال کرتا ہے کہ جب بقول تمھارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اتفاق سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو کیا اس اتفاق میں حضرت مولی علی، امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین بھی شامل تھے؟ کیا قتل عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مولی علی و امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین بھی راضی تھے؟ اگر ہاں تو دلیل پیش کرو اگر نہیں تو اتفاق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا دعوی باطل ومردود ہے۔دوسری بات کسی ایک صحابی رسول کا نام بتاؤ جس نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے؟ یاد رہے یہ مسئلہ کسی پر الزام کا ہے اس سبب دلیل بالکل قطعی صحیح سند کے ساتھ چاہیے۔

قارئین! ذرا غور تو کریں، ان شیعہ رافضیوں کی گستاخیوں پر یہ شیعہ رافضی تو مولی علی اور امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں وہ گستاخی کر رہے ہیں جو خارجیوں ناصبیوں نے بھی شاید نہ کیا ہو کیوں کہ بقول شیعہ رافضیوں کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اتفاق راے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو اس کا صاف مطلب ہے کہ قتل عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں حضرت مولی علی،امام حسن وامام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین بھی شامل تھے۔(معاذ اللہ)

اب آئیں ذرا آپ کے سامنے شیعہ رافضی لعنتی فرقہ کی وہ گستاخیاں بھی پیش کروں جیسے دیکھنے، پڑھنے اور سننے کے بعد آپ کا خون کھول نے لگے گا اور مجھے یقین ہے اگر آپ کا ایمانی جزبہ سلامت ہے تو شیعہ رافضی فرقہ کی اِن گستاخیوں کا علم ہونے کے بعد آپ بھی میری طرح شیعہ رافضی لعنتی فرقہ پر لعنت کیے بغیر نہیں رہ پائیں گے۔وہ گستاخیاں یہ ہیں:

(۱) شیعہ رافضیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام خانہ کعبہ کو توڑ ڈالیں گے۔(۲)حضرت ابو بکر صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزار شریف کو بھی توڑنے کا حکم دیں گے۔ (۳)دونوں صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قبر شریف سے ذلت کے ساتھ باہر نکالنے کا حکم دیں گے۔(۴) دونوں صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم سے کفن اتارنے کا حکم دیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گے۔(۵)دونوں صحابی رسول ﷺ کو ایک خشک درخت میں بغیر کفن کے لٹکانے کا حکم دیں گے۔ (۶) دونوں صحابی رسول ﷺ سے جن کو بھی ذراسی محبت ہوگی ان سب کو فنا کردیں گےاور جو لوگ دونوں صحابی رسول پر لعنت کرتے ہوں گے انہیں چھوڑ دیں گے(۷) دونوں صحابی رسول ﷺ کو اندھا کر دیں گا اور پھر دوسرے تمام لوگوں کو حکم دیں گے دونوں صحابی رسول ﷺ سے قصاص لے۔ (۸) شروع دنیا سے لے کر امام مہدی علیہ السلام تک جتنے گناہ، ظلم، زیادتی اور خون ہوئے سب کے گناہ دونوں صحابی رسول ﷺ کے اوپر ڈال دیں گے۔(۹) سب کے گناہ کا بار اپنے سر لینے کا دونوں صحابی رسول ﷺ امام مہدی کے سامنے اقرار کریں گے۔(۱۰)پھر دونوں صحابی رسول ﷺ کو آگ کے ذریعہ سے جلا دیں گے۔ (۱۱) دونوں صحابی رسول ﷺ کی راکھ کو ہوا کے ذریعہ دریا میں ڈال دیں گے۔ (۱۲) دونوں صحابی رسول ﷺ پر یہ آخر عذاب نہ ہوگا بلکہ تمام ائمہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین باری باری زندہ ہوں گے اور ہر مومن بھی باری باری زندہ ہوگا اور سب کے بدلے روز عذاب ہوتا رہے گام یہاں تک کہ روز ہزار مرتبہ دونوں صحابی رسول ﷺ مریں گے اور زندہ ہوں گے اور عذاب دیے جاتے رہیں گےاور پھر اللہ عزوجل جہاں چاہے گا لے جائے گا اور عذاب دے گا۔(معاذ اللہ)

شیعہ رافضی عقیدہ کے مطابق یہ سب باتیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے بتائی ہیں۔[تفصیل کے لیے دیکھیے حق الیقین مترجم، جلد دوم، نواں مقصد:رجعت کے ثبوت میں،تحت پانچویں آیت،ص:۳۲ تا ۳۵ مجلس علمی پاکستان]

ذرا غور تو کریں کہ شیعہ رافضی لعنتی فرقہ نے صرف کعبہ شریف اور حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی ہی گستاخیاں نہ کی بلکہ اِن رافضی شیعہ لعنتیوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بھی بدترین گستاخی کی کیوں کہ ان لعنتیوں نے امام مہدی علیہ السلام کو حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بے عزتی کرنے والا، اُن پر ظلم کرنے والا، اُن پر آگ لگانے والا ثابت کیا۔(معاذ اللہ) اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی اِن لعنتیوں نے بدترین گستاخی کی کیوں کہ ایک جھوٹی من گھڑت کہانی بناکر اس کی نسبت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کردی گویا کہ اِن لعنتیوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر لعنت کرتے تھے۔ اور تمام اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کی بھی بدترین گستاخیاں کی کیوں کہ تمام اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کو اِن لعنتیوں نے حضرات شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دشمن ثابت کیا ، اُن سے بدلا لینے والےاور اُن سے قصاص لینے والے ثابت کیا۔(معاذ اللہ)

ذرا غور تو کریں کہ اِن شیعہ رافضی لعنتیوں نے کیا لکھا کہ تمام وہ لوگ جن کے دل میں رائی کے دانا برابر بھی حضرات شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت ہوگی اُن سب کو حضرت امام مہدی علیہ السلام عذاب دیں گے۔(معاذ اللہ)

قارئین کرام! کیا اب بھی آپ اِن شیعہ رافضی لعنتیوں سے رشتہ داری کرنا پسند کریں گے؟ کیا اب بھی آپ اِن شیعہ رافضی لعنتیوں کی محفل میں شرکت کرکے شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ لگانا پسند کریں گے؟ کیا اب بھی آپ یہی کہیں گے کہ شیعہ سنی میں بس فروعی و تشریحی اختلاف ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقلید شرعی کا ثبوت

محمد عطاء النبی حسینی مصباحی

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں جو احکام و مسائل مذکور و مسطور ہیں وہ دو طرح کے ہیں:

(۱) وہ احکام و مسائل جن کا ذکر قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں صراحۃً موجود ہے۔

(۲) وہ احکام و مسائل جن کا ذکر قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں صراحۃً موجود نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ جن احکام و مسائل کا ذکر قرآن و احادیث میں صراحۃً نہیں ان احکام و مسائل تک رسائی کے لیے اجتہاد و استنباط کی ضرورت پیش آئے گی اور اجتہاد و استنباط کی صلاحیت اور اس کے شرائط مفقود تو تقلید واجب۔ اور تقلید کوئی نئی چیز نہیں بلکہ اس کا ثبوت قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ہے۔ چناں چہ خود قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ (النساء، آیت:۵۹)

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

حکومت والے سے کون حضرات مراد حضرت اس کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں: عن جابر بن عبد الله :أطيعوا الله و أطيعوا الرسول و أولي الأمر منكم قال: أولي الفقه و الخير. (مستدرک للحاکم، دار الحرمین للطباعۃ والنشر والتوزیع، کتاب العلم، حدیث:۴۲۲)

یعنی اولو الامر سے مراد اہل فقہ (مجتہدین) اور خیر والے ہیں۔

اسی طرح دوسری جگہ تقلید کی تعلیم قرآن پاک میں یوں موجود ہے: فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (الانبیاء، آیت: ۷)

تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

اس کی تفسیر میں صدر الافاضل حضرت سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ "خزائن العرفان" میں فرماتے ہیں: اس آیت سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے، یہاں انہیں علم والوں سے پوچھنے کا حکم دیا گیا۔

لگے ہاتھ تقلید کے ثبوت پر ایک اور قرآنی آیت دیکھتے چلیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْۤ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ (سورۂ ملک آیت:۱۰)

اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں: و بعضے از مفسرین نسمع را بر تقلید و نعقل را بر تحقیق و اجتہاد حمل نمودہ اند کہ ہر دو راہ نجات اند الخ۔ (تفسیر عزیزی، پارہ تبارک، ص: ۱۳ مطبع محمدی لاہور)

یعنی بعض مفسرین نے "نسمع" کو تقلید پر اور "نعقل" کو تحقیق و اجتہاد پر محمول کیا ہے کہ دونوں ہی راہ راہِ نجات ہے۔

قرآن کریم کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ میں بھی تقلید کا ثبوت موجود ہے۔ چناں چہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا: "كيف تقضي؟ فقال: أقضي بما في كتاب الله قال: فإن لم يكن في كتاب الله قال: فبسنة رسول الله قال: فإن لم يكن في سنة رسول الله ﷺ قال: أجتهد برائي قال: الحمد لله الذي وفق رسول رسول الله." ترمذی شریف، دار الفکر بیروت، کتاب الاحکام، حدیث:۱۳۳۲)

تم کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انھوں نے عرض کیا: میں اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا، آپ نے فرمایا: اگر کتاب اللہ میں تصریح نہ ہو؟ تو عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت سے فیصلہ کروں گا، آپ نے فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت میں تصریح نہ ہو؟ تو عرض کیا: پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا آپ نے فرمایا: تمام تعریف اس اللہ کے لیے جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نمائندے کو توفیق بخشی۔

حدیث مذکور میں غور و فکر کیا جائے تو یہ راز منکشف ہو جاتا ہے کہ اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے حسین پیرایہ میں تقلید

hussainimisbahi@gmail.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا درس دیا ہے۔ کیوں کہ آپ ﷺ نے حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم و قاضی بنا کر روانہ فرمایا تاکہ اہل یمن اپنے پیش آمدہ مسائل میں آپ کی طرف رجوع کریں اور آپ کے بتائے ہوئے مسائل کی تقلید کریں۔

ثبوت تقلید پر ایک اور حدیث پیش کی جاتی ہے۔ حضرت تمیم داری سے مروی ہے کہ حضور اقدس سید عالم ﷺ نے فرمایا: "الدين النصيحة قلنا: لمن؟ قال: لله و لكتابه ولرسوله ولأئمة المسلمين وعامتهم." (مسلم شریف، دار الفکر بیروت، کتاب الایمان، حدیث:۱۰۱)

"دین سراسر خیر خواہی ہے ہم نے عرض کیا: کس کے لیے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے امام اور عام مسلمانوں کے لیے۔"

"شرح مسلم للنووي" میں ہے: "قبول ماروه و تقليدهم في الأحكام وإحسان الظن لهم." (شرح مسلم للنووی (شاملہ) بیان ان الدین النصیحۃ، ص:۱۴۴)

"خیر خواہی یہ ہے کہ: ان کی روایت کردہ حدیثوں کو قبول کیا جائے، احکام میں ان کی تقلید کی جائے اور ان کے بارے میں حسن ظن رکھا جائے۔"

قرآن و حدیث میں اتنا واضح انداز میں ثبوت تقلید کے باوجود تعجب ہوتا ہے ان افراد پر جن کو تقلید جیسی عظیم نعمت راس نہ آئی اور ترک تقلید کی وبا میں مبتلا ہو کر خود کو غیر مقلدین کہلانا پسند کیا۔ ممکن ہے کہ یہاں ان غیر مقلدین کو اعتراض ہو کہ تقلید کا حکم ان افراد کے لیے ہے جو اہل علم نہیں۔ تو ان کا یہ اعتراض کسی اعتبار سے لائق التفات نہیں کیوں کہ اہل علم ہونے سے ضروری نہیں کہ اجتہاد و استنباط کے مقام رفیع پر فائز ہی ہو کیوں کہ اجتہاد و استنباط مسائل شرعیہ کے لیے کچھ شرائط ہیں جن پر کھڑا اترنا ضروری ہے ورنہ اگر وہ شرائط مفقود ہیں تو اہل علم ہونے کے باوجود تقلید لازم و ضروری ہے۔ چناں چہ روضۃ الطالبین میں ہے: أما الاجتهاد المطلق فقالوا: اختتم بالأئمة الأربعة حتى أوجبوا تقليد واحد من هؤلاء على أمة ونقل إمام الحرمين الإجماع عليه". (نصر المقلدین، ص:۱۳۱)

ترجمہ: اجتہاد مطلق تو فقہا نے فرمایا کہ ائمۂ اربعہ پر ختم ہو گیا، یہاں تک کہ اب امت پر ان میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے اور امام الحرمین نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

"فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت" میں ہے: "غير المجتهد المطلق ولو كان عالما يلزمه التقليد لمجتهد ما." (فواتح الرحموت، دار الکتب العلمیہ بیروت ج:۲، ص:۴۳۴)

"غیر مجتہد مطلق اگرچہ عالم ہو اس پر کسی مجتہد کی تقلید لازم ہے۔"

سید سمہودی نے "عقد الفريد" میں فرمایا: "ويجب التقليد على من لم يبلغ رتبة الاجتهاد المطلق عاميا محضا أو غيره." (انتصار الحق، ص:۱۰۰)

"جو شخص اجتہاد مطلق کے مقام و مرتبہ پر فائز نہ ہو اس پر تقلید ضروری ہے خواہ وہ محض عامی ہو یا غیر عامی (عالم، محدث)"

اس کے بعد غیر مقلدین کی زبان پر یہ وظیفہ بھی جاری رہتا ہے کہ تقلید واجب ہے تو صرف ائمہ اربعہ ہی کی کیوں دیگر مجتہدین کی کیوں نہیں؟ تو دیگر مجتہدین کی تقلید اس لیے نہیں کہ اس کے لیے ضروری ہے کہ ان کے اصول و قواعد فقہیہ اور ان کی روایت محفوظ ہو لیکن ایسا نہ ہو سکا جیسا کہ حضرت بحر العلوم رحمہ اللہ تعالیٰ "فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت" میں فرماتے ہیں: "إنما منع من تقليد غيرهم لأنه لم تبق رواية مذهبهم محفوظة." (فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت، دار الکتب العلمیہ بیروت ج:۲، ص:۴۳۹)

"چاروں مذہبوں کے علاوہ کسی اور مذہب کی تقلید و اتباع سے اس لیے روکا گیا کہ ان چار مذاہب کے علاوہ کسی مذہب کی روایت محفوظ نہیں۔"

قاضی ثناء اللہ پانی پتی "تفسیر مظہری" میں لکھتے ہیں: "أهل السنة قد افترق بعد القرون الثلاثة أو الأربعة على أربعة مذاهب ولم يبق مذهب في فروع المسائل سوى هذه الأربعة." (تفسیر مظہری: مسئلہ إذا صح الحدیث علی خلاف مذہبہ الخ ادارہ اشاعت العلوم، دہلی، ج:۲، ص:۶۴)

"اہلِ سنت تین یا چار قرن کے بعد ان چاروں مذاہب میں بٹ گئے اور فروع مسائل میں ان چاروں مذاہب کے سوا کوئی مذہب باقی نہ رہا۔"

علامہ زین بن نجیم حنفی مصری متوفیٰ (۹۷۰ھ) نے "الاشباہ والنظائر" میں ارشاد فرمایا کہ: امام ابن ہمام نے "تحریر" میں یہ تصریح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمائی کہ ”إن الاجماع انعقد علی عدم العمل بمذهب یخالف الأربعة لانضباط مذاهبهم وإشتهارها وکثرة أتباعها.“ (الاشباہ والنظائر، دار الکتب العلمیہ بیروت، ص:۹۲)

”بے شک اس بات پر اجماع ہے کہ: مذاہب اربعہ کے خلاف کسی مذہب پر عمل نہ کیا جائے اس لیے کہ چاروں مذاہب محفوظ و منضبط اور مشہور ہیں اور ان کے ماننے والے کثیر ہیں۔“

سیدی عارف باللہ علامہ عبد الغنی نابلسی صاحب ”حدیقۂ ندیہ“ فرماتے ہیں: ”أعلم أن المذاهب الاٰن التی یجوز تقلیدها هی المذاهب الأربعة لا غیر فقد انحصر الاٰن العمل بشریعة محمد ﷺ فی العمل بما ذهب إلیه أحد الأربعة فقط علی العموم.“

”یہ امر واضح رہے کہ: آج مذاہب اربعہ کے سوا کسی مذہب کی تقلید جائز نہیں، اس لیے کہ اس وقت بالعموم شریعت محمد ﷺ پر عمل مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک پر عمل میں منحصر ہے۔“

چار و ناچار تقلید کے آگے سر خم تسلیم کر بھی لیتے ہیں تو انہیں یہ خیال ستاتا رہتا ہے کہ جب ائمہ اربعہ برحق ہیں اور ان کے مذاہب بھی حق ہیں تو ان میں سے کسی ایک ہی کی تقلید کیوں سبھی کی کیوں نہیں۔ تو اس لیے نہیں کیوں کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید پر اجماع منعقد ہے اور یہ بات حدیث رسول ﷺ سے ثابت ہے کہ امت محمدیہ گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ، يَقُولُ : إِنَّ أُمَّتِي لاَ تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلاَلَةٍ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ اخْتِلاَفًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الأَعْظَمِ.

یعنی میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے سنا: میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی لہٰذا جب تم اختلاف دیکھو تو سواد اعظم (کی اتباع) کو لازم پکڑو۔

جب سواد اعظم گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی تو سواد اعظم کا تقلید ائمہ اربعہ کے تعلق سے جو موقف ہوگا وہ قابل عمل ہوگا اور اس حوالے سواد اعظم کا کیا موقف ہے ذیل کے سطور سے واضح ہے۔

علامہ نابلسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ”حدیقۂ ندیہ“ میں فرمایا: ”فعلی کل مسلم من أهل السنة أن یقلد إحدی المذاهب الأربعة المعروفة إلی أن قال: ”ولن یکون من أهل السنة من لم یقلد إحدی المذاهب الأربعة ویقال له: لا مذهبي.“

”تمام مسلمانانِ اہلِ سنت پر لازم ہے کہ مذاہب اربعہ معروفہ میں سے کسی ایک مذہب کی اتباع کرے۔“

آپ نے یہاں تک فرمایا:

”جو شخص ان چاروں مذہبوں میں سے کسی ایک مذہب کی اتباع نہ کرے وہ ہرگز اہل سنت سے نہیں وہ ”لامذہب“ کہلائے گا۔“

”عقود الجواہر المنیفہ“ جو حدیث شریف میں مستند کتاب ہے۔ محدث مصری سیدنا المرتضی الحسینی تحریر فرماتے ہیں کہ:

”أطبق الناس الاٰن علی أن أهل السنة هم أهل المذاهب الأربعة.“

”تمام علما اس بات پر متفق ہیں کہ: سنی وہی لوگ ہیں جو ان چاروں مذہبوں میں سے کسی ایک خاص مذہب کے پابند ہیں۔“

درج بالا عبارات سے واضح ہو گیا کہ تقلید بیک وقت صرف اور صرف مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک ہی کی کی جا سکتی ہے اور یہی اجماع امت ہے اور جب یہی اجماع امت ہے تو مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک کی ہی تقلید حق و صواب اور لازم و ضروری ہے کیوں کہ حدیث پاک گزر چکی کہ امت کے گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔

ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے اس کو اس مثال سے بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ جس طرح دنیا میں کثیر تعداد میں انبیاے کرام کی تشریف آوری ہوئی اور ہر ایک کے حق ہونے پر ہمارا ایمان ہے اور ایمان کے لیے ایک ضروری اور لازمی امر ہے لیکن امتی صرف اور صرف کسی ایک کے ہی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امتی ان کی ہی امتی ہوگی نہ کہ کسی اور نبی کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امتی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امتی ہوگی کسی اور نبی کی نہیں۔ اور خاتم المرسلین ﷺ کی امتی امت محمدیہ ہی کہلائے گی کسی اور نبی کی امت نہیں۔ حالاں کہ جو بھی انبیاے کرام تشریف لائے سبھی برحق ہیں۔ ٹھیک اسی طرح ائمہ اربعہ میں سے ہر ایک برحق اور ان کے مذاہب درست و صواب لیکن تقلید صرف اور صرف کسی ایک کی ہی کی جائے گی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رمضان عبادت کا مہینہ

مولانا محمد اظہار النبی حسینی

یوں تو ہر سال، ماہ، دن اور لمحہ عبادت کی جا سکتی ہے۔ لیکن رمضان المبارک کی تو بات ہی کچھ اور ہے دیکھا جائے اور غور کیا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ مبارک مہینہ عبادتوں اور ریاضتوں ہی کے لیے ہے۔ اس میں رب جل شانہ کی رحمتیں اور خصوصی عنایتیں بندوں کو ڈھونڈتی رہتی ہے، لمحہ بہ لمحہ عبادت کا موقع میسر آتا ہے، یہ اس قدر بابرکت مہینہ کہ خود اسے اللہ کا مہینہ کہا گیا چناں چہ حدیث پاک میں ہے: **شعبان شهری ورمضان شهرالله.** یعنی شعبان میرا مہینہ اور رمضان اللہ جل شانہ کا مہینہ ہے۔ دوسری حدیث پاک میں اسے تمام مہینوں کا سردار کہا گیا: **أتاكم رمضان سيد الشهور.** یعنی (اے لوگو!) تمھارے پاس تمام مہینوں کا آقا رمضان تشریف لے آیا۔ یہ اس قدر رحمت و برکت کا مہینہ ہے کہ جب اس کی آمد آمد ہوتی تو حضور ﷺ لوگوں کو مبارک بادیاں پیش فرماتے اور باقاعدہ اس کے استقبال کے لیے خطبے ارشاد فرماتے اور صحابہ کے سامنے اس کی اہمیت و فضیلت بیان فرماتے۔ چناں چہ شعب الایمان میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر دن میں وعظ فرمایا تو فرمایا:

(۱) اے لوگو! تمھارے پاس عظمت والا، برکت والا مہینہ آیا، وہ مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے اس روزوں کو فرض اور اس کی رات کے قیام کو نفل فرمایا ہے۔

(۳) جو اس میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے اس کے علاوہ دوسرے مہینے میں فرض ادا کیا۔

(۴) اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کیے۔

(۵) یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔

(۶) یہ (لوگوں کے ساتھ) مواسات (غمخواری) کا مہینہ ہے۔

(۷) اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے، جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے، اُس کے گناہوں کے لیے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور اس افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا، اس روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔

ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں کا ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا، جس سے روزہ افطار کرائے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا، جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خُرما یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے اور جس نے روزہ دار کو بھر پیٹ کھانا کھلایا، اُس کو اللہ تعالیٰ (بروز قیامت) میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔

(۸) یہ وہ مہینہ ہے کہ اُس کا اوّل رحمت ہے اور اس کا اوسط مغفرت ہے اور اس کا آخر جہنم سے آزادی ہے۔

(۹) جو اپنے غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے یعنی کام میں کمی کرے، اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، ج:۳، ص:۳۰۵)

ذرا غور تو کیجیے کہ اس ماہ میں بندۂ مومن پر انعامات و نوازشات کی کس قدر بارش ہو رہی ہے اور بندوں کو ان انعامات کا حق دار بنانے کے لیے اعمال صالحہ کی کس پر لطف انداز میں ترغیب دی جا رہی ہے۔

اب ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی کس قدر عبادات کے مواقع میسر آتے ہیں۔

(۱) آمد رمضان کی مبارک بادی: ماہ رمضان وہ رحمت و برکت والا مہینہ ہے کہ جس کی آمد کا حضور ﷺ انتظار بلکہ دعا فرمایا کرتے تھے اور اس کی آمد پر صحابہ کرام کو مبارک بادیاں بھی دیا کرتے تھے بلفظ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ آمد ماہ رحمن کا استقبال اور اس ماہ غفران کی آمد پر لوگوں کو تہنیت دینا سنت رسول مقبول ﷺ ہے۔ جیسا کہ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: **لما حضر**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رمضان قال رسول اللہ ﷺ: قد جاء کم رمضان شهر مبارك. (مسند احمد، ج:۳، ص:۱۵۸) یعنی جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو آپ ﷺ فرماتے: (اے لوگو!) تمھارے پاس ایک مبارک مہینے کی آمد ہو چکی ہے۔ اسی طرح مجمع الزوائد کی حدیث پاک ہے کہ جب ماہ غفران مبارک رمضان کی آمد ہوتی ہے تو آپ ﷺ فرماتے: أتاكم رمضان سيد الشهور فمرحبا وأهلا. (مجمع الزوائد، ج:۳، ص:۱۴۰) یعنی (اے میرے پیارے صحابہ!) تمھارے پاس تمام مہینوں کا آقا و مولیٰ رمضان تشریف لا چکا تو ہم اسے خوش آمدید کہتے ہیں۔

(۲) روزہ: رمضان کے روزے تمام مکلف مسلمان پر فرض عین ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا ارشاد پاک ہے: يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ یعنی اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسا ان پر فرض ہوا تھا جو تم سے پہلے ہوئے، تاکہ تم گناہوں سے بچو۔

روزہ عرف شرع میں مسلمان کا بہ نیّت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے، پینے اور جماع سے باز رکھنا۔ روزے کے تین درجے ہیں۔ ایک عام لوگوں کا روزہ کہ یہی پیٹ اور شرم گاہ کو کھانے، پینے اور جماع سے روکنا۔ دوسرا خواص کا روزہ کہ ان کے علاوہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ پاؤں اور تمام اعضا کو گناہ سے باز رکھنا۔ تیسرا خاص الخاص کا کہ جمیع ماسوی اللہ سے اپنے کو بالکلیہ جُدا کر کے صرف اسی کی طرف متوجہ رہنا۔ (بہار شریعت، ج:۱، ص:۹۶۶)

(۳) سحری: سحری کو روزوں کا مقدمۃ الجیش کہا جا سکتا ہے کہ روزوں کی ابتدا سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد سے ہوتی ہے۔ یہ بھی ہمارے پیارے آقا ﷺ کی سنت کریمہ ہے چناں چہ آپ ﷺ اس کی تاکید فرماتے، حضرت مالک ابن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تسحروا فإن في السحور بركة. یعنی سحری کیا کرو اس لیے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری شریف، کتاب الصوم، ج:۱، ص:۶۳۳) اسی طرح دوسری حدیث میں فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کا لقمہ ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الصیام، ص:۵۵۲) ایک اور حدیث میں ہے: سحری کل کی کل برکت ہے، اسے نہ چھوڑنا، اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لے کیوں کہ سحری کھانے والے پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ (مسند احمد، ج:۴، ص:۲۶)

(۴) افطار: افطار بھی سنت رسول کریم ﷺ ہے۔ جسے تمام مسلمان بڑے ہی اہتمام کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ اس کی بھی حدیث پاک میں تاکید اور فضیلت بیان کی گئی، ساتھ ہی اس میں تاخیر نہ کرنے کا حکم بھی فرمایا، چناں چہ حدیث پاک ہے: میری امت میری سنت پر رہے گی، جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔ یعنی جب تک افطار میں تاخیر نہ کرے۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الصوم، ج:۵، ص:۲۰۹)

روزہ داروں کو افطار کرا کے مسلمان کافی فضیلتیں اور برکتیں حاصل کر سکتے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے: جو روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پلائے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، ج:۳، ص:۳۰۵) کتنی پیاری حدیث ہے کہ روزۂ افطار کرانے پر کیسی فضیلت بیان ہوئی اور وہ بھی کوئی بہت خرچ نہیں بلکہ خلوص نیت سے ایک گھونٹ پانی پلانا بھی اس فضیلت کے حصول کا سبب ہے۔

(۵) تراویح: رمضان المبارک میں عبادت کی شرح دیگر مہینوں کی بہ نسبت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ جن امور وافعال کی وجہ سے یہ شرح بڑھتی ہے ان میں تراویح بھی ہے۔ یقیناً تراویح مرد و عورت سب کے لیے بالاجماع سنت موکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔ اس پر خلفائے راشدین نے رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مداومت فرمائی۔ اور خود حضور ﷺ نے تراویح پڑھی اور اسے پسند فرمایا۔

ہاں! آج ہمارے درمیان باجماعت اہتمام کے ساتھ نماز تراویح ادا کی جاتی ہے ایسی صورت اس وقت نہ تھی علاحدہ علاحدہ ادا کی جاتی تھی پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک امام کے پیچھے جمع فرمایا اور اس وقت سے اب تک نماز تراویح باجماعت ادا کی جاتی ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ: فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا۔ کوئی تنہا پڑھ رہا ہے، کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں۔ فرمایا: میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے پیچھے جمع کر دوں تو بہتر ہو چناں چہ سب کو ایک امام حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے اکٹھا کر دیا۔ الخ (صحیح بخاری، کتاب صلوۃ التراویح، ج:۱، ص:۶۵۸)

(۶) تلاوت قرآن: یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔

(باقی ص: ۳۰ پر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صوتی آلودگی اسلام اور مسلمان

مولانا محمد حسین مصباحی

انسانی زندگی کو آسان تر اور آرام دہ بنانے کے لیے انسانوں نے جس قدر ایجادات کیے اور نت نئے وسائل اور ذرائع پیدا کیے، اس سے بلا شبہہ اکیسویں صدی کی زندگی گزشتہ صدیوں سے بے حد مختلف ہو چکی ہے۔ نقل وحمل کے ذرائع ہوں یا ترسیل و مواصلات کے وسائل یا پھر راحت وسکون کے مختلف اشیا ہر میدان میں انسان نے بے پناہ ترقی کی ہے۔ آج ہم کسی ضرورت کے بارے میں سوچتے ہیں کہ کاش اس ضرورت کے لیے بھی کوئی مشین یا آلہ ہوتا۔ تو اگلے کچھ دنوں، مہینوں یا ہفتوں میں اس ضرورت کی تکمیل کے لیے مصنوعات لانچ ہو جاتی ہے۔ اب ہماری دنیا میں فریج (Fridge)، اے سی، کولر، واشنگ مشین، الیکٹرک کیتلی (Electric kettle)، واٹر پیوریفائر (Water Purifier)، ایئر پیوری فائر (Air Purifier)، الیکٹرک چولہا، موبائل، انٹرنیٹ، ٹی وی، ایئر کنڈیشنڈ گاڑیاں، شور مچاتی بسیں، آٹو، کان پھاڑتے ڈی جے، چھوٹے چھوٹے بلوٹوتھ اسپیکرز جس کی آواز پورے محلے میں شور مچائے اس طرح کی بے شمار چیزیں ضرورت اور روزمرہ کا جزو لاینفک بن چکی ہیں۔ یہ بات اپنی جگہ بالکل صحیح ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ اللہ نے انسان کو عقل عطا کی ہے جس کو بہتر کام میں استعمال کرنے کا بھی حکم اللہ نے دیا ہے۔ اسی عقل کی بدولت انسان ترقی کے مدارج طے کر رہا ہے۔ اور اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ کسی زمانے میں جس مسافت کو طے کرنے میں مہینوں لگتے تھے آج اس مسافت کو فلائٹ میں گھنٹوں میں طے کر لیا جاتا ہے۔ ان بے شمار ترقیوں کے فیوض وبرکات کے تو سبھی قائل ہیں لیکن کیا ہم کبھی یہ بھی غور کرتے ہیں کہ اس کے مضر اثرات بھی ہیں؟ ہم شاید ہی غور کرتے ہیں کہ ترقی کے جدید وسائل کے نقصانات بھی ہیں؛ کیوں کہ اس کے فوائد سے ہم براہ راست اور فی الفور مستفید ہوتے ہیں جب کہ اس کے مضر اثرات ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں، جو فوری نہیں ہیں بلکہ بتدریج اس کے وسیع اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ ترقی کے جدید آلات و سائل کے مضر اثرات میں سے سر فہرست آلودگی (Pollution) بھی ہے۔ آج پوری دنیا انسانوں کے بنائے ہوئے ترقی یافتہ آلات و وسائل کی وجہ سے آلودگی کے نرغے میں ہے۔ آلودگی نے انسانی صحت پر اثر کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔ مختلف قسم کی بیماریوں سے ہمارا معاشرہ گھرا ہوا ہے۔ بڑے شہروں میں آلودگی کے اثرات کچھ زیادہ ہی ہیں۔ وہاں ہر سال کوئی نئی بیماری شب خون مارتی ہے۔ مثلاً ہندوستان کی راجدھانی دہلی میں، ڈینگو، چکن گونیا، ملیریا اور ٹائفائڈ سے ہر سال نہ جانے کتنے لوگ مرتے ہیں۔ تو فضائی آلودگی کے باعث سانس لینے کی تکلیف میں کتنے افراد مبتلا ہو رہے ہیں۔

آلودگی کی تمام قسموں کے مضر اثرات ہیں۔ لیکن ہم سر دست یہاں صوتی آلودگی (Noise Pollution) پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ صوتی آلودگی جسے ماحولیاتی آلودگی یعنی Environmental Pollution بھی کہتے ہیں۔ جن آوازوں، بے تحاشا شور وغل اور صوتیات سے انسان اور حیوانات کی زندگی پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اسے ہم صوتی آلودگی کہتے ہیں۔ مشین، نقل وحمل کے وسائل اور شہر کاری کی ناقص منصوبہ بندی وغیرہ کے باعث صوتی آلودگی کی تولید ہوتی ہے۔ رہائشی علاقوں میں صوتی آلودگی کے اہم اسباب میں رہائشی علاقوں سے متّصل کارخانوں کا ہونا بھی ہے۔ اسی طرح رہائشی علاقوں میں تیز آواز والے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے گانے بجانے سے صوتی آلودگی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بین الاقوامی صحت تنظیم یعنی World Health Organization کی ایک رپورٹ کے مطابق صوتی آلودگی کی سطح 97.60dB تک پہنچ چکی ہے جب کہ رہائشی علاقوں میں یہ سطح 50dB تک ہی ہونی چاہیے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صوتی آلودگی کے مضر اثرات:

- صوتی آلودگی کی بڑھتی مقدار کے باعث انسانوں میں حرکت قلب اور دوران خون کے نظام (Cardiovascular System) پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
- بڑھتی ہوئی صوتی آلودگی کے باعث انسان اور حیوانات کی قوت سماعت کے مفقود ہونے کا بھی امکان ہے۔
- ضعیف العمر اشخاص صوتی آلودگی کے باعث عارضہ قلب میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔
- ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق صوتی آلودگی کمسن بچوں کے لیے بے حد خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں۔ بچوں کی جسمانی ونفسیاتی صحت اور آموزش کے رویے پر بھی اس کے مضر اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔
- شور شرابے (Noise) کے باعث ہم ایک دوسرے کی بات نہیں سن پاتے ہیں اور نہ سمجھ پاتے ہیں۔
- شور شرابے سے جذباتی اور رویہ جاتی کجی پیدا ہوتی ہے۔
- شور شرابے سے دائمی طور پر قوت سماعت زائل ہونے کا امکان ہے۔
- شور شرابے سے دردسر، بلڈ پریشر اور حرکت قلب بند ہونے کے امکانات ہیں۔
- شور شرابے سے دل کی دھڑکن تیز اور خون کی شریان میں اینٹھن وغیرہ کے مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔
- ایسے مریض جنہیں آرام کی ضرورت ہے ان کے لیے شور شرابا جان لیوا ہے۔
- شور شرابے سے جگر، دماغ اور دل تینوں کو نقصان پہنچنے کے امکانات ہیں۔
- مسلسل ایئر فون پر موسیقی یا دیگر چیزیں سننے سے بھی قوت سماعت سے محروم ہونے کے خدشات ہیں۔

سڑک پر گاڑی چلانے والے بلاوجہ ہارن بجاتے ہیں اس سے بھی صوتی آلودگی ہوتی ہے۔ شادیوں میں، پوجا تیوہار میں، جلسے جلوس میں یا کسی اور تقریب میں ڈی جے کو الٹی کے بڑے بڑے ساؤنڈ باکس اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے پورے شہر میں شور وغل مچا رہتا ہے اس سے بھی صوتی آلودگی پھیلتی ہیں۔

میں نے اوپر ذکر کیا کہ جدید آلات ووسائل کے فوری فوائد سے تو ہم واقف ہیں لیکن اس کے مضر اثرات جو دیر پا ہیں اس طرف ہماری توجہ ہی نہیں جاتی۔ صوتی آلودگی کے سلسلے میں ہمارا رویہ بالکل یہی ہے۔ ہمیں تو صرف اس بات سے غرض ہے کہ ہم اپنی بات پورے شہر کو سنائیں اس لیے جلسے جلوس، اٹھ جام، پوجا، تیوہار یا سیاسی اجلاس میں ہم لاؤڈ اسپیکر پر اپنا پروگرام چلاتے ہیں۔ معاشرے کا عجیب رویہ ہوگیا ہے کہ مذہبی اور سیاسی جلسوں کے لیے پورے شہر یا گاؤں بھر میں لاؤڈ اسپیکر کا جال پھیلا دیتے ہیں اور بسا اوقات رات بھر کا پروگرام ہے تو رات بھر اس لاؤڈ اسپیکر سے چنگھاڑتی ہوئی آوازیں نکلتی رہتی ہیں۔ چاہے وہ مسلمانوں کے علما اور نعت خوان کی تقریریں اور نعت خوانی اور اس کی ریکارڈنگ ہو یا پھر ہندوؤں کے بھجن اور مذہبی گیتوں کی ریکارڈنگ ہو، یا سیاسی لیڈران کی تقریریں اور حب الوطنی کے نغمے ہوں۔ شادیوں میں بھی اس طرح کے ڈی جے کا اہتمام کیا جاتا ہے جس سے سامنے والے کی بات بھی اشاروں میں سمجھنے کی نوبت آجاتی ہے بلکہ بسا اوقات تو Base کا volume اتنا اونچا ہوتا ہے کہ گھروں کے دروازے تک ہل جاتے ہیں۔

جلسوں میں بلند آواز والے لاؤڈ اسپیکر کی وجہ سے اس پورے گاؤں اور شہر کے گھروں میں بچوں کی پڑھائی خلل انداز ہوتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کی صحت پر اثر پڑتا ہے، دل کے مریض، ضعیفوں اور بزرگوں کی صحت پر بھی منفی اثر پڑتا ہے۔ ہزار طرح کے ضروری پیشے سے وابستہ افراد، محنت کش، اور مزدور افراد بھی معاشرے میں ہوتے ہیں جنہیں دن بھر کی تکان اور محنت کے بعد رات کو آرام کرنا لازمی ہے۔ ان سب کی نیند حرام ہوتی ہے۔ اسکول، کالج اور مدرسے کی کلاسیز شور شرابوں کی نذر ہوجاتی ہیں تو ہاسپٹل میں کام کرنے والے ڈاکٹروں اور مریضوں کو بھی مشکلات پیش آتی ہیں۔ بہت شور والے لاؤڈ اسپیکرز کی وجہ سے عام ضرورت کے لیے گھروں میں بات چیت کرنا بھی بسا اوقات ممکن نہیں ہو پاتا۔ یہ سارے مسائل شادی کے گھروں میں بجنے والے لاؤڈ اسپیکر، پوجا، اٹھ جام، مسلمانوں کے جلسے، سحری میں بیدار کرنے کے نظام، سیاسی جلسے، سبھی سے یکساں طور پر پیش آتے ہیں۔ مذہبی اور سیاسی جلسوں کے دفاع میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہاں مقصود ترسیل (Communication) ہے۔ یعنی ایک بڑی بھیڑ کو خطاب کرنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے ان تک اپنی بات پہنچانی ہے اس لیے ظاہر ہے بلند سے بلند آواز والے لاؤڈ اسپیکر کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن شادی میں کس بات کی ترسیل مقصود ہے۔ یہاں تو خود نمائی اور تفریح کے علاوہ کوئی دوسرا مقصد مجھے سمجھ میں نہیں آتا۔ بس پورے معاشرے کو یہ جتانا ہے کہ فلاں کے گھر میں شادی ہے اس لیے بلند آواز والے لاؤڈ اسپیکر پر گانے بجائے جاتے ہیں اور بارات میں دل دہلا دینے والے ڈی جے بجائے جاتے ہیں۔ اسلام کے نقطۂ نظر سے تو گانا بجانا ہی ممنوع ہے لیکن جو اسلام پر عمل پیرا نہیں ہیں ان سے بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ بھئی یہ بجانا اور سننا تمہیں پسند ہے تو تم سنو نا، پورے محلے کو کیوں اذیت میں مبتلا کر رہے ہو؟ ہمیں نہیں سننا ہے گانا، گھر میں بچے ہیں جو پڑھائی نہیں کر پا رہے ہیں نہ ہم گھر میں صحیح سے کسی سے بات کر پا رہے ہیں، گھر میں بوڑھے اور ضعیف بھی ہیں جن کی صحت پر شور والے لاؤڈ اسپیکر کا منفی اثر پڑتا ہے اس لیے آواز کم کر کے سنو اپنے گھر تک ہی اس کی آواز محدود رکھو۔ اسی طرح محلے میں ہونے والے میلاد پر بھی میری رائے یہی ہے کہ اس کی آواز کو محدود رکھا جائے پورے محلے میں اور گاؤں میں اس کی آواز گونجنے کی بجائے میلاد گاہ تک آواز محدود رہے۔ **لا إکراہ فی الدین** پر عمل کریں۔ ہم پورے محلے یا گاؤں والے کو بھلا کیسے جبراً اسلام کا پیغام سنا سکتے ہیں؟ میلاد کی محفل میں پورے محلے اور گاؤں والوں کو دعوت عام ہوتی ہے کہ وہ آکر دین کی بات سنیں۔ اس کا دوسرا پہلو بھی دلچسپ ہے کہ آج کل میلاد کی محفلوں میں دو چار افراد دکھائی دیتے ہیں باقی بچوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ لاؤڈ اسپیکر کی آواز گھروں میں بیٹھے افراد تک پہنچ ہی جاتی ہے تو انہیں یہ بہانہ بھی مل جاتا ہے کہ ہم تو صاحب گھر بیٹھے سن ہی لیتے ہیں۔ میلاد گاہ میں آنے کی کیا ضرورت؟ تو اگر لاؤڈ اسپیکر کم آواز والے ہوں تو انہیں میلاد گاہ تک بلایا جا سکتا ہے اس طرح وہ میلاد میں شرکت کے ثواب سے بھی مستفید ہوں گے اور انہیں علما کی تقریروں سے دین کی باتیں سیکھنے کا بھی موقع میسر ہوگا۔ یعنی ہم خرما و ہم ثواب۔۔

مذہبی جلسوں میں اس قدر شور والے لاؤڈ اسپیکر کی بجائے کیا ہم بقدر ضرورت آواز والے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نہیں کر سکتے؟ جتنی جگہ میں سامعین ہیں اتنی ہی دور تک آواز کا دائرہ ہو، اس طرف ہم کیوں توجہ نہیں دیتے۔ کچھ لوگ یہ دلیل دینے لگتے ہیں کہ ہندوستان اور نیپال جیسے ملک میں ہندوؤں کی کثیر تعداد ہے تو ہندو اپنے پوجا اور اٹھ جام وغیرہ میں ہفتوں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے جینا حرام کر دیتے ہیں ایسے میں مسلمان اگر بلند آواز والے لاؤڈ اسپیکر پر اپنے مذہبی جلسے نہ کرے تو مسلمان کمزور سمجھ لیے جائیں گے۔ یہ دلیل بالکل غیر معقول لگتی ہے۔ کیوں کہ ہم اسلام کے ماننے والے ہیں اسلام نے پڑوسیوں کے حقوق بھی متعیّن کیے ہیں۔ پڑوسی چاہے غیر مسلم ہو اس کے بھی حقوق ہیں۔ تو اسلام میں بھلا کیسے یہ مستحسن عمل قرار پائے گا کہ مذہبی تقریبات کے لیے بے تحاشا شور شرابے (Noise) سے شہر بھر کے لوگوں کی نیندیں حرام کی جائیں، بچوں کی پڑھائی میں خلل پیدا ہو، عمر رسیدہ اور بیماروں کے لیے تکلیف اور پریشانی کا سامان ہو۔

اسی طرح رمضان میں سحری کے لیے مسلمانوں کو بیدار کرنے کا جو رواج ہم نے اپنایا ہے وہ بھی بہت خلل پیدا کرنے والا بن گیا ہے۔ رات کے آخری حصے میں جب گہری نیند کا غلبہ ہو اس وقت گھنٹوں تک نعت اور اعلانات کے ذریعے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ غیر مسلموں کی نیندیں حرام کرنا بالکل نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ اگر ہم عادی ہو جائیں بلکہ رمضان میں اکثر سحری کے وقت بیدار ہونے کے عادی ہو ہی جاتے ہیں بصورت دیگر گھر میں کوئی نہ کوئی فرد ایسا ضرور ہوتا ہے جو وقت پر بیدار ہو جائے ایک اور آسان ترکیب ہے کہ ہر گھر میں موبائل ہے اور موبائل پر الارم لگا کر بیدار ہوا جا سکتا ہے۔ سحری کے اوقات میں بیدار ہو کر سحری کریں، تلاوت کریں اور نوافل پڑھیں۔ لیکن یہاں تو دکھاوا کا ماحول اس قدر عروج پر ہے کہ سحری میں بیدار کرنے کے لئے لاؤڈ اسپیکر بلند سے بلند تر آواز والا ہونا چاہیے۔ غیر مسلموں کی نیند میں خلل ہونے کو جانے دیجیے خود مسلمانوں کو بھی اس کا نقصان ہے۔ کیوں کہ اس کی آواز جب مسلسل کانوں میں آتی رہے گی تو جو مسلمان سحری کے اوقات میں جاگ کر نوافل ادا کرنا یا تلاوت کرنا چاہیں انہیں بھی بیک گراؤنڈ میں آوازیں ملتی رہتی ہیں تو ظاہر ہے یکسوئی اور خشوع و خضوع سے عبادت کرنا بھی ممکن نہیں ہو پاتا۔

صوتی آلودگی پھیلانے والے ذرائع میں نقل و حمل کے وسائل بھی ہیں۔ چلتی ہوئی گاڑیاں، ٹرین اور ہوائی جہاز ویسے ہی صوتی آلودگی پھیلا رہے ہیں اور اس پر مستزاد گاڑی چلانے والوں کا حد سے زیادہ ہارن بجانا سونے پر سہاگا کا کام کرتا ہے۔ گاڑیوں میں بیٹھے افراد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو اتنی بے صبری ہوتی ہے کہ انہیں ایک سیکنڈ بھی انتظار کرنا گوارا نہیں ہوتا اس لیے آگے فوری طور پر اپنا راستہ بنانے کے لیے ہارن بجائے ہی جاتے ہیں۔

حاصل یہ ہے کہ صوتی آلودگی ایک سنگین مسئلہ بنتا جا رہا ہے لیکن المیہ یہ ہے کہ ہمیں نہ تو اس مسئلے کا علم ہے اور نہ اس کی سنگینی کا اندازہ۔ ہماری لاپرواہی کے باعث یہ مسئلہ پیدا ہو رہا ہے۔ کیوں کہ صوتی آلودگی کے متعدّد ذرائع جن کا ہم استعمال کرتے ہیں انہیں اگر استعمال نہ بھی کریں تو ہماری ضرورت پوری ہو سکتی ہے یا ان کا استعمال محدود طریقے سے کریں تب بھی بات بن سکتی ہے۔ ماحولیاتی نظام جو خدا کی تخلیق ہے جسے خدا نے متناسب اور متوازن طریقے سے انسانی زندگی کو ممکن بنانے کے لیے پیدا کیا ہے۔ پہاڑ، ندیاں، پیڑ پودے سب انسانی زندگی کی معاون و مددگار ہیں لیکن ہم ان قدرتی وسائل کو انسانی کارستانیوں سے تہس نہس کر رہے ہیں اور ہمیں اس کا اندازہ بھی نہیں ہے۔ اس لیے ہمیں یہ خیال کرنا ہوگا کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں کا بہتر اور پائدار استعمال کریں تاکہ انسانی زندگی اور ہماری آنے والی نسلوں کے لیے بھی یہ قدرتی وسائل محفوظ رہیں۔ بے تحاشا شور شرابے کو خدا نے قرآن کی متعدّد آیتوں میں ممنوع اور غیر مستحسن قرار دیا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری ہے: وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ (لقمان)

اور دوسری جگہ ارشاد باری ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾ (الحجرات)

پہلی آیت میں وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ کا مطلب سیدھے طور پر یہی ہے کہ اپنی آواز پست رکھیں۔ اور دوسری آیت میں نبی پاک ﷺ کو پکارنے کے آداب سکھائے گئے ہیں کہ اپنی آواز حد ادب میں رکھتے ہوئے اللہ کے نبی کو پکارے۔ ان دونوں آیتوں کو وسیع تناظر میں سمجھنے کی کوشش کریں تو حد سے زیادہ شور شرابے کو اسلام ناپسند کرتا ہے۔ بلکہ ایک اور آیت پر توجہ دیں تو پتہ چلے گا کہ حد سے زیادہ آواز تو قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ قرآن کی ایک اور آیت پر اپنی بات ختم کرنا چاہوں گا جس میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ تم خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ اس آیت سے ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ جو چیزیں خود ہماری ہلاکت و بربادی کا سامان پیدا کر رہی ہیں ان چیزوں کو استعمال کر کے ہمیں خود اپنی ہلاکت کو دعوت نہیں دینی چاہیے۔

ذیل میں صوتی آلودگی کو کم کرنے کی کچھ تدابیر پیش کی جا رہی ہیں۔ اہل علم و دانش اس پر مزید تحقیق اور ریسرچ کریں تو مزید تدابیر کا بھی ہمیں علم ہوگا۔

صوتی آلودگی کو کم کرنے کی تدابیر:

- سب سے پہلے سماج کو صوتی آلودگی سے متعارف کرانا ہوگا کہ صوتی آلودگی ایک سنگین مسئلہ ہے۔
- سماج میں صوتی آلودگی کے نقصانات سے آگاہی عام کرنی ہوگی۔
- صوتی آلودگی کی تولید کرنے والے وسائل کی نشاندہی کرنی ہوگی اور اس کے استعمال کو محدود سے محدود تر کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔
- اسپتال، اسکولوں اور مدرسوں میں صوتی آلودگی کو قابو میں کرنے کے لیے مہم چلانی ہوگی۔
- شادیوں، جلسوں، مذہبی تقریبوں، سیاسی جلسوں میں حد سے زیادہ بلند آواز والے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی عائد کرنی ہوگی۔ بقدر ضرورت آواز والے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی ترغیب دی جائے۔ رات دن بجنے والے لاؤڈ اسپیکر کو تو بالکل ممنوع قرار دیا جانا چاہیے۔
- جلسوں اور دیگر تقریبات میں جلسہ گاہ اور تقریب گاہ تک آواز محدود رہنے والے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کو عام کیا جائے۔
- گاڑی چلانے والے افراد بلا ضرورت ہارن نہ بجائیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مروجہ جلسوں اور کانفرنسز کو قابل اہمیت بنانے کی تدابیر ولائحہ عمل

مولانا عبدالرحیم ثمر مصباحی

دین کی ترویج واشاعت اور دعوت وتبلیغ کے دو اہم ذرائع ہیں، ایک تحریر اور دوسری تقریر۔ تحریر کے لیے دوات وقلم کی تو تقریر کے لیے جلسے جلوس اور اسٹیج کی ضرورت پڑتی ہے۔ تحریر دیرپا اور دور رس ہوتی ہے تو تقریر کے ذریعہ لوگوں کے دینی و ملی جذبہ کو بیدار کر کے بڑے سے بڑا کام چند دنوں میں انجام دیا جاتا ہے۔ اس لیے دونوں کی اہمیت وافادیت اپنی اپنی جگہ مسلم ہے۔

جلسوں اور کانفرنسوں کی پرانی روایت چلی آرہی ہے۔ جن میں دینی و دنیاوی دونوں طرح کے جلسے شامل ہیں۔ ہم یہاں خالص دینی و مذہبی جلسوں کی بات کریں گے مذہبی اور دینی جلسے دین کی دعوت وتبلیغ کے اہم ذرائع میں سے ہیں۔ جن کے ذریعہ ہمارے بزرگوں نے دین کے بڑے بڑے کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔

دعوت و تبلیغ اور مذہب کے نام پر جلسے آج بھی ہو رہے ہیں لیکن آج کل کے جلسے جلوس کی صورت حال دیکھتے ہوئے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اکثر جلسوں میں روپے پیسوں کی بربادی کے علاوہ کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو پا رہا ہے۔ اس کی کئی وجہیں ہیں۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ آج کل کے جلسے جلوس کی بدنظمی، اختلاط مردوزن اور دیگر بہت سی وجوہات کی بنا پر جلسوں میں ہر کوئی شریک نہیں ہونا چاہتا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ عام طور پر جلسوں میں ایسے پیشہ ور مقررین بلائے جاتے ہیں جن کو عوام کی اصلاح سے زیادہ داد وتحسین اور نذرانے کی پرواہ ہوتی ہے اور آئندہ بلائے جانے کی لالچ میں موضوع ومواد سے دور صدر جلسہ اور پیران عظام کی ثناخوانی میں لگے رہتے ہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ہم نے آج جلسوں کو میلے کی شکل دے دیا ہے جہاں لوگ دین سیکھنے کی غرض سے کم اور سیر و تفریح کی غرض سے زیادہ حاضر ہوتے ہیں۔ لوگوں کی بھیڑ بھاڑ اور بڑا مجمع مروجہ جلسوں کی کامیابی کا پیمانہ تصور کیا جاتا ہے۔ جس جلسے میں اچھی خاصی چہل پہل اور بڑا مجمع ہو، خوب گہما گہمی اور اچھا خاصا میلا لگے اس جلسے کو کامیاب مانا جاتا ہے۔ اس لیے جلسے کو کامیاب کرنے کے لیے وہ طریقے اپنائے جاتے ہیں جن سے لوگوں کی بھیڑ جمع ہو۔ مثلاً

- ✓ میلا لگانے کے لیے کھانے پینے سے لے کر زیب وزینت تک کے دکان داروں کو مدعو کرنا۔
- ✓ اشتہار میں باضابطہ یہ لکھنا کہ عورتوں کے لیے پردے کا معقول انتظام ہے یعنی ان کے آنے میں کوئی قباحت نہیں حالاں کہ پردے کے نام پر مرد و عورت کے مجمع کے مابین ایک پتلی سی رسی سے پارٹیشن کیا جاتا ہے۔
- ✓ ہر بات پر سبحان اللہ اور واہ واہ کی صدا بلند کرنے کی عادت والے عوام کے ذوق کے مطابق اصلاحی گفتگو کرنے والے سنجیدہ بیاں نکتہ سنج علما کی جگہ بے ہنگم چیخ وپکار والی تقریر کرنے والے برق بار وشعلہ بیاں پیشہ ور خطبا کو لانا جب کہ تقریر کی اثرانگیزی اور مروجہ جلسوں کی اہمیت کو کم کرنے میں ایسے پیشہ ور خطبا کا اہم کردار رہا ہے۔
- ✓ سیر وتفریح اور کھیل کود کے ساز وسامان پر پابندی عائد نہ کرنا۔
- ✓ لازمی وضروری انتظام وانصرام کے بجائے غیر ضروری چیزوں پر پیسہ صرف کرنا۔

مذکورہ قباحتوں کے در آنے کی وجہ سے مروجہ جلسوں میں لوگوں کا مجمع تو خوب رہتا ہے مگر خاطر خواہ کامیابی نہیں مل پاتی ہے اور نہ ہی مقصد کا حصول ہو پاتا ہے۔ اس لیے ہم ذیل میں جلسوں کو واقعی کامیاب اور قابل اہمیت وافادیت بنانے کے لیے چند تدابیر قارئین کی نذر کرتے ہیں۔

جلسوں کے مشورہ سے متعلق تدابیر: جلسے جلوس ہونے کے عام طور پر درج ذیل اسباب ہوتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱) مدرسہ یا مسجد کی سنگ بنیاد، افتتاح، سالانہ دستار بندی
(۲) اعراس بزرگان دین
(۳) نوجوانوں کا دینی و ملی جذبہ

- پہلی صورت میں اراکین مدرسہ و مسجد اور دوسری صورت میں سجادگان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ علاقے کے ذمہ دار علما سے مشورہ طلب کریں اور تیسری صورت میں ان نوجوانوں کے گاؤں یا محلے کے ائمہ مساجد کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے سے بڑے اور تجربہ کار علماے کرام سے مشورہ کریں اور وہ جو حکم صادر فرمائیں ان سے لوگوں کو آگاہ اور عمل کی تلقین کریں۔
- جلسے جلوس کے بارے میں جن علماے کرام سے مشورہ لیا جائے ان کو چاہیے کہ پہلے وہ لوگوں کو جلسوں کے اصل مقصد سے باخبر کریں پھر خلوص و للّٰہیت کے ساتھ کام کرنے کے فضائل سمجھائیں اور نام و نمود کی خاطر کام کرنے کی مذمت کریں۔
- منتظمین کو قابل و ذی ہوش خطبا اور سنجیدہ شعرا کا مشورہ دیں اور ساتھ ہی خطبا حضرات کے لیے موضوع کا انتخاب کرنے کو کہے۔
- جلسے جلوس کے لیے جو بھی میٹنگ ہو اس میں ایک ایک پہلو پر تفصیلی گفتگو ہو ساتھ ہی اخراجات اور آمدنی کے ذرائع پر غور و خوض ضرور کریں۔
- ممکن ہو تو جلسہ کے لیے ایک الگ سے استقبالیہ کمیٹی تشکیل دے۔
- ذمہ داریاں مختلف لوگوں کے سر دے، ایسا نہ ہو کہ چند ہی لوگوں کے سر بہت ساری ذمہ داریاں دے دی جائیں اور وہ کماحقہ پوری نہ کر سکے۔

اشتہارات سے متعلق تدابیر: اشتہار در اصل جلسوں کے بارے میں اعلان اور اس کا پس منظر بیان کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ اس لیے:

- اردو کے ساتھ ہندی یا علاقائی زبانوں میں بھی اشتہار چھپے، کیوں کہ سارے لوگ اردو پڑھ نہیں سکتے اس لیے ان کا خیال فرمائیں۔
- اشتہار میں علاقے کے چھوٹے بڑے سارے علماے کرام بلکہ اراکین و ممبران حتیٰ کہ مختلف علاقوں کے امرا حضرات تک کا نام دینا ایک رواج ہو گیا ہے، اس سے قطعی احتراز کیا جائے، صرف ان ہی لوگوں کا نام دیں جو اسٹیج پر کچھ بیان فرمائیں گے اور دیگر حضرات کی خدمات میں انفرادی دعوت نامہ پیش فرما دیں۔
- خطبا کے نام کے نیچے تقریر کا عنوان بھی ڈالیں۔
- جلسے کا مقصد اشتہار میں ضرور لکھیں۔
- کچھ اہم انتظام و انصرام اور ضروری سہولتوں کے بارے میں وضاحت کر دیں، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ کھانے پینے یا آنے جانے وغیرہ کی سہولت ہے یا نہیں اور وہ اسی تیاری کے ساتھ آئیں۔

انتظام و انصرام سے متعلق تدابیر: جلسوں کی ناکامی کی ایک وجہ انتظامات کی کمی بھی ہوتی ہے۔ حالاں کہ عموماً جلسوں میں غیر ضروری چیزوں پر کافی پیسہ خرچ کیا جاتا ہے۔ لیکن سسٹم اور ضابطہ نہ ہونے کی وجہ سے اہم اور ضروری چیزوں سے صرف نظر ہو جاتی ہے۔ درج ذیل انتظامات اور سہولتیں جلسوں کو قابل اہمیت و افادیت بنا سکتی ہیں۔

- تربیت یافتہ والنٹیرس اور رضا کار کی اچھی تعداد رکھیں جو بھیڑ اور ٹریفک کو کنٹرول کر سکے اور مجمع کو افرا تفری سے بچا سکے۔ والنٹیرس کے لیے بھی نگراں متعیّن کریں اور ان کا الگ سے ایک سربراہ بنا دیں، کیوں کہ جلسے جلوس میں والنٹیرس اور رضا کاروں کی اہم کارکردگی ہوتی ہے۔
- والنٹیرس، مہمانان خصوصی اور علما و شعرا کے لیے الگ سے بیچز (Batches) کا انتظام ہو۔
- جلسہ گاہ سے کچھ فاصلے پر گاڑی پارک کرنے کی سہولت ہو تاکہ مجمع تک آنے جانے کے راستے میں جام نہ لگ سکے۔
- مجمع سے قریب میڈیکل کی سہولت ہو تاکہ ایمرجنسی کی صورت میں کام آ سکے۔
- جلسہ گاہ کے قریب ہی استنجا و وضو خانہ، نماز کی جگہ اور پینے کے پانی کی سہولت ہو۔
- عموماً ہم سامعین کے بیٹھنے کے لیے پوال یا ٹاٹ بچھا دیتے ہیں جو کہ قطعی غیر مناسب ہے کیوں کہ بہت سے لوگ زمین پر بیٹھنا پسند نہیں کرتے اسی لیے ایسے لوگ جلسے جلوس میں آنے سے گریز کرتے رہتے ہیں یا آتے بھی ہیں تو مجمع کے قریب کھڑے رہ کر ماحول خراب کرتے ہیں لہذا ممکن ہو تو سامعین کے لیے کرسیوں کا انتظام کریں تاکہ وہ بیٹھ کر سکون سے سماعت کر سکیں۔
- عورتوں کے لیے معقول پردے کا انتظام ہو اس طرح کہ نہ مرد عورتوں کو دیکھ سکے اور نہ عورتیں مرد کو اور اگر جگہ کی قلت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ ہو تو ان کا مجمع مردوں کے مجمع سے تھوڑی دوری پر لگائیں اور ان کے لیے الگ سے اسکرین لگا دیں ساتھ ہی عورتوں کو مجمع تک آنے جانے کا راستہ بھی الگ رکھیں اور ان کے بیچ ہرگز ہرگز مرد والنٹیرس کو نہ رکھیں بلکہ عورتوں ہی میں سے عمر دراز تربیت یافتہ ماں بہنوں کو اس کی ذمہ داری سونپ دیں۔ ان کی ضرورت کی چیزیں بھی ان کے مجمع کے قریب ہی رکھیں مثلاً عارضی باتھ روم، پینے کا پانی وغیرہ۔

- پولیس انتظامیہ سے بات کر کے کچھ پولیس والے کو بھی متعیّن کروادیں بلکہ ایک عارضی پولیس چوکی بھی قائم کروادیں۔
- جو بھی سرکاری قوانین ہوں ان پر مکمل عمل کریں مثلاً جلسے کی پرمیشن، مائک پرمیشن، جگہ کی پرمیشن، ریلی یا جلوس کی پرمیشن وغیرہ قبل از وقت لے لیں۔
- اگر بیرون ملک سے خصوصی مہمانان تشریف لا رہے ہیں تو حکومت کو اس کی پہلے اطلاع دیں۔
- کھانے پینے کی سہولت ہو تو جلسہ شروع ہونے سے پہلے اس کام کو کر کے فارغ کر دیں تاکہ مجمع سے اٹھ کر لوگ مجمع کو خراب نہ کریں۔

مدعوئین و مندوبین سے متعلق تدابیر: جلسے کی کامیابی یا ناکامی کا دارو مدار علما، خطبا و شعرا پر ہوتا ہے۔ اس لیے:

- متانت و سنجیدگی سے بیان کرنے والے ذی ہوش قابل علمائے کرام کو تقریر کے لیے دعوت دیں تاکہ لوگوں کے کانوں کے راستے دلوں میں بات اترے اور لوگ اس پر عمل کی کوشش کریں اور اس کے بعد جلسے جلوس کا نتیجہ دیکھنے کو ملے۔
- پیشہ ور خطیب یا شاعر کو تو ہرگز نہ بلائیں؛ کیوں کہ مروجہ جلسوں کی ناکامی کے اسباب یہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے بے جا چیخ و پکار سے سامعین کے ذوق کو خراب کر کے رکھ دیا ہے، کبھی کتابوں کے مطالعے کی توفیق تو ہوتی نہیں اس لیے ایک آدھ ہی تقریر کو ہر جلسے میں کرتے ہیں۔
- شاعروں کی بھی تعداد محدود رکھیں، آج کل عموماً جلسوں میں زیادہ وقت شعرا حضرات ہی لے لیتے ہیں اور تقریر کرنے والوں کو کماحقہ وقت نہیں مل پاتا ہے، اس لیے ایک سے دو یا زیادہ سے زیادہ تین شاعر کافی ہے۔
- بہتر ہے کہ دعوت دو طرح کی دی جائے ایک شرکت کی اور ایک بولنے کی تاکہ شکوہ گلہ کی گنجائش نہ رہے اور بولنے والے حضرات کو بھرپور موقع مل سکے اور وہ اپنے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کر سکے، ایسا ہرگز نہ ہو کہ چند منٹ کا موقع سب کو دیا جائے ایسی صورت میں باتیں مکمل ہو پائے گی نہ کوئی نتیجہ نکل پائے گا اس لیے مقررین کی تعداد وقت کے حساب سے محدود رکھیں۔
- جلسے کی نقابت کے لیے ایسے نقیب کو مدعو کریں جو خود وقت کا پابند ہو اور مہمانوں کا صحیح تعارف پیش کر سکے، بلاوجہ کی مبالغہ آرائی نہ کرے۔ خاص کر مجمع کو بیدار کرنے کے نام پر وقت ضائع نہ کرے۔
- مقررین کو دعوت کے ساتھ ہی تقریر کا عنوان بھی دے دیں تاکہ ان کو مطالعہ کا موقع مل سکے اور وہ مکمل تیاری کے ساتھ آئے۔
- مندوبین و مدعوئین کے رہنے سہنے اور کھانے پینے کا حتی المقدور عمدہ انتظام کریں۔
- اگر کسی بڑی شخصیت کو مدعو کرتے ہیں تو قبل جلسہ یا بعد جلسہ ایک مختصر نصیحت کی مجلس ضرور رکھیں جس میں موصوف مخصوص لوگوں کو الگ سے دین کی نصیحت فرما سکیں؛ کیوں کہ ایسی مجلسوں کی نصیحت اثر انگیز ہوا کرتی ہے۔
- علما طبقہ کے علاوہ علاقے کے مسلم و غیر مسلم ناچی امرا، تجار، سرکاری عہدہ داران و دیگر مشہور و معروف شخصیتوں کو بھی مدعو کریں، اور ان کے لیے الگ سے VIP انتظامات کریں اس سے مسلم سماج خاص کر علما طبقہ کے تئیں اچھا تاثر جائے گا اور اسلام کے امن و شانتی اور بھائی چارگی کا پیغام عام ہوگا۔
- جہاں تک ہو سکے عورتوں کو جلسے جلوس میں شرکت سے منع کریں اور ممکن ہو تو ان کے لیے الگ سے جلسے کروائیں جس میں فقط شاعرات و معلمات مدعو ہوں اور پردے ہی میں ماں بہنوں ہی کی دیکھ بھال میں پورا جلسہ ہو۔

اسٹیج و پنڈال سے متعلق تدابیر: مروجہ جلسوں کا اسٹیج دراصل ایک چھوٹا سا مجمع ہی ہوتا ہے جس پر ہر آں و ایں براجمان رہتے ہیں، اور ان کی ایک الگ ہی میٹنگ چلتی رہتی ہے، جس کا سامعین پر غلط اثر پڑتا رہتا ہے۔ اس لیے:

- ہر کس و ناکس کی نشست اسٹیج پر نہ رکھیں بلکہ جو لوگ پروگرامات پیش کریں گے انھیں لوگوں کو اسٹیج پر بٹھائیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

- اسٹیج پر اسپیشل کرسیاں اور سوفے رکھے جائیں، اور عالموں کو ان کے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے بٹھائیں۔
- اسٹیج کے سامنے کچھ مخصوص کرسیاں لگائی جائیں جس پر دیگر علما کو بٹھائیں، اور ان کے پیچھے VIP لوگوں کی نشست ہو۔
- پروگرامات پیش کرنے کے لیے اسٹیج پر پوڈیم (Podium) ضرور رکھے جائیں۔
- پنڈال میں کرسیاں لگائیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ درمیان سے آنے جانے کا راستہ رہنے دیں۔
- پنڈال میں بھرپور روشنی اور گرمی ہو تو پنکھوں کا انتظام ضرور کریں۔
- اگر مجمع بڑا ہو تو درمیان میں اسکرین بھی لگائیں۔
- پنڈال میں داخل ہونے کے لیے مختلف راستے بنائے جائیں۔
- والنٹیرس کو تاکید کردیں کہ پنڈال کے اردگرد جام نہ لگنے پائے اور جو لوگ کھڑے ہوں ان کو مجمع میں بٹھائیں۔

پروگرام شیڈول سے متعلق تدابیر: وقت کی پابندی ایک بڑی اہم بات ہے اس لیے جلسے جلوس میں اس کا خاص خیال رکھا جائے ورنہ غیر ضروری چیزوں میں وقت ضائع ہو جائے گا اور اصل پروگرام کے لیے وقت کی قلت ہو جائے گی اس کے لیے:

- سب سے پہلے پروگرام کا شیڈول بنالیں کہ کون کون حضرات کیا کیا پروگرام پیش کریں گے۔
- ٹائم ٹو ٹائم پروگرام چیک آؤٹ کرلیں کہ پروگرام کب شروع ہوگا اور کون لوگ کتنی دیر پروگرام پیش کریں گے اور ختم کب کرنا ہے۔
- پروگرام کو سسٹم اور ضابطہ میں چلائیں، پروگرام شیڈول کے ضابطہ کا ایک نمونہ درج ذیل ہے۔
- فاتحہ و دعا
- تلاوت
- استقبالیہ خطاب (Welcome Speech)
- ابتدائیہ خطاب (Inauguration Speech)
- خاص خطاب (Keynote Speech)
- خطبہ صدارت (Presidential Speech)
- تاثرات (Vote of Thanks)
- سلام و قیام
- دعا
- درمیان میں ایک ایک خطاب کے بعد نعت خوانی کرائی جاسکتی ہے۔
- مذکورہ چیزیں شیڈول کے ضابطہ کا ایک نمونہ ہے کہ درج بالا پروگرامات ایک جلسے میں ہونا چاہیے اب اس میں شرکا کی تعداد کے اعتبار سے کمی بیشی کی جاسکتی ہے اسی طرح اگر مقرر خصوصی Chief Orator کئی ہوں تو Keynote Speech کی تعداد بڑھ جائے گی۔
- پروگرام کا شیڈول صدر جلسہ خود بنائے کہ انھیں کا حق ہوتا ہے یا ان کی اجازت اور مشورہ سے بنایا جائے۔
- صدر جلسہ کی اجازت کے بنا شیڈول میں کسی بھی طرح کی تبدیلی ہرگز ہرگز نہ کریں۔
- نقیب جلسہ کو پورا شیڈول اچھی طرح ذہن نشیں کرادیں اور لسٹ ان کے ہاتھ میں تھمادیں اور تاکید کردیں کہ اپنی طرف سے کسی بھی طرح کی کمی یا زیادتی ہرگز نہ کریں۔

موضوع و مواد سے متعلق تدابیر: اثر انگیز اور کامیاب خطابت کے لیے ضروری ہے کہ مقتضائے حال کے مطابق ہو، اور تقریر میں موضوع کی مناسبت سے کافی و شافی مواد ہو۔ اس لیے:

- جلسے کے عناوین پہلے سے متعیّن کیے جائیں۔
- خطبا کو عناوین جلسے کی مناسبت سے دیے جائیں۔
- مقررین کو چاہیے کہ پوری تقریر یا کم از کم اشارات و نکات کو لکھ کر رکھ لیں۔
- ہمارے کچھ خطبا دیے گیے عنوان پر چند جملے بول کر من پسند تقریر شروع کردیتے ہیں اس لیے ان کو پہلے سے تاکید کردیں کہ مکمل گفتگو عنوان ہی پر ہونی چاہیے، کیوں کہ ہم نے شب معراج میں تذکرہ شہدائے کرام بھی سنا ہے۔
- اراکین جلسہ مقررین کو عنوان سے متعلق کچھ ضروری معلومات پہلے سے پہنچادیں۔
- سامعین میں سارے لوگ مدرسہ ہی کے پروردہ نہیں ہوتے اس لیے مقررین سے سہل زبان استعمال کرنے کی گذارش ضرور کردیں۔ اور اگر ممکن ہو تو ایک آدھ تقریر علاقائی زبانوں میں بھی کروائیں۔
- متانت و سنجیدگی سے کی جانے والی پر مغز خطابت کے ذریعہ برق باری و شعلہ بیانی کے دلدادہ سامعین کے ذوق کو بدلنے کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوشش کریں۔

دکانوں سے متعلق تدابیر: آج کل کے اکثر جلسوں میں باضابطہ دکان داروں کو دعوتیں دی جاتی ہیں کہ آپ اپنی اپنی دکان لے کر جلسے میں تشریف لائیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اسی بہانے جلسے میں آئیں گے۔ بھلا ایسے لوگوں کو بلانے سے کیا فائدہ جن کی نیت تقریر و بیانات سننے کی نہ ہو محض سیر و تفریح ہو۔ اس لیے:

- جلسوں کو میلا بننے سے حتی المقدور بچائیں۔
- کھلونا اور زیب و زینت کی دکانوں کو تو قطعی اجازت نہ دیں۔ البتہ چائے پان کی کچھ دکانوں کو رہنے دیں۔
- کتاب و ٹوپی کی دکانیں اگر لگتی ہیں تو لگنے دیں کہ یہ مفید خاص و عام ہیں۔
- دکانوں کو پنڈال اور مجمع سے دور ہی رکھیں۔
- خیال رہے کہ دکانوں کی وجہ سے آنے جانے کا راستہ بند نہ ہو اس لیے راستے چھوڑ کر دکان لگوائیں۔

مذکورہ تدابیر و لائحہ عمل مروجہ جلسوں کو کامیاب اور قابل اہمیت وافادیت بنانے میں بہت حد تک ممد و مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔ اگر جلسوں اور کانفرنسوں سے دین کی دعوت و تبلیغ اور قوم کی اصلاح مقصود ہو تو نام و نمود کے بجائے خلوص وللّٰہیت کے ساتھ قوم و مذہب کا درد دل میں رکھ کر ضابطہ اور سسٹم میں کام کرنا ہوگا، تب جاکر ہم جلسوں اور کانفرنسوں سے مذہب و ملت کا کام کرپائیں گے ورنہ ہم جلسوں کے نام پر ہر سال قوم کا کروڑوں روپیہ برباد کرتے رہیں گے۔ نہ کوئی فائدہ حاصل ہوگا اور نہ ہی کوئی نتیجہ نکلے گا۔

آخری گذارش: آج کل اکثر علاقوں میں ہر سال اتنے جلسے جلوس ہونے لگے ہیں کہ جلسے کی اہمیت دن بہ دن کم ہوگئی ہے۔ اس لیے بقدر ضرورت ہی جلسے کریں اور ان کی جگہ دیگر سماجی و رفاہی کام کریں۔ کیوں کہ ان جلسوں میں قوم کا بے تحاشہ مال خرچ ہوتا ہے۔ ایک عام جلسہ میں تقریباً دس سے بارہ لاکھ روپیے خرچ ہوتے ہیں اگر سال میں ایک علاقہ میں دس جلسے ہوں تو یوں ہی دس شب میں قوم کا ایک کروڑ چلا گیا جن سے بڑے سے بڑا کام انجام دیا جاسکتا تھا۔ اس لیے آئندہ مذہب و ملت اور قوم کی دیگر ضرورتوں کو بھی مد نظر رکھتے ہوئے جلسے کی پلاننگ کریں۔ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العلمین!

(ص: ۲۱ کا بقیہ)

حضرت جبریل علیہ السلام قرآن کا دور فرمایا کرتے۔ مسلمانوں کو بھی اس ماہ میں بکثرت تلاوت کی ترغیب دی گئی۔ الحمدللہ مسلمان اپنی استطاعت اور فرصت کے مطابق اس ماہ میں تلاوت قرآن کا اہتمام فرماتے اور اس کی برکتوں سے مالامال ہوتے ہیں اور جنھیں قرآن پڑھنا نہیں آتا یا آتا تو ہے لیکن صحیح طور پر وقت نہ ملنے کے سبب تلاوت نہیں کرپاتے ان کے لیے تراویح میں کلام ربانی کے فیضان سے مالامال ہونے کا سنہری موقع ہوتا ہے اور اس طرح مسلمان تلاوت کلام یا سماعت کلام پاک کی سعادت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔

(۶) اعتکاف: ہم جب رمضان کی رحمتوں اور بخششوں بھری راتوں سے گزر کر اس کے عشرۂ اخیر یعنی باب عتق من النیران میں داخل ہوتے ہیں تو اور بھی زیادہ عبادت و ریاضت کرنے اور گناہوں سے بچنے کے مواقع ہاتھ آتے ہیں۔ رمضان کی آخری دس تاریخوں میں اعتکاف سنت ہے لہذا اعتکاف میں بیٹھنے والے خوش نصیب جہاں خوب خوب عبادت کرکے نیکیاں کمانے میں مصروف ہوجاتے ہیں وہیں گناہوں سے بھی بچنے کا بہترین ذریعہ ہاتھ آتا ہے اس لیے کہ معتکف کو صرف حاجت طبعی اور حاجت شرعی کے لیے ہی مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہوتی ہے اور جب باہر نہیں نکلتا تو اس کے گناہوں میں ملوث ہونے کا خطرہ بہت حد تک ختم ہوجاتا ہے۔

(۶) شب قدر: قربان جائیے اپنے رب کی رحمتوں پر! کس طرح اپنے بندوں کو اس ماہ میں لمحہ بہ لمحہ اپنی رحمت و مغفرت کے سایے میں آنے کا موقع فراہم کررہا ہے۔ اسی آخری عشرہ میں ایک رات شب قدر ہے جس کی فضیلت کا کیا شمار۔ وہ رات ہزار مہینوں سے افضل اور بہتر ہے چناں چہ ارشاد ربانی ہے: لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ پھر رب کی رحمت تو دیکھیے کہ اپنے بندوں کے وقت کو زیادہ سے زیادہ عبادت میں لگانے کا کیسا اہتمام فرمایا کہ اس کی کوئی متعیّن تاریخ نہ بیان فرمائی گئی بلکہ اس کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہوا تاکہ خوب خوب عبادت کی جائے، حدیث پاک میں ہے: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے اور ارشاد فرماتے تھے: تم شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغام اصلاح

بڑا ہی بابرکت نکاح ہے وہ جس میں بوجھ کم ہو

کنیز عائشہ مالکی امجدی

بے شک اللہ رب العزت نے اسلام کے ماننے والوں کے حق میں ارشاد فرمایا ہے: " یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ " یعنی اللہ تمھارے لیے آسانی چاہتا اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔(سورہ بقرہ ،آیت ۱۸۵)

اسی قانون الہیہ کے تحت اللہ جل شانہ نے تمام عبادات کو ہمارے اوپر نافذ فرمایا ہے، ہر عبادت میں ہماری استطاعت و قوت کو ملحوظ رکھتے ہوئے حکم صادر فرمایا ہے جس کی بین دلیل اللہ رب العزت کا یہ فرمان ہے " لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا " (سورہ بقرہ ،آیت نمبر ۲۸۵) انہیں عبادات میں سے ایک اہم عبادت، انسانی زندگی بحسن و خوبی گزارنے اور نسل انسانی کے بقا اور تحفظ کے لیے، حکم الٰہی، سنت رسُل پر عمل کرنے اور تکمیل نصف ایمان کے لیے نکاح کرنا بھی ہے چوں کہ اسلام فطری مذہب ہے، ہمارا اسلام لوگوں کے احساسات و جذبات کو مجروح نہیں کرتا بلکہ اگر اسلام کے ماننے والے اپنے احساسات و جذبات کا جائز طریقے سے احکام الہیہ کی روشنی میں اظہار کرے تو اللہ رحمن و رحیم اپنے بندوں کے لیے اس عمل پر جزا و ثواب بھی عطا فرماتا اور اسے عبادات میں شمار فرماتا ہے لہٰذا ثابت ہو گیا کہ نکاح بھی ایک عبادت ہے، لیکن افسوس صد افسوس کہ دور حاضر میں نکاح اور شادی کی تقریب ایک بہت بڑا بوجھ بن گئی ہے، آخر ایسا کیوں؟ نکاح کو لوگ اتنا بڑا بوجھ کیسے تصور کرنے لگے؟ حالاں کہ اللہ رب العزت تو فرماتا ہے: " یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ " جب ہم اس پہلو پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ واقعی اللہ رب العزت نے تو ہمارے لیے نکاح میں آسانی ہی آسانی رکھی ہے، اسلامی نقطہ نظر سے نکاح صرف دو گواہ اور دو بول (ایجاب و قبول) کا نام ہے۔ اور اللہ کے رسول ﷺ نے نکاح کو آسان اور اس کے بوجھ کو کم کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: " أعظم النكاح بركة أيسره مؤنة "

ترجمہ : بڑا ہی بابرکت نکاح وہ ہے جس میں بوجھ کم ہو۔(مشکوۃ المصابیح ، الحدیث : ۲۹۶۳)

یعنی اس کے اسباب مہیا کرنے میں زیادہ دقت اور پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے مگر اسلامی تعلیمات سے بے خبری اور غیروں کی نقالی کی ہوڑ نے امت مسلمہ کو اپنی شناخت سے کوسوں دور کر دیا ہے۔ جس دور میں ہم اور آپ اپنی زندگی گزار رہے ہیں نکاح کا معاملہ عام طور سے بالکل غیر شرعی رنگ و روپ اختیار کر چکا ہے جس کی وجہ سے نکاح جیسی پیاری سنت اور آسان امر دن بدن مشکل سے مشکل تر بنتا جا رہا ہے، اس کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے اہم وجہ یہ ہے کہ ہم نے رسم و رواج کے نام پر " جہیز " جیسی لعنت کو اپنے لیے لازم و ضروری سمجھ لیا۔ چاہے اس رسم کو ادا کرنے کے لیے اپنی جانوں کو داؤ پر لگانا پڑے، گھروں کو سودی میں دینا پڑے، چاہے روٹی کے ایک ایک نوالہ کے لیے تڑپنا پڑے لیکن جہیز ہر حال میں بیٹی کو دینا ہی پڑے گا۔ (العیاذ باللہ) وہ مال جو خون کو پسینہ بنا کر جمع کیے تھے اس کو فضول خرچ کر کے برباد کر دیتے ہیں حالاں کہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

ترجمہ: اور فضول نہ اڑا، بے شک اڑانے والے شیطان کے بھائی اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔(بنی اسرائیل،آیت: ۲۶،۲۷)

نیز اللہ کے رسول حضور نبی رحمت ﷺ نے ارشاد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا: جس نے میانہ روی اختیار کی اللہ نے اسے بے نیاز کر دیا اور جس نے فضول خرچی کی اللہ نے اس کو محتاج بنا دیا اور جس نے اللہ کی خاطر خاکساری اختیار کی اللہ نے اسے سر بلندی عطا کی۔(کنز العمال)

مذکورہ بالا آیت و حدیث میں امت مسلمہ کو تمام کاموں میں اعتدال کی راہ اپنانے، فضول خرچی سے اجتناب کی نصیحت اور اس کے فوائد ارشاد فرمائے گئے ہیں اور اس نکاح کو سب سے اچھا اور بابرکت قرار دیا گیا ہے جس میں اخراجات کم سے کم تر ہوں۔

لیکن افسوس کہ آج جب ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات بالکل واضح طور پر نظر آتی ہے کہ ہم بیشتر کاموں میں بے اعتدالی کے شکار ہو چکے ہیں، بالخصوص نکاح جیسی سنت کی ادائیگی میں جن بے اعتدالیوں کے ہم شکار ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں اور اس کے جو نقصانات ہو رہے ہیں وہ کسی باشعور سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ مروجہ جہیز بھی دور حاضر میں ملت اسلامیہ کے لیے ناسور بن چکا ہے جس کی زد میں اب تک لاکھوں افراد و خاندان تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔

یوں تو جہیز کی تباہیوں اور مفسدات کو چند سطور میں شمار نہیں کیا جا سکتا لیکن ان میں سے چند یہ ہیں :

۱ - چوری، ۲ - کثرت طلاق، ۳ - غیر طبعی اور پر تشدد اموات، ۴ - دھوکہ دہی اور بے اعتمادی، ۵ - جہیز کی مانگ پوری کرنے کی خاطر قرض نہ ملنے پر سود (حرام) لینا -

مذکورہ بالا تفصیلات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ مروجہ جہیز کا اسلامی نظام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ محض ہندوانہ رسم ہے جسے مسلمانوں نے بھی اپنا لیا ہے اور اس کی روز بروز بڑھتی ہوئی تباہیوں سے دوچار ہو رہے ہیں۔ اس رسم کی تکمیل کرتے ہوئے مال دار طبقہ تو اپنے نام و نمود، اور محض ریا و سمعہ کی خاطر اپنی بیٹیوں کو اپنی رضا سے بے شمار اشیا دیتے ہیں لیکن اس رسم بد نے اس طبقہ پر ظلم کا پہاڑ توڑ دیا جن کے اندر اتنی استطاعت نہیں ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو وسعت و فراخی کے ساتھ کثیر جہیز دے کر اپنے گھر سے رخصت کریں ان کی غریب نے بچیوں کی تمناؤں کا گلا دبوچ دیا، ارمانوں کا جنازہ نکالا اور عصمت و عفت کی باوقار کشتیوں کو ہوس ناکیوں کے سمندر میں غرق کر دیا۔ ہاتھ پیلے ہونے کے ارمان نے نہ جانے کتنے والدین اور نامعلوم کتنی گل نا شگفتہ کو سرخ جوڑوں کی بجائے سفید چادروں میں لپیٹ دیا، ان غریبوں، یتیموں اور بے کسوں کی چیخ و پکار اور نالہ و فریاد سے معاشرہ سسک رہا ہے، حساس دل گھٹن محسوس کر رہا مگر ارباب دولت،دولت کے نشے میں مست اور اپنی فلک بوس عمارت میں عیش و عشرت کے ساتھ آرام کررہے ہیں۔

المختصر ابھی تک جو کچھ بھی تحریر ہوا یہ تھا کہ لڑکی کے والدین اپنی رضا سے محض ریا و نمائش کے لیے جو جہیز کے نام پر فضول خرچی کرتے ہیں اس کی مذمت و نقصانات کیا ہیں؟ اب یہ بھی واضح ہو جائے کہ لڑکی یا اس کے اولیا سے جہیز کا مطالبہ کرنا کیسا ہے؟؟

لڑکی یا اس کے اولیا سے جہیز کا مطالبہ کرنا کیسا ہے؟ لڑکا یا اس کے والدین کی جانب سے لڑکی یا اس کے اولیا سے سامان جہیز کا مطالبہ کرنا ناجائز ہے اور اس طلب پر لڑکی یا اس کے اولیا کی جانب سے دینا، رشوت ہوگا جس کی واپسی ضروری ہوگی۔ اسی طرح لڑکی والوں کا لڑکے یا اس کے والدین سے کچھ طلب کرنا اور اس کے عوض نکاح کرنا ناجائز و حرام مانند رشوت ہے جس کا واپس کرنا لازم و ضروری ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے : **خطب إمراة فی بیت أخیها فأبی أن یدفعها حتی یدفع دراهم فدفع وتزوجها یرجع بما دفع لأنها رشوة.**

ترجمہ : عورت کہ جو اپنے بھائی کے گھر میں تھی اسے کسی شخص نے نکاح کا پیغام بھیجا تو اس کے بھائی نے نکاح سے انکار کیا یہاں تک کہ اس کو کچھ دراہم دیے جائیں تو اس شخص نے دراہم دیے اور نکاح کرلیا تو جو دراہم اس نے دیے وہ واپس لے کیوں کہ وہ رشوت ہیں۔(فتاویٰ عالمگیری،ج۴، ص: ۴۰۳)

اسی مسئلے کو امام اہل سنت مجدد دین و ملت، سیدنا امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ لڑکے یا اس کے والدین کا لڑکی یا اس کے والدین سے جہیز کے نام پر کچھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طلب ناجائز و حرام مانند رشوت ہے۔اگر وہ روپیہ دینے والا اس لیے دیتا ہے کہ اس کے لالچ سے میرے ساتھ نکاح کردیں جب تو وہ رشوت ہے، اس کا دینا لینا سب ناجائز وحرام۔ یُوں ہی اگر اولیاے عورت نے کہا کہ اتنا روپیہ ہمیں دے تو تجھ سے نکاح کردیں گے ورنہ نہیں جیسا کہ بعض دہقانی جاہلوں میں کفار ہنود سے سیکھ کر رائج ہے تو یہ بھی رشوت و حرام ہے۔(فتاویٰ رضویہ،ج۱۲، ص۲۴۸، ملخصًا)

نیز سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی طرح کے ایک اور سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں :" رشوت وُہ ہے جو بعض قوموں میں رائج ہے کہ اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ کسی سے اس وقت تک نہیں کرتے جب تک خاطب سے اپنے لیے کوئی چیز حاصل نہ کرلیں، نیز رشوت وُہ ہے کہ کوئی شخص اپنے زیر ولایت لڑکی کا رشتہ تو کردے مگر اپنے لیے کچھ لیے بغیر وہ لڑکی شوہر کے حوالے نہ کرے۔ بزازیہ میں ہے:الاخ ابی ان یزوج الاخت الا ان یدفع الیه کذا فدفع له ان یاخذه قائما او ها لکا لانه رشوة (ترجمہ) بھائی نے اپنی بہن کی شادی کرنے سے اس وقت تک انکار کیا جب تک کہ اس کو کُچھ دیا نہ جائے چناں چہ اس کو کُچھ دے دیا گیا تو دینے والے کو یہ حق حاصل ہے کہ وُہ اس بھائی سے واپس لے چاہے وُہ دی گئی شئ اُس کے پاس موجود ہو یا ہلاک ہوچکی ہو کیوں کہ وُہ رشوت ہے الخ" (فتاویٰ رضویہ،ج: ۱۲،کتاب النکاح، ۲۵۶)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس تحریر کی وضاحت علماے اہل سنت نے یوں فرمائی ہے :

لہٰذا ثابت ہو گیا کہ جب نکاح کے عوض عورت کے اولیا کا کچھ لینا رشوت و حرام ہے۔دینے والے کو اسے واپس لینے کا حق حاصل ہے خواہ وہ دی ہوئی چیز موجود ہو یا ہلاک ہو گئی ہو جب کہ اسلامی شریعت نے عورت کو نکاح کے عوض مالی معاوضہ یعنی مہر لینے کا حق بخشا ہے کہ مہر کے بجز نکاح درست نہیں قرآن مجید کا ارشاد ہے : اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ تو شوہر یا اس کے متعلقین کو کچھ لینا بدرجہ اولی حرام اور رشوت ہوگا۔

مذکورہ بالا دلائل سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی کہ لڑکی یا اس کے والدین سے جہیز کا مطالبہ کرنا ناجائز ہے اور علماے کرام نے جہیز کے مال کو (جو لڑکی یا اس کے والدین سے مانگ کر جبرا لیا گیا ہو) رشوت کے مانند حرام قرار دیا ہے اور اس کے واپسی کا حکم دیا ہے۔

جب یہ واضح ہو گیا کہ جہیز مانگ کر لینا حرام ہے اس کا واپس کرنا ضروری ہے ورنہ دونوں جہاں کی ناکامی و پشیمانی کے لیے تیار رہیں، کیا دنیوی شرمندگی یہی کم ہے کہ مالدار، صاحب ثروت ہونے کے باوجود لڑکی والوں کے آگے دست طلب دراز کرے اور اپنی عزت و وقار کو مٹی میں ملائے کیوں کہ ایک صاحب غیرت اور خود دار انسان کبھی یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ کسی کے سامنے بلا وجہ دست سوال پھیلائے۔

شمسی نہ کر دراز کبھی دست التجا
دو چار دن ہی جی مگر خوددار کی طرح

اخروی پشیمانی کا تو اندازہ لگانا بھی مشکل ہے کہ حرام اشیا کو استعمال کرنا، اسے کھانا، پینا سب حرام باعث عذاب نار و باعث غضب قہار ہے۔

مسلمانو! خدارا تعلیمات اسلام کو فراموش نہ کرو ورنہ دنیا و آخرت دونوں میں خسارے اور نقصان میں رہوگے، اس جہیز کی وجہ سے ہی آج ہمارا معاشرہ مصائب و آلام، اخلاقی بے راہ روی، طلاق بازی حتی کہ خودکشی، قتل و خون ریزی جیسی بلاؤں سے دوچار ہے، للہ اب بھی ہوش کے ناخن لیجیے اوراپنے حالات بدلنے کی کوشش کیجیے؛کیوں کہ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت بدلنے کی

لہٰذا ہم امت مسلمہ پر لازم و ضروری ہے کہ اس رسم خبیث کی جڑ اپنے درمیان سے اکھاڑ پھینکے کیوں جہیز کی وجہ سے خواتین اسلام پر ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں، جہیز مانگ کر عورتوں کا استحصال کیا جارہا ہے اور جہیز غیر شرعی سے قسم قسم کی برائیاں اور تباہیاں جنم لے رہیں۔

جہیز کا مالک کون: دلہن کو شادی کے موقعہ پر جو مال جہیز کے نام پر دیا جاتا ہے اس کا مالک کون؟؟ کیا اس مالِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جہیز پر شوہر یا سسرال والوں کا حق ہوتا یا دلہن کا؟؟

اس سلسلے میں اسلام نے خواتین کو یہ حق دیا ہے کہ جو مال بھی عورت کو بطور ہبہ یا بطور تملیک حاصل ہو چاہے والدین اپنی بیٹی کو جہیز کے نام پر دے یا سسرال والے اپنی بہو کو زیور وغیرہ نکاح کے وقت ہبہ کے طور پر دے یا شوہر اپنی بیوی کو تملیکا زیور دے ان تمام صورتوں میں عورت خود اس مال کی مالک ہے اس کے شوہر یا اس کے گھر والوں کا کوئی حق نہیں، ان اشیا پر حق ملکیت محض عورت ہی کو حاصل ہے۔

جہیز کے متعلق کتب فقہ حنفی کی مستند کتاب در مختار میں مرقوم ہے:کُل احد یعلم ان الجهاز ملک المرأة لاحق لاحدٍ فیه.

ترجمہ : ہر شخص جانتا ہے کہ جہیز عورت کی ملکیت ہوتا ہے اس میں کسی کا کوئی حق نہیں ہوتا۔(ردالمحتار،باب المہر، ج: ۲ ص :۳۶۸ و ۶۵۳)

اسی مسئلہ کے تحت علماے کرام فرماتے ہیں کہ عورت کی اجازت کے بغیر اس کا شوہر بھی اشیاے جہیز کے استعمال کا مستحق نہیں کیوں غیر کی ملکیت میں حق تصرف بلا اجازت قطعی جائز نہیں ہے۔اسی مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے فقیہ اعظم مجدد دین ملت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں : زیور وغیرہ جہیز کہ زید نے اپنی بیٹی کو دیا خاص مِلک دختر ہے شوہر کو کسی طرح کا استحقاق مالکانہ اُس میں نہیں، نہ اس کا تصرف بے رضا واذنِ زوجہ نافذ ہوسکے۔

في الدر المختار جهز ابنته بجهاز و سلمها ذلك ليس له الإسترداد منها، و لا لورثته بعده ان سلمها ذلك في صحته بل تختص به و به يفتى.

ترجمہ : درمختار میں ہے کہ کسی شخص نے اپنی بیٹی کو کچھ جہیز دیااور وُہ اس کے سپرد بھی کردیا تو اب وہ اس سے واپس نہیں لے سکتا، اور نہ ہی اس کے مرنے کے بعد اُس کے وارث واپس لے سکتے ہیں بلکہ وہ خاص عورت کی ملکیت ہے، اور اسی پر ہے بشرطیکہ اس نے یہ جہیز حالتِ صحت میں بیٹی کے سپرد کیا ہو (یعنی مرض الموت میں نہ دیا ہو۔(فتاویٰ رضویہ ،کتاب النکاح ،ج :۱۲،ص : ۲۰۱)

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ جہیز خاص ملک عورت ہے اس میں غیر کو کسی قسم کا حق تصرف حاصل نہیں ہے۔ ان تمام تفصیلات کو مختصراً نہایت ہی سلیس انداز میں میرے والد گرامی حضرت علامہ مولانا مفتی عبد المالک مصباحی قبلہ اپنی مایہ ناز، شہرہ آفاق تصنیف ”معاشرہ کی خرابیاں اسباب و علاج“ میں یوں تحریر فرماتے ہیں :

آج کا مروجہ جہیز جس میں ضرورت مفقود اور ریا و نمائش کا مکمل عمل دخل ہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے اس مال کو لینے کی اجازت نہیں دی جو بلا وجہ دست طلب دراز کر کے حاصل کیا جائے اور جہیز میں یہی ہوتا ہے۔ ہاں اگر لڑکی والے اپنی خوشی سے اپنی حیثیت کے مطابق اپنی لڑکی کی رخصتی کے وقت کچھ دے دیں تو اسے لینے میں حرج نہیں مگر اس کے باوجود بھی اس کے استعمال کا حق صرف لڑکی ہی کو ہے۔ بغیر اجازت شوہر بھی ان سامانوں کے استعمال کا مستحق نہیں چہ جائے کہ گھر کے دیگر افراد جہیز کے سامان پر اپنا حق ملکیت ثابت کریں۔ در مختار میں ہے:کل أحد يعلم أن الجهاز ملک المرأة.(ہر کوئی یہ جانتا ہے کہ جہیز عورت کی ملکیت ہے)

مگر آج کل ہر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ جہیز کا مالک لڑکا ہے جسے وہ خوب بے دردی سے اڑاتا اور استعمال کرتا ہے حالاں کہ یہ سراسر حرام ہے۔ (معاشرہ کی خرابیاں اسباب و علاج، ص:۶۹)

مسلمانوں!! تعلیمات اسلام کو فراموش نہ کرو اسے حاصل کرو اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زندگی گزارو تاکہ دشمنانِ اسلام کو مذہب اسلام کے خلاف فتنہ انگریزی، زہر افشانی کی ناپاک جرأت و جسارت نہ ہو اللہ ہمیں عمل کی نیک توفیق عطا فرمائے۔آمین یا رب العالمین و ثم آمین بجاہ طہ و یٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغام اصلاح

کھانے پینے کا انمول تحفہ

مولانا محمد صفی اللہ قادری

آج کل کھانے پینے کے تعلق سے ایک وبا بنام "بفر سسٹم" عام ہے، یعنی کھڑے کھڑے کھانا اور پینا جو سراسر سنت کے خلاف ہے۔ جو لوگ اس طرح کے پروگرام میں شرکت کرتے ہیں انہیں ایسے کھانے اور پینے سے گریز کرنا چاہیے کیوں کہ یہ طریقہ یہود و نصاری کا ہے، ہمیں سنت رسول پر عمل کرکے اپنے رسول ﷺ کو خوش کرنا ہے، یہود و نصاری کو نہیں۔

الغرض کھانا تناول کرنے اور پانی پینے کا سنت طریقہ کیا ہے اس کو حسب ذیل حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

کھانا کھانے سے قبل ہاتھ دھونا:۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا سنت ہے، نبی کونین ﷺ کھانے سے پہلے بیشتر ہاتھ دھوتے مگر کپڑے کے ساتھ خشک نہیں کرتے اس لیے کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھوکر تولیے سے پوچھنا نہیں چاہیے البتہ کھانا ختم کرکے ہاتھ دھوکر تولیے سے خشک کرنا سنت ہے۔

اگر کوئی شخص وضو کرکے آیا ہو تو اسے ہاتھ دھونے کی ضرورت نہیں سنن ابن ماجہ شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو کوئی یہ پسند کرے کہ اللہ تبارک وتعالی اس کے گھر میں خیر و برکت زیادہ کرے اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تب بھی اور جب کھانا اٹھایا جائے تب بھی وضو کرلے (یعنی ہاتھ دھوئے اور کلی کرے)

کھانا کھانے کے لیے بیٹھنے کا سنت طریقہ:۔ کھانا کھانے کے لیے جب بیٹھا جائے تو بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دایاں گھٹنا کھڑا کرے اور بائیں پاؤں بچھا کر اسی کے اوپر جسم کا وزن ڈالیں، کسی چیز سے ٹیک لگانا درست نہیں، کھانا بیٹھ کر کھانا چاہیے کھڑے ہوکر کھانا خلاف سنت ہے اور طریقہ یہود و نصاری ہے۔

دائیں ہاتھ سے کھانا سنت ہے: سنن ابن ماجہ شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مسلمان پر لازم ہے) دائیں ہاتھ سے کھائے، دائیں ہاتھ سے پیئے، دائیں ہاتھ سے دے اور دائیں ہاتھ سے ہی لے کیوں کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا، بائیں ہاتھ سے پیتا، بائیں سے لیتا اور بائیں سے ہی دیتا ہے۔

کھانے کا سنت طریقہ: کھانے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوکر کلی کریں اور نہایت عاجزی کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھ جائیں، بسم اللہ پڑھ کر سالن ڈالیں، پھر دائیں ہاتھ سے روٹی کا لقمہ سالن لگا کر بسم اللہ پڑھ کر منہ میں ڈالیں، لقمہ خوب چبا کر کھائیں، لقمہ درمیان میں نہ لینا چاہیے تاکہ چبانے میں دقت نہ ہو۔ اگر ایک برتن میں دو تین آدمی مل کر کھا رہے ہوں تو اپنے سامنے سے کھانا چاہیے دوسرے کے سامنے سے لقمہ نہیں اٹھانا چاہیے۔ اگر کھانے کے دوران چھینک آجائے تو دوسری طرف چھینکو۔ کھانا مناسب مقدار میں کھانا چاہیے یعنی ضرورت سے تھوڑا سا کم ہی کھالینا چاہیے۔ کھانا ختم کرتے ہوئے برتن کو صاف کرنا چاہیے۔ اگر انگلیوں کے ساتھ سالن وغیرہ لگا ہو تو اسے چاٹ لینا چاہیے۔ کھانا کھا کر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے اور مسنون دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا پڑھنی چاہیے۔ کھانا کھا کر ہاتھوں کو دھونا چاہیے اور تولیے سے صاف کرنا چاہیے۔ پانی کھانا شروع کرتے وقت پہلے پی لیں یا کھانے کے دوران پئیں، آخر میں پانی نہ پئیں۔ کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

الحمدللہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ثابت ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمانوں میں بنایا۔

پانی پینے کا سنت طریقہ: پانی یا کوئی اور مشروب پینے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کا نام لے کر پینا شروع کیا جائے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر پانی پیے، پانی بیٹھ کر پیا جائے، پانی تھوڑا تھوڑا

(باقی ص: ۳۷ پر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغام اصلاح

نعت خوانوں کی بے اعتدالی

مولانا محمد اختر رضا قادری مصباحی

نعت عربی زبان کا لفظ ہے، عموماً یہ لفظ وصف و بیان کے معنیٰ میں مستعمل ہے۔ لیکن اردو زبان میں اب یہ لفظ سرور کائنات ﷺ کے حسن و جمال، محاسن و محامد اور فضائل و کمالات کے بیان کے ساتھ خاص ہو چکا ہے۔ رسول ذیشان ﷺ کا اولین مداح خود رب کائنات ہے۔ کیوں کہ آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ اور علو شان کو آپ کے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ نعت کا اولین مجموعہ کلامِ حکیم ہے، جس کی ہر ہر سطر سے محبت رسول کی خوشبو پھوٹتی ہے۔ رخ مصطفیٰ کا حسن، گیسوے یار کا ذکر، نگاہ محبوب کا ذکر، ان کا کنکری پھینکنا، ان پر اللہ کی عطا، آپ کے اخلاق عالیہ یہ کلام خدا ہے اور مصطفیٰ ﷺ کی نعت ہے۔

بلا شبہ نعت گوئی سنت الہیہ، سنت صحابہ اور طریقۂ اسلاف و اخلاف رہا ہے۔ صحابہ و تابعین اور اولیاے کاملین کے ساتھ ساتھ ہمیں اس صف میں عطار، رومی، نظامی، جامی، خسرو، سعدی، عرفی، قدسی، احمد رضا جیسی بلند قامت شخصیات بھی نظر آتی ہے۔ نعت گوئی جملہ اصناف سخن میں مشکل ترین صنف ہے۔ امام اہل سنت محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

حقیقتاً نعت شریف لکھنا بہت مشکل کام ہے جس کو لوگوں نے آسان سمجھ لیا ہے اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ اگر شاعر حد سے بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔ البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے، جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض حمد میں اصلاً حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب حد بندی ہے۔ (الملفوظ دوم، ص:۴۱، رضا اکیڈمی ممبئی)

نعت کہنے کی سعادت حضور ﷺ سے قلبی لگاؤ اور سچی محبت کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں نعت گوئی عظمت مصطفی، جزبہ عشق رسول، احترام مصطفی اور محبت رسول ہی سے عبارت ہے، متقدمین اور متاخرین اسلامی شعرا کے کلام کے مطالعے سے یہ حقیقت بخوبی آشکارا ہو جاتی ہے۔

نعت گوئی اور نعت خوانی ایک مبارک و مسعود عمل ہے، لیکن آج اس کے تقدس کو پامال کیا جا رہا ہے، ایک زمانہ تھا کہ نعت خواں نعت پڑھتا اور سامعین کی جبین نیاز عقیدت سے جھک جایا کرتی تھی، زبان پر درود پاک کا ورد ہوتا اور ایسی کیفیت طاری ہوتی کہ خود کو شاہ مدینہ ﷺ کے حضور محسوس کرتے، لیکن آج صورت حال بالکل مختلف ہے، نعت خواں خود کو اسٹار تصور کرتا ہے اور نعت خوانی سے زیادہ ایکٹنگ پر زور دیتا ہے، اگو کوئی سر جھکا کر بار گاہ رسالت کا تصور بھی کرنا چاہے تو یہ ایکٹر نما نعت خواں ایسے جملوں سے نوازتے ہیں کہ بے چارہ شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہے۔

بلا شبہہ نعت خواں حضرات ایک پیشہ ور تاجر بن چکے ہیں اور مجلسیں تفریح طبع کا سامان بن چکی ہیں، عشق و محبت، متانت و سنجیدگی اور تہذیب و شائستگی نعت خوانی کے لیے لازمی جز ہیں لیکن اسے پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ "تکبیر و رسالت اور سبحان اللہ، الحمد للہ کے نعرے" اللہ کی حمد و ثنا کے لیے نہیں بلکہ نعت خوانوں کی واہ واہی، ان کی تعریف اور جلسے کو کامیاب کرنے کے لیے لگائے جاتے ہیں یہ حمد و ثنا کے ان مقدس کلمات کا غلط استعمال اور دور حاضر کا ایک فتنہ ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا:

ناحق کے لیے اٹھے تو شمشیر بھی فتنہ
شمشیر ہی کیا نعرۂ تکبیر بھی فتنہ

مشہور و معروف نعت خواں حضرات فلمی گانوں کے دھن اور طرز پر دھڑلے سے نعتیں لکھ رہے ہیں اور پڑھ رہے ہیں، مجمع عام میں نجس گانوں کے دھن پر نبی کی نعت سننا ہم کیسے گوارہ کر لیتے ہیں اور پھر اسی کام کے لیے ان کی آمد سے قبل ہی اکاؤنٹ میں نذرانے ٹرانسفر کرنا، آگے سے ان کے ناز نخرے اٹھانا یہ سب علما و مشائخ کے موجودگی میں ہوتا ہے جن کی صدارت و سرپرستی میں جلسے اور محافل منعقد ہوتی ہیں، آخر شعرا کی ان خرافات اور بے اعتدالیوں پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کب قدغن لگائیں گے۔

شعراونعت خواں حضرات جو عمومی طور پر بے نمازی، بے عمل، فاسق،اور بعض حالتوں میں فاجر بھی ہوتے ہیں، جن کا دل جزبہ عشق رسول سے خالی اور پیسوں کا پجاری ہوتا ہے۔

آخر علما ایسے نام نہاد نعت خوانوں اور شعرا کے خلاف کب تحریک شروع کریں گے ؟کب انہیں منطقی انجام تک پہنچائیں گے ؟اپنی محافل و مجالس سے کب ان کا بائیکاٹ کریں گے ؟یہ ایک پیچیدہ سوال ہے جو ہر باشعور اور سنجیدہ طبقے کو بے چین کر رہا ہے۔حالات اتنے بگڑ چکے ہیں کہ جلسوں اور محفلوں میں جو علما اور خطبا مدعو کیے جاتے ہیں، ان کی تقریر ایسے وقت میں کرائی جاتی ہے جب دو تہائی رات گزر چکی ہوتی ہے، آدھے سے زیادہ لوگ جا چکے ہوتے ہیں، بلکہ ہمارے علاقے سیتامڑھی اور اسکے گرد ونواح نیپال کے علاقوں میں تقریریں اور خطابات برائے نام ہی ہوتی ہے، بڑی سے بڑی کانفرنس اور چھوٹی سے چھوٹی محفل محض نعت خوانی کی نذر ہوجاتی ہے، جب کہ خطابات وبیانات کی اہمیت ہر دور میں مسلم رہی ہے۔شریعت اسلامیہ کے احکامات، لوگوں کے عقائد و اعمال کی پختگی، صحابہ کرام و اہل بیت اطہار و اساطین امت کے احوال، اثبات حق اور ردبد مذہباں کے حوالے سے خطابات بہترین کردار ادا کرتے رہے ہیں۔

لہذا علمائے کرام و مشائخ عظام اور ائمہ مساجد کی بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنی سرپرستی اور صدارت میں ہونے والے جلسوں اور محفلوں کا جائزہ لیں اور مروجہ خرافات کا سدباب کریں،اس کے مقاصد کو واضح کریں، جلسوں اور محافل کو کارآمد بنانے کے لیے ہر ممکن تدبیر کریں۔

(ص: ۳۵ کا بقیہ)

چسکی لے کر پینا چاہیے، پانی ایک سانس سے نہیں پینا چاہیے بلکہ برتن ہٹا کر سانس لینا چاہیے ،پانی ختم ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:ایک ہی سانس میں پانی نہ پیو جیساکہ اونٹ پیتا ہے ،بلکہ دو تین سانس لے کر پیو تو بسم اللہ شریف پڑھو اور جب برتن سے منہ جدا کرو تو الحمدللہ کہو۔

(ص: ۱۱ کا بقیہ)

چمگادر کو دن کے اجالے میں سوجھائی نہ دے تو آفتاب کی روشنی کا کیا قصور ،قصور تو چمگادر کی آنکھ کا ہے کہ روشن دن میں بھی اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے۔نادان فائدہ اس کو سمجھتا ہے جو اسے نظر آئے ،جو نظر نہ آئے وہ اس کے نزدیک فائدہ ہی نہیں۔اندھے کو یہ نہیں معلوم کہ فائدہ اور برکت کوئی ایسی چیز نہیں جسے آنکھوں سے دیکھا جاسکے۔ہاں!

آنکھ والے تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

یہ وسوسہ شیطانی ہے ۔اس کے لیے قلب رحمانی چاہیے۔بکر اور عمر کو چاہیے کہ جلد از جلد ان خیالات باطلہ اور افکار فاسدہ سے توبہ واستغفار کریں اور اپنی اس بکواس کو بند کریں۔نماز پڑھنا شروع کردیں۔بے شک نماز میں دین ودنیا کی بھلائیاں موجود ہیں ۔مولی تعالی ہدایت عطا فرمائے اور شیطانی وسوسہ سے بچائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلوات اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ۔اور اگر توبہ واستغفار نہ کریں تو بالکلیہ ان کا مقاطعہ لازم وضروری ہے ۔قال اللہ تعالی: وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾ (الانعام،آیت:۶۸)

ترجمہ:جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آوے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔(کنزالایمان)

واللہ تعالی اعلم بالصواب۔☆☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاثرات

سہ ماہی سنی پیغام، نیپال کے گزشتہ شماروں پر علما و دانشوران کے گراں قدر تاثرات

خصوصی نمبر پر ایک طائرانہ نظر

سہ ماہی سنی پیغام، نیپال کا پانچواں شمارہ "فروغ رضویات اور علماے نیپال نمبر" رواں برس [۱۴۴۰ھ] صد سالہ عرسِ امام احمد رضا کے موقع پر منظر عام پہ آیا ہے جو اربابِ ذوق کو دعوتِ مطالعہ پیش کر رہا ہے۔ امام احمد رضا قادری قدس سرہ کا وصال ۱۳۴۰ھ میں ہوا، اس لیے ۱۴۴۰ھ میں صد سالہ تقریبات کو علمی انداز میں منانے کی کوشش کی گئی، اسی لیے اس سال کے عرس رضوی کی الگ شان تھی، رضوی کتاب میلے میں کچھ ایسی کتابیں بھی دامن دل کھینچتی رہیں جو بالکل نئی تھیں اور ان کے موضوعات میں رنگا رنگی بھی تھی، انھی میں سہ ماہی سنی پیغام کا یہ خصوصی شمارہ بھی تھا۔ اس سے قبل "نیپال کے مسلم مسائل" بھی اسی جریدے نے ایک خاص نمبر شائع کیا تھا، جس میں ملک نیپال کی تاریخ، اسلامی تاریخ، مسلمانوں کے احوال، ان کی تہذیبی شناخت اور اسلامی رواداری پر الگ الگ مضامین میں خاصا مواد پیش کیا جا چکا ہے اور اس نمبر کی علمی دنیا میں کافی چرچا رہی ہے۔

امام احمد رضا قادری کا سوانحی خاکہ، ان کا زندگی نامہ، ان کے کار وافکار کی تحقیق، ان کی علمی وفقہی خدمات کا تجزیہ، ان کے نظریات کی تحقیق، ان کی تصانیف کی طباعت واشاعت اور ان کے شعری سرمایے کی حفاظت وصیانت اور ان کا فکری وفنی جائزہ، ان کی ترجمہ نگاری، حاشیہ نگاری، سیرت نگاری، نعت نگاری، منقبت نگاری، اور دیگر احوال وکوائف کی تدوین وتالیف، ان کے شہزادگان کے احوال، خلفا وتلامذہ کا تذکرہ، محققین وجائزہ نگاروں کے حالات کا بیان، یہ سب "رضویات" میں شامل ہے۔

" فروغ رضویات اور علماے نیپال " ایک بالکل جدید موضوع پر نوجوان قلم کاروں کی قلمی نگارشات کا گلستان ہے جسے فاضل مدیران مولانا عطاء النبی حسینی مصباحی، مولانا عبدالرحیم ثمر مصباحی اور مولانا محمد اظہار النبی حسینی مصباحی نے بڑی محنت سے سجایا ہے۔ یہ شمارہ آٹھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جو درج ذیل ہیں:

(۱) ابتدائیہ [اداریہ، پیغامات وتاثرات] (۲) تذکرہ خانوادۂ اعلیٰ حضرت (۳) فروغ رضویات میں ضلعی طور پر علماے اہل سنت کی خدمات (۴) فروغ رضویات مختلف ذرائع سے (۵) فروغ رضویات میں اسلاف کے کارنامے (۶) فروغ رضویات میں علماے اہل سنت کا کردار (۷) تحریری مباحثہ (۸) متفرقات۔

"اداریہ" میں مولانا عطاء النبی حسینی نے زیر نظر شمارے کا خیال، خاکہ بندی، مضامین کی حصول یابی اور ترتیب وتدوین کے احوال کے ساتھ امام احمد رضا صدی کے موقع پر کی جانے والی کوششوں اور تجاویز کا ذکر کیا ہے جو اہم بھی ہیں اور امت مسلمہ کے مستقبل کی تابناکی کا ذریعہ بھی۔ لیکن انھوں نے کوئی ایسی خوش خبری نہیں سنائی ہے کہ ہندوپاک میں صد سالہ عرس امام احمد رضا میں کوئی سنی تنظیم امام احمد رضا کے نام پر دینی وعصری اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے محنتی اور ہونہار غریب طلبہ کے لیے اسکالرشپ جاری کر رہی ہے یا امام احمد رضا کے نام پر فلاں نے جدید کالج یا ہاسپٹل قائم کیا ہو یا اب تک امام احمد رضا کی حیات وخدمات پر کی جانے والی پی ایچ ڈی مقالوں کی طباعت واشاعت کا انتظام ہوا ہو، یا ان پی ایچ ڈی محققین کو ایوارڈ دینے کی مہم شروع کی گئی ہو، یا کسی سنی نمائندہ دانش گاہ کو جو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی شرطوں پر پوری اترے اسے یونیورسٹی کا درجہ دلانے کی جدوجہد کا آغاز ہوا ہو یا امام احمد رضا کے ایسے رسائل کی کھوج نکالی گئی ہو جو اب تک پردہ گمنامی میں ہیں یا کرم خوردہ اوراق میں کسی لائبریری کی زینت یا کسی کے مملوک ہوں۔ بڑے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ امام احمد رضا کے وصال کو سو برس مکمل ہو گئے اور ہم اب تک فروغ اہل سنت کے لیے امام احمد رضا کے دس نکاتی منصوبوں کو تکمیل آشنا نہیں کر سکے ہیں، وہ منصوبے اس لائق ہیں کہ پہلے انھیں زمین پر اتارنے کی کوشش کی جائے اور پھر کوئی منصوبہ بنایا جائے۔ خدا بھلا کرے امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف کے ڈائریکٹر مولانا محمد حنیف خاں رضوی اور ان کے رفقا کا، جنھوں نے ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑے کام کا منصوبہ تیار کیا اور اپنی کوشش میں انھیں کامیابی ملی اور چند جدید رسائل اعلیٰ حضرت کے ساتھ ان کی سیرت و سوانح اور کار وافکار پر ایک ضخیم مجموعہ ''جہان امام احمد رضا'' کے نام سے بیس جلدوں میں منظر عام پر آیا۔ اس کے علاوہ المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور سے استاذ گرامی علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ العالی نے فتاویٰ رضویہ بارہ جلدوں کے علمی و تحقیقی تعارف و تجزیے پر مبنی مجموعہ مقالات ''فتاویٰ رضویہ: جہان علوم و معارف'' تین جلدوں میں مرتب کر کے شائع کیا۔

باب دوم میں خانوادہ امام احمد رضا کا ذکر خیر موجود ہے جس میں علامہ نقی علی خان قادری، امام احمد رضا، استاذ زمن، حجۃ الاسلام، مفتی اعظم ہند اور تاج الشریعہ علیہم الرحمہ کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں اور بلند قامت اعاظم زمانہ کی دینی، علمی، سیاسی، سماجی، تعلیمی و تدریسی، تحریکی و تنظیمی اور فقہی و تحقیقی خدمات کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

باب سوم میں ملک نیپال میں ضلعی طور پر سنی علما و مشائخ کی خدمات کا احاطہ کیا گیا ہے جس میں چار مضامین شامل ہیں: فروغ رضویات میں علماے مہوتری کی خدمات [مولانا عبدالرحیم ثمر مصباحی]، علماے دھنوشا کی خدمات [مولانا محمد اظہار النبی حسینی]، علماے سرلاہی کی خدمات [مولانا پھول محمد نعمت رضوی]، علماے روتہٹ کی خدمات [مولانا مسعود رضا برکاتی]، یہ باب ۶۸/ صفحات میں پھیلا ہوا ہے اور مضمون نگاروں پر کافی تفصیل کے ساتھ اپنے موضوع کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے اور کامیاب بھی ہوئے ہیں۔

باب چہارم میں ان ذرائع و وسائل کو موضوع سخن بنایا گیا ہے جن کے واسطے فروغ رضویات جیسا گراں بہا کام انجام دیا گیا ہے، ان میں ردو مناظرہ، تحریر و قلم، شعر و سخن، مدارس و مساجد اور تنظیموں کا قیام، اجلاس و کانفرنس اور درس تدریس جیسے شعبہ جات کی درجہ بندی کی گئی ہے اور جن چھ قلم کاروں کی نگارشات زیب مجلہ ہے وہ یہ ہیں: مولانا عطاء النبی حسینی، مفتی محمد رضا مصباحی، مفتی نور محمد رضا جگر مصباحی، مولانا غلام غوث مصباحی، مولانا قمر الہدیٰ امجدی، مفتی محمد محبوب رضا مصباحی۔ اس باب کے صرف ایک مضمون پر گفتگو کر لیتے ہیں، اسے لکھا ہے مفتی محبوب رضا مصباحی نے، عنوان ہے: ''فروغ رضویات: بذریعہ درس تدریس'' پانچ صفحے کے اس مضمون میں انھوں نے چالیس کے قریب نیپال یا نیپال سے باہر قیام پذیر سنی علما و اساتذہ و ائمہ کے نام گنائے ہیں جو کسی تعلیمی ادارے میں منصب تدریس پر فائز ہیں یا مساجد میں امامت و خطابت کی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ چند سطروں میں ان کا تشنہ تعارف بھی درج کیا ہے، لیکن فروغ رضویات کی تلاش میں ہمیں ناکامی ہاتھ آئی۔ ان میں چوتھے نمبر پہ مضمون نگار نے بقلم خود اپنا ذکر جمیل یوں کیا ہے:

''مناظر اہل سنت مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مفتی محبوب رضا مصباحی (جنک پور دھام) مفتی برکاتی دارالافتاء کلیان، ممبئی۔ آپ کی وہ عظیم شخصیت ہے جو تقریباً دس سال سے ممبئی کی سرزمین پر علم و فن کا جھنڈا گاڑے ہوئے ہیں اور امام اہل سنت کے مشن کو کامیابی کی منزل تک پہنچانے میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں اور کئی مرتبہ آپ نے بریلی شریف میں ہونے والے سیمینار میں بھی شرکت فرمائی اور گاہ بگاہ اپنے آبائی وطن نیپال تشریف لا کر اپنے علماے اہل سنت کو نیک مشوروں سے نوازتے رہتے ہیں اور شعبہ تخصص کے لیے نیپال میں ایک ادارہ کی بنیاد ڈال چکے ہیں، اللہ آپ کو مقصد میں کامیابی عطا فرمائے، آمین۔'' [ص:۲۲۲]

باب پنجم میں چند وصال یافتہ علما و مشائخ و اساتذہ کی فروغ رضویات کے حوالے علمی و قلمی، تعلیمی و تنظیمی، تربیتی و اصلاحی خدمات کا محاکمہ کیا گیا ہے، ان میں زاہد ملت مولانا زاہد حسین قادری، حنیف ملت [ڈھائی صفحاتی مضمون میں ان کا پورا نام کہیں نہیں ہے، غالباً مولانا محمد حنیف قادری ہو]، پاسبان ملت مولانا یوسف رضوی، محدث اعظم نیپال [اسم گرامی؟]، مناظر اہل سنت [اسم گرامی؟]، حمید ملت مولانا شاہ عبدالحمید قادری، مصنف تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی علیہم الرحمہ کا مختصر و مفصل تذکرہ شامل ہے۔ باب ششم میں موجودہ بیس علماے اہل سنت کی دینی و علمی خدمات کی تفصیل بیان کی گئی ہے، القاب و خطابات کی سرخیوں کے ساتھ وہ کچھ یوں ہے:

فخر نیپال، قاضی نیپال، مصلح ملت، حکیم ملت، عزیز ملت، مجاہد دوراں، شیخ الادب، مفتی شہر کان پور، محبوب العلماء، ادیب لبیب، عزیز العلماء، بلبل نیپال، نجم الفقہاء، مفتی شہر رائے بریلی، خطیب ملت، فخر بھیونڈی، مورخ نیپال، محقق نیپال، ثمر مصباحی اور مولانا حسینی۔ یہ کل بیس افراد ہیں جن کی مکمل سوانح عمری اور باب رضویات میں ان کی کارگزاریوں کی تفصیل پیش کی گئی اور رضویاتی ادب پر ان کی تحریر کردہ کتابوں کا جائزہ بھی لیا گیا ہے جو ایک اچھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوشش ہے ۔ اس میں سترہویں نمبر پہ جاوید اختر رضوی کا مضمون ''مورخ نیپال اور فروغ رضویات'' ہے جو ''نیپال میں اسلام کی تاریخ'' جیسی مشہور و تاریخی و تحقیقی کتاب کے مصنف کا تعارف پیش کرتا ہے، مضمون بہت اچھا لکھا گیا ہے لیکن ایک جگہ راقم کی نگاہ ٹھہر گئی جس میں فاضل مورخ کے ایک تحقیقی مضمون کو مضمون نگار نے اپنا مضمون گردانا ہے یا یہ تعارف صاحبِ تذکرہ کا لکھا ہوا ہے؟ ملاحظہ کرلیں:

''امام احمد رضا قادری اور ان کا تفقہ فی الدین: یہ راقم سطور کا ایک تحقیقی مقالہ ہے جو تقریباً ۷ صفحات پر مشتمل ہے ۔ یہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں اختصاص فی الفقہ کے دوران ۲۰۰۸ء میں لکھا گیا تھا۔ اپنے موضوع پر جامع ہونے کے ساتھ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا ایک سائنٹفک تعارف کراتا ہے، اس میں اعلیٰ حضرت کی مختصر سوانح کے ساتھ تصنیف و تالیف، فقہی تبحر، فقہا کے مختلف اقوال میں تطبیق و توضیح، افضلیت سید الانبیاء، افضلیت قرآن کا مسئلہ، ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو کا مسئلہ، ان موضوعات پر گفتگو کے ذریعہ ان کے تفقہ فی الدین کو اجاگر کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ ۲۰۰۹ء میں کاروان رئیس القلم، دہلی کے سالانہ مجلہ میں شائع ہوچکا ہے۔'' [۳۰۷]

باب ہفتم میں مفتی عبد المنان کلیمی، مفتی محمد اسرائیل رضوی، مفتی محمد عثمان رضوی، مفتی محمد نجم الدین قادری اور مفتی محمود اختر مصباحی کا تحریری مباحثہ ہے جو مسلک اعلیٰ حضرت اور فروغ رضویات کے لیے تدابیر، لائحہ عمل اور اس راہ کی رکاوٹوں کے سدباب سے متعلق ہے، اور باحثین نے اپنا اپنا مدعا پیش کیا ہے، یہ ایک نئی طرح ہے جس میں مدیران پوری طرح کامیاب ہیں، جس کا مطالعہ دل چسپی سے خالی نہیں۔ باب ہشتم میں سراج الفقہاء مفتی محمد نظام الدین رضوی [پرنسپل جامعہ اشرفیہ] اور مولانا محمد نصیب امجدی کا مضمون شامل کیا گیا ہے جو بالترتیب یوں ہے: مسلک اعلیٰ حضرت کی توضیح و تشریح - مرکز سے علمائے نیپال کے روابط۔ یہ دونوں مضامین پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا مطالعہ ہماری بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کردے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شعور عطا فرمائے، آمین۔

حاصل یہ کہ ''فروغ رضویات اور علمائے نیپال نمبر'' ایک دستاویزی کوشش ہے جسے آئندہ تذکروں میں بنیادی ماخذ کا درجہ حاصل ہوگا، مدیران و ذمہ داران کو دلی مبارک باد۔

توفیق احسن برکاتی

جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

مضامین بہت معلوماتی ہوتے ہیں

مکرمی! ایڈیٹر سہ ماہی سنی پیغام نیپال

سلام رحمت قبول ہو!

امید کہ آپ اور آپ کی پوری ٹیم بخیر و عافیت ہوں گے۔

ملک نیپال سے شائع ہونے والا سہ ماہی رسالہ ''سنی پیغام، نیپال'' کے ہر شمارے کا شدت سے انتظار رہتا ہے اور اس کوشش میں رہتا ہوں کہ اس کا پی ڈی ایف مل جائے گذشتہ کئی سالوں سے تلاش رزق میں اپنے وطن عزیز سے دور دوحہ قطر کی سرزمین پر ہوں اور یہاں اصل نسخہ کا ملنا مشکل سا ہے ہاں اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۸ کا خصوصی شمارہ ''فروغ رضویات اور علمائے نیپال نمبر'' کا اصل نسخہ شہزادہ حضور فخر نیپال صاحب کے ذریعہ سے ملا۔ الحمد للہ! بلا ناغہ ہر شمارہ مطالعہ کرکے اس سے مستفید و مستفیض ہوتا رہتا ہوں۔ مضامین بہت معلوماتی ہوتے ہیں بلکہ میں یہ کہنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ اگرچہ میں نیپال میں پیدا ہوا اور وہیں جوان ہوا مگر نیپال اور نیپال میں علمائے اہل سنت کی دینی خدمات کے تعلق سے بہت کم ہی جانکاری تھی گویا کچھ بھی نہیں جانتا۔ الحمد للہ! اس سالہ کے توسط سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے اور معلومات میں اضافہ ہورہا ہے اور ان شاء اللہ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔

خاص کر یہ شمارہ ''فروغ رضویات اور علمائے نیپال نمبر'' اپنے عنوان کا ایک منفرد شمارہ ہے اس پر آپ اور آپ کے تمام معاونین و رفقائے کار قابل صد مبارک باد ہیں۔ میں دل کی اتھاہ گہرائی سے مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ اس شمارہ کے مطالعہ سے قارئین جہاں خانوادہ رضویہ کے حالات زندگی اور ان کی دینی خدمات سے مستفید ہوں گے وہیں علمائے اہل سنت نیپال کے حالات زندگی اور فکر رضا کی روشنی میں ان کی خدمات سے روشناس ہوں گے۔

دعا گو ہوں مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ''سہ ماہی سنی پیغام'' کو دوام بخشے! اس کے اراکین مجالس و ممبران اور معاونین و محبین کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال کرے! آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

محمد اختر رضا امجدی

علی پٹی شریف مہوتری نیپال

مقیم حال دوحہ قطر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منظومات

مولانا محمد شہاب الدین شہاب حنفی

ہیں سراپا خیر و برکت حضرت زاہد پیا

مصدر رشد و ہدایت حضرت زاہد پیا
رہبر راہ شریعت حضرت زاہد پیا

منبع انوار و حکمت حضرت زاہد پیا
مخزن اسرار وحدت حضرت زاہد پیا

عشق احمد میں رہا کرتے تھے دائم وہ مگن
عاشق ماہ رسالت حضرت زاہد پیا

حافظ قرآن تھے اور مفتیٔ اسلام بھی
پاسبان ملک وملت حضرت زاہد پیا

شاہ جیلاں سے ولایت کی سند تم کو ملی
قادریت کی امانت حضرت زاہد پیا

کہہ رہے ہیں یہ اکابر تیرے عرس پاک میں
ہیں سراپا خیر و برکت حضرت زاہد پیا

لرزہ براندام ہیں سب فرقہاے باطلہ
ہر طرف ہے تیری ہیبت حضرت زاہد پیا

مسلک احمد رضا کو آپ نے دی تقویت
داعی حق و صداقت حضرت زاہد پیا

بیکس و مجبور ہے یہ آپ کا ادنی شہاب
اس پہ ہو نظر عنایت حضرت زاہد پیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مفتی محمد مصلح الدین قادری برہانی

جلاتا غیر کو شعلہ کلیم ملت کا

بہت پر نور تھا چہرہ کلیم ملت کا
فیروز بخت تھا تارا کلیم ملت کا

ان کے اوصاف حمیدہ ہیں نور سے معمور
ہر ایک لب پہ قصیدہ کلیم ملت کا

ہرایک پنکھڑی غنچہ وگل بہاروبو
ہرا ہے علم کا پودہ کلیم ملت کا

اپنوں کے واسطے شبنم تھے کلیم ملت
جلاتا غیر کو شعلہ کلیم ملت کا

رضاوغوث نے ڈالی ہے ان پہ نظر کرم
بہت مضبوط قبالہ کلیم ملت کا

بغیر استاذ کے تھے آپ حافظ قرآں
علوم وفن پہ تھا قبضہ کلیم ملت کا

ان کے شاگردوں میں مفتی مصنف وشاعر
بہت بافیض صحیفہ کلیم ملت کا

فخرنیپال اور مفتی کلیمی صاحب بھی
تلامذہ کا یہ حلقہ کلیم ملت کا

مصلح القادری نے فیض اٹھایا ان سے
بہت بلند ستارہ کلیم ملت کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

अब तक की ख़िदमात की जानकारी वग़ैरा।

✍ सामईन में सारे लोग मदरसा ही के परवरदा नहीं होते इस लिए मोक़र्रेरीन से सहल ज़बान इस्तिमाल करने की गुज़ारिश ज़रूर कर दें। और अगर मुमकिन हो तो एक आध तक़रीर इलाक़ाई ज़बानों में भी करवाएँ।

✍ मतानत व संजीदगी से की जाने वाली पुर मग़ज ख़िताबत के ज़रिये बर्क़ बार व शोला बयानी के दिलदादह सामईन के ज़ौक़ को बदलने की कोशिश करें।

दुकानों से मुतअलिक़ तदाबीर:

आज कल के अक्सर जलसों में बा ज़ाब्ता दुकान दारों को दावतें दी जाती हैं कि आप अपनी अपनी दुकान ले कर जलसे में तशरीफ लाएँ और मक़सद यह होता है कि लोग इसी बहाने जलसे में आएंगे। भला ऐसे लोगों को बुलाने से क्या फाइदा जिनकी नियत तक़रीर व बयानात सुनने की ना हो महज़ सैर व तफरीह हो, इस लिए :

✍ जलसों को मेला बनने से हत्तल मक़दूर बचाएं।

✍ खेलौना और ज़ेब व ज़ीनत की दुकानों को क़तई इजाज़त ना दें। अलबत्ता चाए व पान की कुछ दुकानों को रहने दें।

✍ किताब व टोपी की दुकानें अगर लगती हैं तो लाग्ने दें कि यह मुफीदे ख़ास व आम हैं।

✍ ख़याल रहे कि दुकानों की वजह से आने जाने का रास्ता बंद ना हो इस लिए रास्ते छोड़ कर दुकान लगवाएँ।

मज़कूरा तदाबीर व लयहे अमल मुरव्वजा जलसों को कामयाब और क़ाबिले अहमियत व इफादियत बनाने में बहुत हद तक मुम्मिद व मददगार साबित हो सकते हैं। अगर जलसों और कांफ्रेंसों से दीन की दावत व तबलीग़ और क़ौम की इसलाह मक़सूद हो तो नाम व नुमूद के बजाए ख़ुलूस व लिल्लाहियत के साथ क़ौम व मज़हब का दर्द दिल में रख कर ज़ाब्ता और सिस्टम में काम करना होगा, तब जाकर हम जलसों और कांफ्रेंसों से मज़हब व मिल्लत का काम कर पाएंगे वरना हम जलसों के नाम पर हर साल क़ौम का करोड़ों रूपिया बर्बाद करते रहेंगे, ना कोई फाइदा हासिल होगा और ना ही कोई नतीजा निकलेगा।

आख़री गुज़ारिश !

आज कल अक्सर इलाक़ों में हर साल इतने जलसे जुलूस होने लगे हैं कि जलसे की अहमियत दिन-ब-दिन कम हो गई है। इस लिए बक़दरे ज़रूरत ही जलसे करें और उनकी जगह दीगर समाजी व रिफाही काम करें। क्यूँकि ईन जलसों में क़ौम का बेतहाशा माल ख़र्च होता है। एक आम जलसा में तक़रीबन दस से बारह लाख रूपिये ख़र्च होते हैं अगर साल में एक इलाक़ा में दस जलसे हों तो यूंही दस रात में क़ौम का एक करोड़ चला गया जिनसे बड़े से बड़ा काम अंजाम दिया जा सकता था। इस लिए आइंदा मज़हब व मिल्लत और क़ौम की दीगर ज़रूरतों को भी मद्दे नज़र रखते हुये जलसे की पलानिंग करें। अल्लाह तआला हम सब को तौफ़ीक़ अता फरमाए। आमीन या रब्बल आलमीन ! ☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

कौन कौन हज़रात क्या क्या प्रोग्राम पेश करेंगे।

✍ टाइम टु टाइम प्रोग्राम चेक आउट करलें कि प्रोग्राम कब शुरू होगा और कौन लोग कितनी देर प्रोग्राम पेश करेंगे और ख़तम कब होगा।

✍ प्रोग्राम को सिस्टम और ज़ाब्ता में चलाएं, प्रोग्राम शेडूल के ज़ाब्ता का एक नमूना दर्ज ज़ैल है:

➢ फातिहा व दुआ
➢ तिलावत
➢ इस्तिक़बालिया ख़िताब (Welcome Speech)
➢ इब्तिदाईया ख़िताब (Inauguration Speech)
➢ ख़ास खिताब (Keynote Speech)
➢ ख़ुतबा-ए-सदारत (presidential Speech)
➢ तअस्सुरात (Vote of Thanks)
➢ सलाम व क़याम
➢ दुआ

दरमियान में एक एक ख़िताब के बाद नात ख़ानी कराई जा सकती है।

✍ मज़कूरा चीज़ें शेडूल के ज़ाब्ता का एक नमूना है कि दर्ज बाला प्रोग्रामात एक जलसे में होना चाहिए अब उसमें शूरका की तादाद के एतेबार से कमी बेशी की जा सकती है इसी तरह अगर मोक़र्रिरे ख़ुसूसी (Chief Orator) कई हों तो Keynote Speech की तादाद बढ़ जाएगी।

✍ प्रोग्राम का शेडूल सदरे जलसा ख़ुद बनाए कि उन्हीं का हक़ होता है या उनकी इजाज़त और मशवरा से बनाया जाए।

✍ सदरे जलसा की इजाज़त के बग़ैर शेडूल में किसी भी तरह की तबदीली हरगिज़ हरगिज़ ना करें।

✍ नक़ीबे जलसा को पूरा शेडूल अच्छी तरह ज़ेहन नशीं करादें और लिस्ट उनके हाथ में थमा दें और ताकीद कर दें कि अपनी तरफ से किसी भी तरह की कमी या ज़्यादती हरगिज़ ना करें।

मौज़ू व मवाद से मुतअलिक़ तदाबीर : असर अंगेज़ और कामयाब ख़िताबत के लिए ज़रूरी है कि मुक़ताज़ा-ए-हाल के मुताबिक़ हो, और तरक़ीर में मौज़ू की मुनास्बत से काफी व शाफी मवाद हो, इस लिए :

✍ जलसे के अनावीन पहले से मोतैयन किए जाएँ।

✍ ख़ुतबा को अनावीन जलसे की मुनास्बत से दिये जाएँ।

✍ मोक़र्रेरीन को चाहिए कि पूरी तक़रीर या कम से कम इशारात व निकात को लिख कर रख लें।

✍ हमारे कुछ ख़ुतबा दिये गए उनवान पर चंद जुमले बूल कर मन पसंद तक़रीर शुरू कर देते हैं, इस लिए उनको पहले ताकीद कर दें कि मुकम्मल गुफ्तगू उनवान ही पर होनी चाहिए क्यूँकि हम ने शबे मेराज में तज़किरा-ए-शुहदा-ए-किराम भी सुना है।

✍ अराकीने जलसा मोक़र्रेरीन को उनवान से मोतअलिक़ कुछ ज़रूरी मालूमात पहले से पहुंचा दें। जैसे अगर किसी ग़ैर मारूफ़ शख़्सियत का उर्स हो तो उनके हालात व करामात वग़ैरा की जानकारी, मदरसा मस्जिद की संगे बुनियाद या इफ़्तिताह का जलसा हो तो उसका पसे मंज़र और वहाँ उसकी ज़रूरत के असबाब व वजूहात वग़ैरा की मालूमात, किसी मदरसा या जामिया का सालाना जलसा होतो

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

✍ मंदूबीन और मेहमानों के रहने सहने और खाने पीने का हत्तल मक़दूर उम्दा इंतिज़ाम करें।

✍ अगर किसी बड़ी शख़्सियत को मदउ करते हैं तो जलसा से पहले या जलसा के बाद एक मुख़तसर नसीहत की मजलिस ज़रूर रखें जिसमें मौसूफ़ मख़सूस लॉगिन को अलग से दीन की नसीहत फरमा सकें, क्यूँकि ऐसी मजलिसों की नसीहत असर अंगेज़ हुआ करती है।

✍ उलमा तबक़ा के अलावा इलाक़े के मुस्लिम व ग़ैर मुस्लिम नामची उमरा, तुज्जार, सरकारी ओहदा दारान व दीगर मशहूर व मरूफ़ शख़्सियतों को भी मदउ करें, और उनके लिए अलग से VIP इंतिज़ामात करें इस से मुस्लिम समाज ख़ास कर उलमा तबक़ा के तईं अच्छा असर जाएगा और इस्लाम के अमन व शांति और भाई चारगी का पैग़ाम आम होगा।

✍ जहां तक हो सके औरतों को जलसे जुलूस में शिरकत से माना करें और मुमकिन हो तो उनके लिए अलग से जलसे करवाएँ जिस में फक्त शायरात व मोअल्लीमात मदउ हों और पर्दे ही में माँ बहनों ही की देख भाल में पूरा जलसा हो।

मंदुबीन से मुतअलिक़ तदाबीर: मुरव्वजा जलसो का स्टेज दर असल एक छोटा सा मजमा ही होता है जिस पर हर आं व ईं बिराजमान रहते हैं, और उनकी अलग ही मीटिंग चलती रहती है, जिसका सामईन पर ग़लत असर पड़ता रहता है, इस लिए :

✍ हर कस व नाकस की नशिस्त स्टेज पर ना रखें बल्कि जो लोग प्रोग्रामात पेश करेंगे उन्हीं लोगों को स्टेज पर बैठाएँ।

✍ स्टेज पर स्पेशल कुर्सियाँ और सोफ़े रखे जाएँ, और आलिमों को उनके मक़ाम व मर्तबा के लेहाज़ से बैठाएँ।

✍ स्टेज के सामने कुछ मख़सूस कुर्सियाँ लगाई जाएँ जिस पर दीगर उलमा को बैठाएँ, और उनके पीछे VIP लोगों की नशिस्त हो।

✍ प्रोगरामात पेश करने के लिए पोडियम ज़रूर रखे जाएँ।

✍ पिंडाल में कुर्सियाँ लगाएँ तो इस बात का ख़याल रखें कि दरमियान से आने जाने का रास्ता रहने दें।

✍ पिंडाल में भरपूर रौशनी और अगर गर्मी हो तो पंखों का इंतिज़ाम ज़रूर करें।

✍ अगर मजमा बड़ा होतो दरमियान में स्क्रीन भी लगाएँ।

✍ पिंडाल में दाख़िल होने के लिए मुख़्तलिफ़ रास्ते बनाए जाएँ।

✍ वालेंटियर को ताकीद कर दें कि पिंडाल के इर्द गिर्द जाम ना लगने पाये और जो लोग खड़े हों उनको मजमा में बैठाएँ।

प्रोग्राम शेड्यूल से मुतअलिक़ तदाबीर : वक़्त की पबनादी एक बड़ी अहम बात है इस लिए जलसे जुलूस में इस का ख़ास ख़याल रखा जाए वरना ग़ैर ज़रूरी चीज़ों में वक़्त ज़ाय हो जाएगा और असल प्रोग्राम के लिए वक़्त की क़िल्लत हो जाएगी, इस लिए :

✍ सब से पहले प्रोग्राम का शेड्यूल बनालें की

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

तो उनका मजमा मर्दों के मजमा से थोड़ी दूरी पर लगाएँ और उनके लिए अलग से स्क्रीन लगा दें साथ ही औरतों को मजमा तक आने जाने का रास्ता भी अलग रखें और उनके बीच हरगिज़ हरगिज़ मर्द वालेंटियर को ना रखें बल्कि औरतों ही में से उम्र दराज़ तरबियत याफ़्ता माँ बहनों को इसकी ज़िम्मादारी सोंप दें। उनकी ज़रूरत की चीज़ें भी उनके मजमा के क़रीब ही रखें जैसे आरज़ी बाथ रूम, पीने का पनि वग़ैरा।

✍ पुलिस इंतिज़ामिया से बात करके कुछ पुलिस वाले को भी लगा दें बल्कि एक आरज़ी पुलिस चौकी भी क़ाइम करवा दें।

✍ जो भी सरकारी क़वानीन हों उन पर मुकम्मल अमल करें जैसे जलसे की पर्मिशन, मैक पर्मिशन, जगह की पर्मिशन, रैली या जुलूस की पर्मिशन वग़ैरा क़बल अज़ वक़्त ले लें। अगर बिरूने मुल्क से ख़ुसूसी मेहमानान तशरीफ ल रहे हैं तो हुकूमत को उसकी इत्तिला दें।

✍ खाने पीने की सहूलत होतो जलसा शुरू होने से पहले इस काम को करके फारिग़ कर दें ताकि मजमा से उठ कर लोग मजमा को ख़राब ना करें।

मंदुबीन से मुतअलिक़ तदाबीर

: जलसे की कामयाबी या नाकामी का दार व मदार उलमा, ख़ुतबा व शोरा पर होता है, इस लिए :

✍ मतानत व संजीदगी से बायान करने वाले ज़ीहोश क़ाबिल उलमा-ए-किराम को तक़रीर करने के लिए दावत दें ताकि लोग उस पर अमल की कोशिश करें और उसके बाद जलसे जुलूस का नतीजा देखने को मिले।

✍ पेशावर ख़तीब या शायर को हरगिज़ ना बुलाएँ, क्यूँकि मुरव्वजा जलसों की नाकामी के असबाब यह लोग भी हैं जिन्हों ने बेजा चीख़ व पुकार से सामईन के ज़ौक़ को ख़राब कर के रख दिया है, कभी किताबों के मुताले की टौफ़ीक़ तो होती नहीं इस लिए एक आध ही तक़रीर को हर जलसे में करते हैं।

✍ शायरों की भी तादाद महदूद रखें, आज कल उमूमन जलसों में ज़्यादा वक़्त शोरा हज़रात ही ले लेते हैं और तक़रीर करने वालों को पूरा वक़्त नहीं मिल पता है, इस लिए एक से दो या ज़्यादा से ज़्यादा तीन शायर काफी है।

✍ बेहतर है कि दावत दो तरह की दी जाये एक शिरकत की और एक बोलने की ताकि शिकवा गिला की गुंज़ाइश ना रहे और बोलने वाले हज़रात को भरपूर मौक़ा मिल सके और वह अपने मौज़ू पर सैर हासिल गुफ्तगू कर सके, ऐसा हरगिज़ ना हो कि चंद मिनट का मौक़ा सब को दिया जाये ऐसी सूरत में बातें मुकम्मल हो पाएगी ना कोई नतीजा निकाल पाएगा, इस लिए मुक़र्रेरीन की तादाद वक़्त के हिसाब से महदूद रखें।

✍ जलसे की नक़ाबत के लिए ऐसे नक़ीब को दावत दें जो ख़ुद वक़्त का पाबंद हो और मेहमानों का सही तआरुफ़ पेश कर सके, बिला वजह की मुबालग़ा आराई ना करे। ख़ास कर मजमा को बेदार करने के नाम पर वक़्त को ज़ाए ना करे।

✍ मुक़र्रेरीन को दावत के साथ तक़रीर का उनवान भी दे दें ताकि उनको मुताला का मौक़ा मिल सके और वह मुकम्मल तैयारी के साथ आए।

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

इश्तिहार से मुतअलिक़ तदाबीर : इश्तिहार दर असल जलसों के बारे में ऐलान उर उसका पसे मंज़र बायाँ करने का एक ज़रिया होता है। इस लिए :

- उर्दू के साथ हिन्दी या इलाक़ाई ज़बानों में भी इश्तिहार छपे, क्यूँकि सारे लोग उर्दू पढ़ नहीं सकते इस लिए उनका ख़याल फरमायें।
- इश्तिहार में इलाक़े के छोटे बड़े सारे उलमा-ए-किराम बल्कि अराकीन व मिंबरान यहाँतकि मुख़्तलिफ़ इलाक़ों के उमरा हज़रात तक का नाम देना एक रिवाज हो गया है, इस से क़तई एहतिराज़ किया जाये, सिर्फ उन्हीं लोगों का नाम दें जो स्टेज पर कुछ बायान फरमाएंगे और दीगर हज़रात की ख़िदमात में इंफिरादी दावत नामा पेश फरमा दें।
- ख़ुतबा के नाम के नीचे तक़रीर का उनवान भी डालें।
- जलसे का मक़सद इश्तिहार में ज़रूर लिखें।
- कुछ अहम इंतिज़ाम व इन्सिराम और ज़रूरी सहूलतों के बारे में वज़ाहत कर दें, ताकि लोगों को मालूम हो सके कि खाने पीने या आने जाने वग़ैरा की सहूलत है या नहीं और वह उसी तैयारी के साथ आयें।

इंतिज़ाम व इन्सिराम से मुतअलिक़ तदाबीर : जलसों की नाकामी की एक वजह इंतिज़ामात की कमी भी होती है। हालांकि उमूमन जलसों में ग़ैर ज़रूरी चीज़ों पर काफी पैसा ख़र्च किया जाता है। लेकिन सिस्टम और ज़ाबता ना होने की वजह से अहम और ज़रूरी चीज़ों से सरफ़े नज़र हो जाती है। दर्ज ज़ैल इंतिज़ामात और सहूलतें जलसों को क़ाबिले अहमियत व इफादियत बना सकती हैं :

- तरबियत याफ़्ता वालेंटियर और रज़ाकार की अच्छी तादाद रखें जो भीड़ और ट्राफिक को कंट्रोल कर सके और मजमा को अफरा तफरी से बचा सके। वालेंटियर के लिए भी निगरान मूतऐयेन करें और उनका अलग से एक सरबराह बना दें, क्यूँकि जलसे जोलूस में वालेंटियर और रज़ाकारों की अहम कार करदगी होती है।
- वालेंटियर, मेहमानाने ख़ुसूसी और उलमा शोरा के लिए अलग से बैचेज़ (Batches) का इंतिज़ाम हो।
- जलसा गाह से कुछ फासले पर गाड़ी पार्क करने की सहूलत हो ताकि मजमा तक आने जाने के रास्ते में जाम ना लग सके।
- मजमा से क़रीब मेडिकल की सहूलत हो ताकि एमर्जन्सि की सूरत में काम आसके।
- जलसा गाह के क़रीब ही इस्तिंजा व वज़ू ख़ाना, नमाज़ की जगह पीने के पानी की सहूलत हो।
- उमूमन हम सामईन के बैठने के लिए पोआल या टाट बिछा देते हैं जोकि क़तई ग़ैर मुनासिब है क्यूँ कि बहुत से लोग ज़मीन पर बैठना पसंद नहीं करते इसी लिए ऐसे लोग जलसे जुलूस में आने से गुरेज़ करते रहते हैं या आते भी हैं तो मजमा के क़रीब खड़े रह कर माहौल ख़राब करते रहते हैं लिहाज़ा मुमकिन होतो सामईन के लिए कुर्सियों का इंतिज़ाम करें ताकि वह बैठ कर सकून से सुन सके।
- औरतों के लिए माक़ूल पर्दे का इंतिज़ाम हो इस तरह कि ना मर्द औरतों को देख सके और ना औरतें मर्द को और अगर जगह की किल्लत ना हो

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

✓मेला लगाने के लिए खाने पीने से लेकर ज़ेब व ज़ीनत टीके के दूकानदारों को मदउ करना।

✓इश्तिहार में बाज़ाबता यह लिखना कि औरतों के लिए पर्दे का माक़ूल इंतिज़ाम है यानि उनके आने में कोई क़बाहत नहीं हालाँकि पर्दे के नाम पर मर्द व औरत के मजमा के माबैन एक पतली सी रस्सी से पारटिशन किया जाता है।

✓हर बात पर सुबहानल्लाह और वाह वाह की सदा बुलंद करने की आदत वाले आवाम के ज़ौक़ के मुताबिक़ इसलाही गुफ्तगू करने वाले संजीदा बायाँ नुक्ता संज उलमा की जगह बेहंगम चीख़ व पुकार वाली तक़रीर करने वाले बर्क़ बार व शोला बयां पेशावर ख़ुतबा को लाना जब कि तक़रीर की असर अंगेज़ी और मुरव्वजा जलसों की अहमियत को कम करने में ऐसे पेशावर ख़ुतबा का अहम किरदार रहा है।

✓सैर व तफरीह और खेल कूद के साज़ व सामान पर पाबनदी आइद नकरना।

मज़कूरा क़बाहतों के दर आने के कारण मुरव्वजा जलसों में लोगों का मजमा तो ख़ूब रहता है मगर ख़ातिर ख़ाह कामयाबी नहीं मिल पाती है और नाही मक़सद का हुसूल हो पाता है। इस लिए हम ज़ैल में जलसों को वाक़ई कामयाब और क़ाबिले अहमियत व इफ़ादियत बनाने के लिए चंद तदाबीर क़ारईन की नज़र करते हैं।

जलसों के मशवरा से मुतअलिक़ तदाबीर : जलसे जुलूस होने के आम तौर पर दर्ज ज़ैल असबाब होते हैं :

1. मदरसा या मस्जिद की संगे बुनयाद, इफ़्तिताह, सालाना दसतार बंदी
2. बुज़ुर्गाने दीन के उर्स
3. नौजवानों का दीनी व मिल्ली जज़्बा

✍ पहली सूरत में अराकीने मदरसा व मस्जिद और दूसरी सूरत में सज्जादगान की ज़िम्मादारी बनती है कि वह इलाक़े के ज़िम्मादार उलमा से मशवरा तलब करें और तीसरी सूरत में उन नौजवानों के गाउँ या मुहल्ले के अइम्मा-ए-मसाजिद की ज़िमादारी बनती है कि अपने से बड़े और तजरबा कार उलमा-ए-किराम से मशवरा करें और वह जो हुक्म सादिर फरमायें उन से लोगों को आगाह और अमल की तलक़ीन करें।

✍ जलसे जुलूस के बारे में जिन उलमा-ए-किराम से मशवरा लिया जाये उनको चाहिए कि पहले वह लोगों को जलसों के असल मक़सद से बाख़बर करें फिर ख़ुलूस व लिल्लाहियत के साथ काम करने के फ़ज़ाइल समझाएँ और नाम व नुमूद की ख़ातिर काम करने की मुज़म्मत करें।

✍मुतज़िमीन को क़ाबिल व ज़ी होश ख़ुतबा और संजीदा शोरा का मशवरा दें और साथ ही ख़ुतबा हाज़रात के लिए मौज़ू का इंतिख़ाब करने को कहे।

✍ जलसे जुलूस के लिए जो भी मीटिंग हो उसमें एक एक पहलू पर तफ़सीली गुफ्तगू हो साथ ही अख़रजात और आमदनी के ज़राय पर ग़ौर व ख़ौज़ ज़रूर करें।

✍ मुमकिन होतो जलसा के लिए अलग से इस्तिक़बालिया कमीटी तशकील दे।

✍ज़िम्मादारियाँ मुख़्तलिफ़ लोगों के सर दे, ऐसा नाहो कि चंद ही लोगों के सर बहुत सारी ज़िम्मादारियाँ देदी जाएँ और वह सही से पूरी ना कर सके।

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

मुरव्वजा जलसों को क़ाबिले अहमियत बनाने की तदाबीर व लायहे अमल

अब्दुर रहीम समर मिस्बाही

दीन की तरवीज व इशाअत और दावत व तबलीग़ के दो अहम ज़राय हैं, एक तहरीर और दूसरी तक़रीर। तहरीर के लिए दवात व क़लम की तो तक़रीर के लिए जलसे जुलूस और स्टेज की ज़रूरत पड़ती है। तहरीर देरपा और दूर रस होती है तो तक़रीर के ज़रिये लोगों के दीनी व मिल्ली जज़बा को बेदार करके बड़े से बड़ा काम चनद दिनों में अंजाम दिया जाता है। इस लिए दोनों की अहमियत व इफादियत अपनी जगह मुसल्लम है।

जलसों और कान्फ्रेंसों की पुरानी रिवायत चली आरही है। जिम में दीनी व दुनियावी दोनों तरह के जलसे शामिल हैं। हम यहाँ केवल दीनी व मज़हबी जलसों की बात करेंगे, मज़हबी और दीनी जलसे दीन की दावत व तबलीग़ के अहम ज़राय में से हैं। जिनके ज़रिये हमारे बुज़ुर्गों ने दीन के बड़े बड़े कारहा-ए-नुमायाँ अंजाम दिये हैं।

दावत व तबलीग़ और मज़हब के नाम पर जलसे आज भी हो रहे हैं लेकिन आज कल के जलसे जुलूस की सूरते हाल देखते हुये यह कहना ग़लत ना होगा कि अक्सर जलसों में रुपिये पैसों की बरबादी के अलावा कोई ख़ातिर ख़ाह फाइदा नहीं हो पारहा है इसके कई कारण हैं।

पहला कारण तो यह है कि आज कल के जलसे जुलूस की बदनज़मी, मर्द औरत के एख़्तिलात और दूसरी बहुत सी वजूहात की बिना पर जलसों में हर कोई शरीक नहीं होना चाहता।

दूसरा कारण यह है कि आम तौर पर जलसों में ऐसे पेशावर मुक़र्रेरीन बुलाये जाते हैं जिनको आवाम की इसलाह से ज़्यादा दाद व तहसीन और नज़राने की परवाह होती है और दुबारा बुलाये जाने की लालच में मौज़ू व मवाद से दूर सदरे जलसा और पिराने एज़ाम की सानाख़ानी में लगे रहते हैं।

तीसरा कारण यह हैं कि हम ने आज जलसों को मेले की शक्ल देदीया है जहां लोग दीन सीखने की ग़रज़ से कम और सैर व तफरीह की ग़रज़ से ज़्यादा हाज़िर होते हैं। लोगों की भीड़ भाड़ और बड़ा मजमा मुरव्वजा जलसों की कामयाबी का पैमाना तसव्वुर किया जाता है। जिस जलसे में अछी ख़ासी चहल पहल और बड़ा मजमा हो, ख़ूब गहमागहमी और अच्छा ख़ासा मेला लगे उस जलसे को कामयाब माना जाता है। इस लिए जलसे को कामयाब करने के लिए वह तरीक़े अपनाए जाते हैं जिनसे लोगों की भीड़ जमा हो। जैसे :

arsamarmisbahi@gmail.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

मंसूबा बंदी और इस्लाम" मूताला कर सकते हैं।

घर को आग लग गई घर के चिराग़ से: माल्थोस की पेशकरदा फिक्र व तहरीके ज़ब्तेतौलीद ने फना व ज़वाल का दौर देखने के बावजूद दोबारा दुनिया वालों को लुभाने में कामयाब रही और रफ्ता-रफ्ता इस तहरीक ने अपनी जड़ मज़बूत कर ली और इसकी शाख़ें पूरी दुनिया ख़ास कर इंग्लिश ममालिक में फूली फली मगर देर आयद दुरुस्त आयद के मिस्दाक़ अंग्रेज़ मुफ़क्किरीन ने ने शरहे पैदाइश की कमी और उसकी वजह से पेश आने वाले मसाईल का इद्राक कर लिया और माल्थोसी तहरीक की मुखालफत शुरू कर दी। उनकी इस पेश क़दमी में हुकूमत ने भी तआउन किया और ज़ब्ते तौलीद को क़ानूनन जुर्म क़रार दिया। जबकि कसरते आबादी के लिए मुख्तलिफ स्कीमों और इमदाद ऐलान भी किया।

बरतानिया में प्रिंसिपल मेडिकल ऑफिसर सर आर्थर न्यूज़ होम, चीफ मेडिकल ऑफीसर विज़ारते सेहत सर जॉर्ज नेवमान और लोर पोल यूनिवर्सिटी के प्रोफेसर कारसानदर्स ने ज़ब्ते तौलीद के नुक़सान और ख़तरे को भाँप लिया और उस की मुखालफत शुरू की यहां तक कि बरतानवी दानिश्वरों ने "जमीयत हयाते क़ौमी League of National Life के नाम से एक अंजुमन क़ाइम की।

फ्रांस में ज़ब्ते तौलीद के ख़तरे का मुक़ाबला करने के लिए National Alliance for the Increase of Population के नाम से एक ज़बरदस्त आंदोलन शुरू किया गया। हुकूमत ने ज़ब्ते विलादत की तालीम और नशर व इशाअत को क़ानूनी तौर पर मना कर दिया है। आबादी बढ़ाने के लिए लगभग एक दर्जन क़वानीन लगाए गए जिनकी रू से ज़्यादा बच्चे पैदा करने वाले खानदानों को माली इमदाद दी जाती है, टैक्स में कमी की जाती है, तनख़ाहें, मज़दूरियां और पेंशन ज़्यादा दी जाती हैं, उनके लिए रेल के किराए कम किए जाते हैं हत्ता के उन्हें इनआम तक दिए जाते हैं और दूसरी तरफ शादी ना करने वालों या बच्चे ना रखने वाले जोड़ों पर सरटैक्स यानी इज़ाफ़ी टैक्स लगाया जाता है।

इटली की हुकूमत १९३३ई. से आबादी बढ़ाने की तरफ ख़ास तवज्जो कर रही है, ज़ब्ते विलादत की नशर व इशाअत को क़ानूनी तौर पर मना कर दिया है, निकाह और तनासुल की तरगीब के लिए फ्रांसीसी तदाबीर जैसी मुख्तलिफ तदबीर एख़्तियार की जा रही है।

स्वीडन के एक साबिक़ वज़ीर Ernst Trygger ने पार्लिमेंट में तक़रीर करते हुए कहा कि अगर स्वीडिश क़ौम खुदकुशी नहीं करना चाहती है तो शरहे पैदाइश की दिन बदिन होती कमी को रोकने के लिए तुरंत तदबीर एख़्तियार करने की ज़रूरत है। १९२१ई. से शरहे पैदाइश की कमी ख़ौफ़नाक हो गई है। *(इस्लाम और ज़ब्ते विलादत पेज: 22-25)*

अब आख़िर में हम अपने तमाम इस्लामी भाई और बहनों से गुज़ारिश करेंगे कि क़ूवते तौलीद ख़ुदा की दी हुई अज़ीम नेमतों में से एक है। किसी उज़्रे शरई की वजह से मख़सूस मुद्दत तक के लिए उसे इस्तिमाल में लाना एक अलग बात है मगर उसे हमेशा के लिए ख़त्म करदेना यक़ीनन एक अज़ीम नेमते इलाही को ख़त्म करना है, जिसकी शरीयत में इजाज़त नहीं। इस अज़ीम नेमत की अहमियत उन मर्द व औरत से पूछिए जिनके अंदर बच्चे पैदा करने की सलाहियत नहीं होती। ना औरत को ज़ब्ते तौलीद की तदबीर एख़्तियार करनी चाहिए और ना शौहरों को अपनी बीवीयों को ऐसे फेले हराम की इजाज़त देनी चाहिए और नाही उस पर आमादा करना चाहिए। ☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ यानी शैतान बोला मैं उनको बताऊंगा तो वह अल्लाह की पैदाकरदा चीजों को बदलेंगे। तफसीरे सावी में है من ذلك تغير الجسم। और उसमें से है जिस्म की तगैयुर। और तफसीरे कबीर में है إن معنى تغيير خلق الله ههنا هو الإخصاء यानी इस आयत में तगैयुरे ख़लक़ का माना ख़सी करना वगैरह है। बुख़ारी व मुस्लिम की हदीस है لعن الله المغيرات خلق الله। यानी अल्लाह की लानत उन औरतों पर जो अल्लाह की पैदा की हुई चीज़ (जिस्म की कुदरती बनावट) को बदलने वाली हैं।

दूसरा कारण : इसमें बेवजहे शरई एक नस और अज़ू काटा जाता है वह भी ऐसी नस, ऐसा अज़ू जो तवालूद व तनासुल का ज़रिया है और बेज़रूरते शरई दूसरे के सामने सत्र वह भी ग़लीज़ खोला जाता है और उसको छूता भी है और यह तीनों उमूर भी हराम है।

तीसरा कारण : और यह क़ातए तवालूद होने के सबब माना-ए-ख़सा में दाखिल है और इंसान का ख़सी होना और करना भी बनस्से क़ुरान व हदीस हराम है जैसा के आयत व हदीश से ऊपर गुज़रा।

हदीस में है हुज़ूर ﷺ ने फरमाया : ليس منا من خصي و اختصي यानी जिसने दूसरे इंसान को ख़सी किया या खुद ख़सी हुआ वह हम में से नहीं .....अल हासिल नसबंदी या ऑपरेशन शरीयते इस्लामिया में हरगिज़ जाएज़ नहीं लिहाज़ा इससे नफरत तो एहतेराज़ लाज़िम है।

फ़क़ीहे मिल्लत मुफ्ती जलालुद्दीन अमजदी लिखते हैं : क़ूवते तौलीद मुंक़ता करने की ग़रज़ से ऑपरेशन करवाना जाएज़ नहीं, उसे अज़ल पर क़यास करना ग़लत है। इसलिए कि इस ऑपरेशन का असर दाइमी होता है और अज़ल वक़्ती और दाइमी को वक़्ती पर क़यास करना क़यास मअल फ़ारिक़ है। *(फतावा फैज़ुर्रसूल भाग : २ पेज: ५६८)*

फ़िक़ही सेमिनार बोर्ड दिल्ली के ज़ेरे एहतिमाम होने वाले सेमिनार में फुक़हा-ए-किराम ने यह फैसला तहरीर फरमाया : क़ूवते तौलीद दाइमी तौर पर ख़त्म कर देना मुत्लक़न नाजाएज़ व हराम है। चाहे मर्द या औरत की नसबंदी के ज़रिए हो या ऐसी दवा खाने या इंजेक्शन लगाने के ज़रिए जो क़ूवते तौलीद हमेशा के लिए ख़त्म कर दे। *(फतावा फैज़ुर्रसूल पेज: ५१)*

मोहक़्क़िक़े मसाईले जदीदा मुफ्ती मोहम्मद निज़ामुद्दीन रिज़वी लिखते हैं : नसबंदी मर्द की हो या औरत की इसके लिए ज़रूरतें शरईया नहीं पाई जाती क्योंकि इसका मोतबादिल एख़्तियार करके इस्तिक़रार से बचा जा सकता है इसलिए इसकी इजाज़त नहीं। ठीक यही हुक्म ख़सी होने का भी है। *(फतावा फैज़ुर्रसूल पेज: ४८)*

एख़्तिसार के पेशे नज़र अहकाम के बयान करने में सिर्फ कुतुबे फतावा से इक़्तिबासात नक़ल किए गए हैं और तफ़सीली दलाइल ज़िक्र नहीं किए गए। जिन हज़रात को माज़ीद मालूमात और दलाइल की तलब हो वह मुफ्ती मोहम्मद निज़ामुद्दीन रिज़वी साहब का रिसाला "ख़ानदानी मंसूबाबंदी और इस्लाम", मुफ्ती अताउल्लाह नईमी पाकिस्तानी का रिसाला "ज़ब्ते तौलीद की शरई हैसियत" और डॉक्टर मोहम्मद अशरफ आसिफ जलाली साहब का रिसाला "ख़ानदानी

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

लिए भी नुक़सान देह है। ईनके सिवा औरतों को भी खाने से चक्कर आता है, मतली आती है, जो कभी दो-तीन माह में ठीक हो जाती है, कभी इलाज से ठीक होती है और कभी मुस्तक़िल दर्दे सर बन जाती है। इस तफसील के पेशे नज़र खाने की गोलियों का हुक्म यह है कि ३५ साल से ज़्यादा उम्र वाली औरत और पीलिया या शुगर के मरीज़ औरत को यह गोलियां खानी मकरूहे तहरीमी व नाजाएज़ है। कि इनका नुक़सान ऐसी औरतों के बारे में तकरीबन साबित है।

इनके सिवा जिन औरतों को यह गोलियां हल्का नुक़सान पहुंचाती हैं, फिर उनकी तबीयत किसी तरह उन को गवारा कर लेती है उन्हें बिला उज़्रे शरई यह गोलियां खाना मकरूहे तन्ज़ीही है और उज़्रे शारी हो तो बिला किराहत खाना जाएज़ है। और जिन औरतों की तबीयत उन्हें क़ुबूल नहीं कर पाती और उनके खाने की वजह से वह नुक़सान में मुब्तिला रहती हैं उन्हें यह गोलियां खाना नाजाएज़ है। ठीक यही अहकाम इन्हीं तफ़सीलात के मुताबिक़ मनए हमल कैप्सूल और इंजेक्शन के भी हैं। *(ख़ानदानी मंसूबा बंदी और इस्लाम पेज: ३४)*

Copper-T : आम हालात में मामूली आज़ार की बिना पर copper-t लगवाने के लिए अजनबी मर्द या औरत ख़ास कर काफिर, काफिरह के सामने "औरते गलीज़ा" खोलना, दिखाना, उसे छूना, फिर उसके अंदर हाथ डालने का मौक़ा देना बहुत से गुनाहों और हरामों का मजमुआ है। हां अगर इस्तिक़रार की वजह से जान जाने, कोई अज़ू तल्फ होने या एड्स या कैंसर का मर्ज़ पैदा होने का सही ख़तरा हो तो copper-t लगवाने की इजाज़त होगी कि अब ज़रूरते शरईया मूतहक़्क़ है और फ़िक़्ह का मुसल्लम ज़ाबता है "ज़रूरते शरईया ममनूआत को मुबाह कर देती है"। या शौहर कॉपर टी लगाना सीखे फिर खुद लगाए या औरत सीख कर अपने हाथों से लगाए। *(ख़ानदानी मंसूबा बंदी और इस्लाम पेज: ३१ - ३४)*

दाइमी बर्थ कंट्रोल:

1. **नसबंदी**: नसबंदी में मर्द की जिन नालियों से तौलिदी जरसूमे गुज़रते हैं उन्हें काटकर बांध दिया जाता है और औरत के बैज़ादानी के नाली काटकर बांध दिया जाता है। इस अमल से मर्द और औरत के अंदर बच्चा पैदा करने की सलाहियत हमेशा के लिए ख़त्म हो जाती है।

2. **बच्चादानी निकलवाना:** बड़े ऑपरेशन से दो या तीन मर्तबा विलादत के बाद मज़ीद विलादत की वजह से औरत की जान को ख़तरा लाहिक़ हो जाता है। इस ख़तरे से बचने के लिए औरत बच्चादानी निकलवा लेती है।

दाइमी बर्थ कंट्रोल का शरई हुक्म : दाइमी ज़ब्ते तौलीद यानी नसबंदी या ऑपरेशन कराने के बारे में मुफ्ती-ए-आज़म हिंद अपने फतवा में लिखते हैं : ज़ब्ते तौलीद के लिए मर्द की नसबंदी या औरत का ऑपरेशन अनेक कारणों से शरअन नाजाएज़ व हराम है।

पहला कारण : इसमें अल्लाह की पैदा की हुई चीज़ को बदलना है और क़ुरान व हदीस की नस से नाजाएज़ व हराम है क़ुरान में है وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

सूरतों के तफ़सीली अहकाम बयान किए जाएंगे।

चंद शरई आज़ार :

1. गोद में दूध पीता बच्चा है और इस्तिक़रारे हमल की सूरत में यह ख़तरा है कि दूध ख़राब होने की वजह से बच्चा की सेहत ख़राब हो जाएगी और वह कमज़ोर हो जाएगा, जैसा कि उमूमन इसका मुशाहिदह किया जाता है।

2. इस्तिक़रारे हमल के कारण मां की सेहत ख़राब हो जाएगी, मसलन वह दिमागी उलझन की शिकार होगी, कमज़ोरी व नक़ाहत बढ़ जाएगी, पेट में सख्त दर्द रहेगा या इस तरह की किसी और परेशानी का उसे सामना करना पड़ेगा।

3. रेहम कमज़ोर है और ख़तरा है कि इस्तिक़रार हुआ तो हमल वक़्त से पहले ख़राब हो जाएगा।

4. मां बाप को ऐसी बीमारी है जिसके कारण यह डर है कि बच्चा विकलांग या माज़ूर पैदा होगा।

5. मां या बाप को कोई ऐसा मर्ज़ है जिससे अंदेशा है की बच्चा भी मूताअस्सिर होगा जैसे वह एड्स या दम्मा वगैरह बीमारी में मुब्तिला है या मां को शदीद यरक़ान का मर्ज़ है या मर्ज़ए मौत में मुब्तिला हो चुकी है।

6. पैदाइश ऑपरेशन से होती है और उसे ऑपरेशन की तकलीफ बर्दाश्त नहीं या वहां कोई मुस्लिम औरत ऑपरेशन की अहल नहीं और यह गैर मुस्लिम मर्द या औरत से ऑपरेशन नहीं कराना चाहती।

7. तीन बार पैदाइश के लिए ऑपरेशन हो चुका है और अब इस्तिक़रार हुआ तो जान का ख़तरा है।

8. शौहर ग़रीब व मफ़लूकुल हाल है, तुरंत उसे बच्चों की हजानत व कफालत के लिए तरह-तरह की दिक़्क़तों का सामना करना पड़ेगा जिससे वह बचना चाहता है।

9. या मोहताजी की वजह से उनको दिनी ज़रूरी तालीम दिलाने से आजिज़ है। *(ख़ुलासा ख़ानदानी मंसूबा बंदी और इस्लाम पेज: २२ – २४)*

अल ग़रज़ यह और इस तरह के दूसरे कारणों के पाए जाने की सूरत में हमल से बचने के लिए आरज़ी तदबीर एख़्तियार करना जाएज़ है। इसकी असल वह हदीस हैं जिनमें कहीं अज़ल (यानी जिमा के वक़्त शर्मगाह से बाहर इंज़ाल) से बचने का इशारा दिया गया है और कहीं इजाज़त अता की गई है, और उनके दरमियान ततबीक़ यह है कि उज़्र ना हो तो मकरूह है वरना बिला किराहत इजाज़त है और मकरूह से मुराद मकरूहे तन्ज़ीही है।

तफ़सीली अहकाम : शरई आज़ार मुलाहिज़ा फरमा लेने के बाद अब आरज़ी बर्थ कंट्रोल के तफ़सीली अहकाम मुलाहिज़ा फरमाए।

कंडोम लूप और डाया फॉर्म का हुक्म : किसी शरई उज़्र की बिना पर कंडोम लूप और डाया फॉर्म जैसी कोई आरज़ी मनए हमल तदबीर एख़्तियार करना बिला किराहत जाएज़ है। इसलिए कि कंडोम अज़ल के मुशाबा है और लूप और डाया फ्रॉम अज़ल के हुक्म में है।

गोलियां : आरज़ी मनए हमल की एक तदबीर खाने की गोलियां हैं मगर यह गोलियां ३५ साल से ज़्यादा उम्र वाली औरतों के लिए नुक़सान का कारण है। जिसे पीलिया या शुगर का मर्ज़ है उसके

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(Permanent) दूसरा आरज़ी (Temporary) फिर उनमें से हर एक की अलग अलग सूरतें हैं जिनकी तफसील निम्नलिखित है :

आरज़ी बर्थ कंट्रोल की सूरतें :

कंडोम: यह गुब्बारा नुमा एक चीज़ है जिसे मर्द अपने आला तनासुल में गेलाफ़ के तरीक़े से लगाकर सुहबत करता है तो मर्द का माद्दा-ए-मंविया औरत की शर्मगाह या रहम में नहीं जाता और हमल नहीं ठहरता।

लूप , डाया फॉर्म : इसे रेहम की टोपी कहा जा सकता है। इन दोनों चीजों को औरत के रेहम के मुंह पर लगा दिया जाता है जो मर्द के माद्दा-ए-मंविया को अंदर पहुंचने से रोकती हैं।

गोलियां : यह गालिबन ३५ अदद होती हैं। डॉक्टर औरत को माहवारी के पहले रोज़ से लगातार इस्तेमाल करवाता है और औरत को हर माह मुसलसल इस्तेमाल करना होता है।

Copper-T: एक खास किस्म की धात कॉपर से बना अंग्रेज़ी हरफ़ T की शक्ल के मुशाबा एक आला है जिसे रेहम के मुंह के क़रीब लगाया जाता है।

आरज़ी बर्थ कंट्रोल के अहकाम :

फ़ुक़हा-ए-किराम व मुफ़्तीयाने एज़ाम ने बर्थ कंट्रोल की दर्ज बाला तमाम सूरतों को मख़सूस आज़ार व शराइत के साथ एख़्तियार करने की अनुमति दी है। इमाम अहमद रज़ा खान رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ फतावा रिज़विया में फरमाते हैं : हां ऐसी दवा का इस्तेमाल जिससे हमल ना होने पाए अगर किसी ज़रूरतें शदीदा क़ाबिले क़ूबूल शरअ के सबब है हर्ज नहीं वरना सख़त शनी व मायूब है और शरअन ऐसा क़सद ना जाएज़ व हराम है। *(फतावा रिज़विया भाग: २४ पेज: २०९)*

फ़क़ीहे मिल्लत मुफ्ती जलालुद्दीन अमजदी लिखते हैं : किसी जाएज़ मक़सद के पेशे नज़र वक़्ती तौर पर ज़बते तौलीद के लिए कोई दवा या रबर की थैली इस्तेमाल करना जाएज़ है लेकिन किसी अमल से हमेशा के लिए क़ूवते तौलीद को खत्म कर देना किसी तरह जाएज़ नहीं। (फतावा फैज़ुर्रसूल भाग : २ पेज: ५८०)

मोहक़्क़िक़े मसाईले जरीदा मुफ्ती मोहम्मद निज़ामुद्दीन रिज़वी लिखते हैं : उज़्रे शरई हो तो मन-ए-हमल की वक़्ती आरज़ी गैर मूज़ीर तदबीर एख़्तियार करने की इजाज़त है। *(ख़ानदानी मंसूबा बंदी और इस्लाम पेज: १७)*

दूसरे मक़ाम पर लिखते हैं : हिफ़्ज़ाने सेहत के लिए आरज़ी मन-ए-हमल की तदबीर एख़्तियार करना जाएज़ होगा। यूंही मज़हब अख़लाक़ और अपने माल व मता की हिफाज़त के लिए भी इस तरह की तदबीर एख़्तियार करना जाएज़ है कि सेहत की ख़राबी मज़हब का फसाद अख़लाक़ का बिगाड़ और माल व मता का ज़िया सब शरई आज़ार हैं। *(ख़ानदानी मंसूबा बंदी और इस्लाम पेज: २२)*

मज़कूरा तमाम फ़ुक़हा-ए-एज़ाम ने आरज़ी बर्थ कंट्रोल की इजाज़त को ज़रूरतें शदीदा क़ाबिले क़ुबूले शरअ किसी जाएज़ मक़सद के पेशे नज़र और शरई उज़्र जैसी क़ैद के साथ मूक़ैयद किया। इसलिए पहले चंद शरई आज़ार ज़िक्र किए जाएंगे और फिर आरज़ी बर्थ कंट्रोल की तमाम

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

खुशहाली की वजह से इंग्लिशतान की आबादी तेज़ी से बढ़ने लगी नसले इंसानी की बढ़ती तादाद पर ग़ौर किया गया कि ज़मीन पर क़ाबिले सुकूनत मक़ामात महदूद हैं और मईशत के वसाइल भी महदूद हैं जबकि नस्ले इंसानी की अफ़्ज़ाइश का सिलसिला ग़ैर महदूद ।अगर अफज़ाईशे नस्ल का यह सिलसिला अपनी तबई रफ्तार से बढ़ता रहा तो फिर बसाते ज़मीन तंग हो जाएगी और मईशत के वसाइल भी कम पड़ जाएंगे । मुस्तक़्बिल में पेश आने वाले इस मसले को एक अंग्रेज़ माहिरे मआशियात माल्थोस (Thomas Robert Malthus 1766 – 1834) ने मुसीबत समझ कर उसे छुटकारे के लिए १७९८ में अपने एक रिसाले "An Assay on the Principle of Population " में बड़ी उम्र में शादी करने और ज़ब्ते नफस से काम लेने का मशवरा पेश किया । इस एतबार से माल्थोस इस आंदोलन का सब से पहला मोहर्रिक है । (https://en.m.wikipedia.org/wiki/Thomas_Robert_Malthus)

उसके बाद फ्रांस में फ्रांसिस प्लास (Francis Place १७७१ – १८५४) ने अपनी किताब (Illustrations and Proof of the Principle of Population) में अफज़ाईशे नस्ल के रोक थाम की ज़रूरत को ज़ाहिर किया । (https://en.m.wikipedia.org/wiki/Francis_Place) उसके बाद १८३३ ई. में अमेरिका के एक मशहूर डॉक्टर चार्ल्स नौलटोन (Charles Knowlton १८०० – १८५०) ने भी इस नज़रिये की ताईद की और एक किताब The Fruits of Philosophy लिखी, जिसमें हमल रोकने के तिब्बी तरीक़ों की वज़ाहत और उसके फाईदे बयान किए गए थे । (https://en.m.wikipedia.org/wiki/Charles_Knowlton)

आंदोलन का पुनर्जागरण : माल्थोस की चलाई गई तहरीक उस ज़माने में ज़्यादा कामयाब ना रही और धीरे धीरे दम तोड़ गई मगर फिर १९वीं सदी के आख़िर में उस आंदोलन का पुनर्जागरण हुआ जो नेओ माल्थोस मूवमेंट (Neo Malthusian Movement) के नाम से जानी गई । १८७६ ई. में Mrs. Annie Besant 1847 - 1933 अपने बहुत क़रीबी दोस्त चार्ल्स ब्रडेला Charles Bradlaugh 1833 – 1891 के साथ मिल कर डॉक्टर नौलटोन की किताब The Fruits of Philosophy प्रकाशित की और १८७७ ई. में डॉक्टर डरेसडेल Charles Vickery Drysdale 1874 – 1971 ने एक अंजुमन बनाम "Malthusian League" क़ाइम की जिसके तेहत ज़ब्ते विलादत की पुरज़ूर ताईद और नशर व इशाअत शुरू हुई, फिर यह तहरीक फैलती गई और धीरे धीरे पूरी दुनिया में फैल गई । अब दुनिया में शाएद कोई ऐसा मुल्क न होगा जहां मर्द या औरत बर्थ कंट्रोल का अमल ना करते या करवाते हों । https://en.m.wikipedia.org/wiki/Annie_Besant

बर्थ कंट्रोल की क़िस्में और सूरतें :

बर्थ कंट्रोल दो तरह का होता है । एक मुस्तक़िल

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

नेपाल में बर्थ कंट्रोल के बढ़ते रुजहानात और शरीअते इस्लामिया

मौलाना मोहम्मद अताउन्नाबी हुसैनी मिस्बाही

आज से तक़रीबन दस बारह साल पहले गांव या आसपास के इलाकों में किसी बच्चे की विलादत की ख़बर मिलती थी तो यह सुनने में आता था कि घर ही पर बच्चे की विलादत हो गई मगर आहिस्ता-आहिस्ता विलादत का यह सिलसिला हॉस्पिटल में मुंतक़िल होने लगा। शुरू में हॉस्पिटल में होने वाली विलादत के बारे में यह ख़बर मिलती थी के नॉर्मल डिलीवरी हुई है मगर नॉर्मल डिलीवरी को नज़र लग गई और फिर बड़े ऑपरेशन से विलादत होने लगी और अब तो ज़्यादातर विलादत बड़े ऑपरेशन से ही होती है खासकर जबकि डिलीवरी का केस प्राइवेट हॉस्पिटल के सुपुर्द हो तो बड़े ऑपरेशन का इमकान और भी बढ़ जाता है। इस बड़े ऑपरेशन के ज़ेरेसाया बर्थ कंट्रोल यानी नसबंदी और बच्चादानी निकलवाने को फ़रोग़ मिला और यह सिलसिला दिन-ब-दिन बढ़ता ही जा रहा है। बर्थ कंट्रोल यानी बच्चादानी निकलवाने और नसबंदी कराने में जहां गैर मुस्लिम औरतें मुलौवीस हैं वहीं मुस्लिम औरतों की एक बड़ी तादाद भी यह काम कर रही है।

मुस्लिम औरतों का ऐसा करने और उनके शौहरों का इस काम की अनुमति देने से पहले यह ग़ौर करना और मालूम करना ज़रूरी है कि क्या यह काम शरीअत की नज़र में जाइज़ है अगर जाइज़ है तो ठीक लेकिन अगर जाइज़ नहीं है तो जिस मक़सद के लिए यह काम किया जा रहा है उस मक़सद को हासिल करने के लिए शरीअत की नज़र में कोई जाइज़ तरीक़ा और हल है ? और अगर है तो वह क्या हैं ?

बर्थ कंट्रोल की सूरतों और उनके शरई अहकाम बयान करने से पहले हम बर्थ कंट्रोल का एक तारीख़ी जाएज़ा पेश करेंगे ताकि उसकी तारीख़ से आशनाई हो सके।

बर्थ कंट्रोल क्या है ? बच्चों की पैदाइश का सिलसिला ख़त्म करने या बच्चों की पैदाइश के वक़्त में मुनासिब वक़्फ़ा के लिए तदाबीर अपनाना इंग्लिश में "बर्थ कंट्रोल" और "फैमिली पलानिंग" और उर्दू में ज़ब्ते विलादत या ख़ानदानी मंसूबा बंदी कहलाता है दूसरे शब्दों में "हम दो हमारे दो" और "छोटा परिवार सुखी परिवार" का रास्ता अपनाना बर्थ कंट्रोल है

बर्थ कंट्रोल आंदोलन का आग़ाज: इस आंदोलन की शुरुआत १८वीं सदी ईस्वी के आखिर में हुई। अंग्रेज क़ौम की तरक़्क़ी और

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

मुलके नेपाल में सवादे आज़म मस्लके आला हज़रत
का बे-बाक तर्जुमान

सेह माही

सुन्नी पैग़ाम

नेपाल

अप्रैल, मई, जून 2019

नेपाल में बर्थ कन्टरोल बढ़ते रुज्हानात और शरियते इसलामिया

सून्नी शिया इख्तिलाफ फुरुई नहीं उसूली

सौती आलूदगी-इसलाम और मुसलमान

मुरौवजा जलसों और कानफरेन्सेज को क़ाबिले अहमियत बनाने की तदाबीर

मुहम्मद अताउन्नबी हुसैनी मिस्बाही

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari